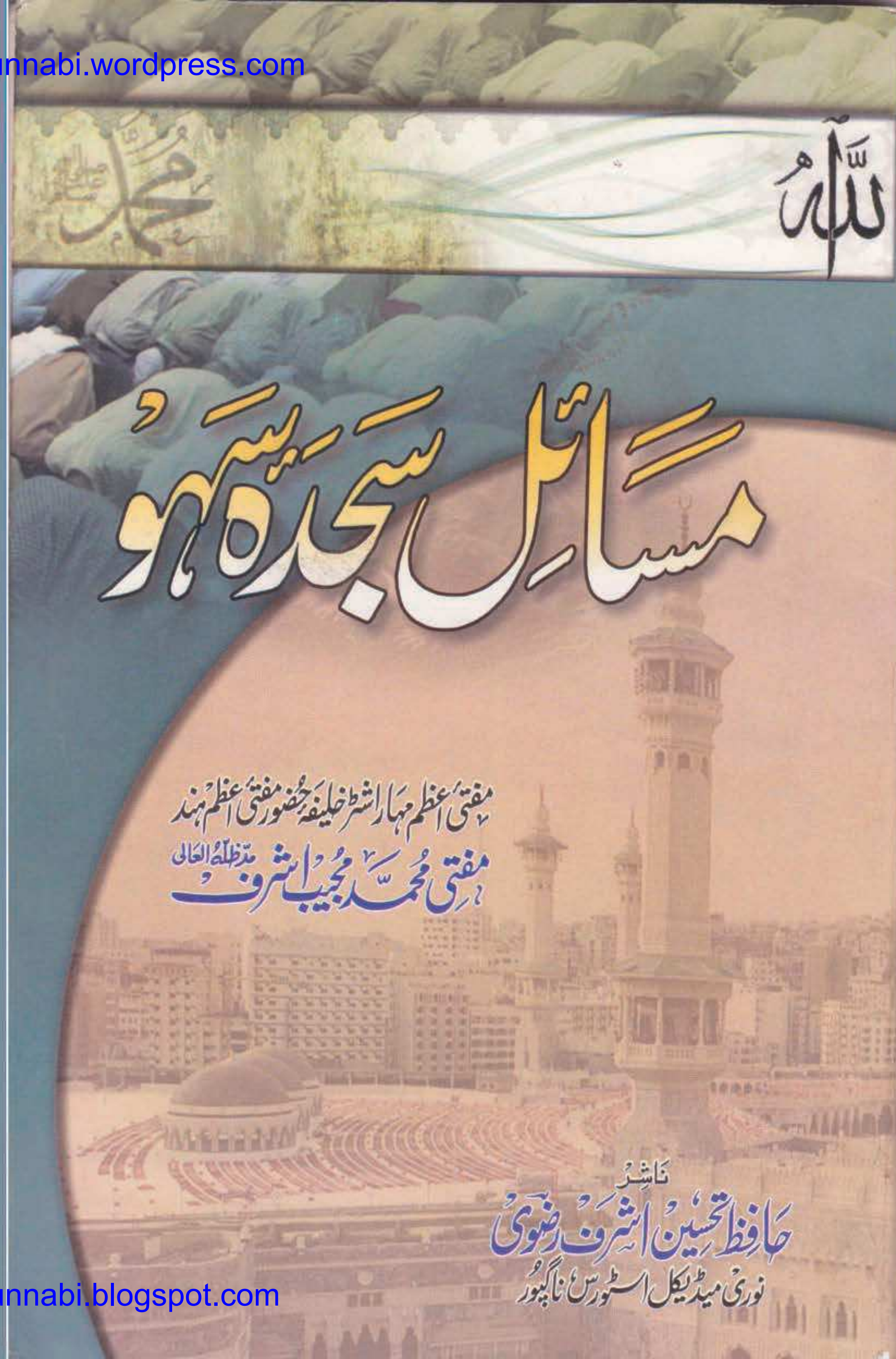


اللہ
محمد
مسائل سجدہ سہو
مفتی اعظم مہاراشٹر خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند
مفتی محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی
ناشر
حافظ تحسین اشرف رضوی
نوری میڈیکل اسٹورس ناگپور

نام کتاب : تنویر الضحو لسجدۃ السہو

مولف : حضرت العلام مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ

کمپوزنگ : برکاتی کمپیوٹر کلاس دار العلوم انوار رضا، نوساری

پروف ریڈنگ : رضوی سلیم شہزاد، رضا اکیڈمی، مالیگاؤں

ناشر : حافظ تحسین اشرف رضوی، نوری میڈیکل ناگپور

سن اشاعت : ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء

تعداد اشاعت : دو ہزار

قیمت : ۵۰؍روپے

ملنے کے پتے

۱) دار العلوم امجدیہ، گانجہ کھیت، ناگپور 440018

۲) حافظ تحسین اشرف، نوری میڈیکل اسٹورس، شانتی نگر، ناگپور 440002

۳) رضا اکیڈمی، ۸۵۳، اسلامپورہ، مالیگاؤں۔ 423203

۴) مولانا غلام مصطفیٰ رضوی برکاتی، دار العلوم انوار رضا،
رضا پارک، نوین نگر سوسائٹی، نوساری (گجرات)

فہرست مضامین

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے مربی و مشفق ان دو بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں، جنکی نگاہ کیمیا اثر نے مجھ ناکارہ کو کام کے لائق بنایا ۔۔۔۔۔وہ ہیں:

(۱) میرے مرشد گرامی، قطب ربانی، فقیہ لاثانی، ابوالبرکات محی الدین جیلانی حضرت العلام مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان، مفتی اعظم ہند قادری برکاتی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور

(۲) میرے والد گرامی حضرت الحاج محمد حسن صاحب اشرفی علیہ الرحمہ، جنکی پاکیزہ تربیت اور کارآمد نصیحت میری زندگی کی اصل توانائی ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عزو شرف

گدائے قادری

محمد مجیب اشرف رضوی

بانی ومہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور (مہاراشٹر)

مورخہ یکم رجب المرجب ۱۴۲۶ھ مطابق ۷/اگست ۲۰۰۵ء، بروز یکشنبہ

"مسائل سجدۂ سہو"

صحیح نماز کے لئے جامع کتاب

ازقلم: مفتی محمد اشرف رضا، ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ الہٖ وصحبہ و بارک وسلم

نماز تقرب الی اللہ تعالیٰ کا اہم ذریعہ ہے اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کا سب سے زیادہ محبوب طریقہ ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن حکیم میں اس کی محافظت کا حکم دیا ہے۔ حافظو اعلیٰ الصلوات۔ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے نماز میں اپنی اداؤں کو اپنانے کا حکم فرمایا۔ صلوا کمار ایتمونی اصلی حضرت سیدنا و مولانا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وبارک وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلیٰ کما کان صلیٰ۔ یعنی واپس جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص اپنی جگہ واپس ہوئے اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے تین بار انہیں لوٹایا تو انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ عزوجل کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا مجھے سکھائیے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو پہلے اللہ اکبر کہو، پھر قرآن پاک سے جو میسر ہو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو۔

پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھو، پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔ (الجامع الترمذی ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ)

دیکھا آپ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے حفاظت نماز کیلئے کیسی انوکھی تعلیم فرمائی۔ ہر دنیاوی کام کیلئے آدمی اس کے ماہرین کی طرف رجوع کرتا ہے مگر افسوس کہ نماز وغیرہ دینی امور وعبادت کی اصلاح وتعلیم کیلئے بہت کم لوگ باشرع علماء و صالحین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اردو کی غیر معتمد کتابوں میں کچھ پڑھ لیا، یا غیر ذمہ دار لوگوں کو جیسے تیسے کرتے دیکھا بس زندگی بھر کیلئے اس کو رہنما اصول سمجھ لیا۔ اگر کسی دردمند نے کبھی کسی غلطی کی نشان دہی کی تو اصلاح قبول کرنے کے بجائے اسی غریب پر ٹوٹ پڑتے ہیں کہ کیا ہم غلط کر رہے ہیں؟

آج کل مدارس سے نکلنے والے فارغین عموماً نماز کی تربیت واہمیت سے نابلد ہوتے ہیں اور پابندی کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ لوگ منصب امامت کو نیابت رسول اور خدمت دین کا جذبہ کم اور حصول معاش کا ذریعہ زیادہ سمجھتے ہیں۔ ان میں اکثر کے پاس مسائل دینیہ ونماز کیلئے بہار شریعت، قانون شریعت جیسی کتابیں بھی نہیں ہوتیں۔ عام مساجد کے ٹرسٹیوں کا حال تو اور دگرگوں ہے۔ کسی ذمہ دار ومتدین عالم دین اور امامت کے صحیح حق داروں کو مقرر کرنے کے بجائے، جی حضوری کرنے والے صبح وشام ان کے گھر و آفس کی حاضری دینے والے، مسائل طہارت ونماز بتانے کے بجائے طوفانی تقریر کرنے والے بازاری خطیب کو مقرر کرتے ہیں۔ گر ہمی ٹرسٹی وہمی ائمہ کار نماز تمام خواھدشد، انہی حالات سے متاثر ہو کر ملک کے طول وعرض کا دورہ کرنے والے جماعت اہل سنت کے مقتدر عالم دین، شیخ طریقت، مرشدی الکریم حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کے خلیفہ وتربیت یافتہ، حضرت علامہ الحاج مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ رضوی، مفتی اعظم مہاراشٹر دامت برکاتہم العالیہ نے "تنویر الضحو نسجدۃ السھو" مسائل سجدۂ سہو میں مفصل وجامع کتاب تالیف کی ہے۔ میں نے اسے نافع ومفید

پایا۔ اللہ عزوجل اسے قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ حضرت مؤلف مکرم ناشر اور اشاعت میں حصہ لینے کو صلاح وفلاح دارین سے بہرہ ور فرمائے۔ اصلاح عقائد واعمال اور اخلاق پر مزید تالیف وتصنیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین یا مجیب الدعوات بحرمۃ حبیب اشرف المرسلین ، خاتم النبین، شفیع المذنبین علیہ وعلیٰ آلہٖ و صحبہ وازواجہ و ذریاتہ واھل بیتہ وعترتہ و عشیرتہ وانصارہ واصھارہ و اصولہ و فروعہ وابویہ و محبیہ وابنیہ الکریمین و علینا معھم افضل الصلوات و اشرف التسلیمات و انمیٰ البرکات واز کی التحیات الف الف مرۃ فی کل لمحۃ و لحظۃ الی یوم الدین .

عبید المصطفیٰ محمد اشرف رضا قادری رضوی

خادم الافتا والقضاۃ

ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر، ناگپاڑہ ممبئی نمبر ۸

۲۸ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

بمطابق ۲۵ رجون ۲۰۰۶ء یکشنبہ

"مسائل سجدۂ سہو"

عوام وائمہ کیلئے نفع بخش

از قلم: مفتی محمود اختر ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ہر صاحب ایمان پر عیاں ہے کہ ایمان کے بعد تمام عبادات میں اہم وافضل نماز ہے اور قرآن حکیم واحادیث کریمہ میں سب سے زیادہ تاکید وتفصیل اسی عبادت کی ہے۔ جہاں اس کی صحت وقبولیت پر بے پناہ اجر وثواب ہے وہیں ذرا سی بے توجہی اور لاپرواہی اس کے باطل یا ناقص ہونے کا سبب اور اس کے اجر وثواب کے ضائع ہونے کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور فرمایا تیری نماز نہ ہوئی، راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (بخاری شریف)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں، جو رکوع وسجود میں تعدیل نہ کرے، ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی، حدیث میں ہے۔ انا نخاف لومت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا (الملفوظ ج ۱ ص ۱۰)

لوگوں کی نمازیں صحیح وکامل ہوں اور ضائع و برباد ہونے سے محفوظ رہیں اس واسطے فقہاء کرام نے نماز کے مسائل وکیفیات کو بڑے ہی شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا

ہے اور اس کے اسباب صحت ونقص کی ایسی تفصیل وتشریح فرمادی ہے کہ تلاش وجستجو کرنے والے کو کسی باب میں بھی ذرہ برابر تشنگی کا احساس نہیں رہتا۔

مسائل نماز کے ابواب میں سے ایک اہم باب "سجدۂ سہو" کا بھی ہے کہ بسا اوقات اس کے بغیر نماز ناقص ونامکمل اور واجب الاعادہ رہتی ہے اور سجدۂ سہو سے اِجبار نقصان ہوجاتا ہے جس سے نماز مکمل ہوجاتی ہے، مگر بہت سے حضرات کو دیکھا کہ سجدۂ سہو کے اکثر وبیشتر مسائل سے ناواقف ولاعلم نظر آتے ہیں جہاں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہوتا ہے وہاں کرتے نہیں اور جہاں واجب نہیں وہاں کرڈالتے ہیں۔ ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع میں اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا اور سجدۂ سہو کیا جبکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح ایک صاحب کو پایا کہ وہ قعدہ اخیرہ بھول کر بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے لقمہ ملنے پر واپس ہوئے اور سجدۂ سہو نہیں کیا جبکہ اس صورت میں لازم تھا۔ اس لیے اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ سجدۂ سہو کے مسائل جو کتب فقہ کے مختلف ابواب میں پھیلے ہوئے ہیں جنھیں تلاش کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ان تمام مسائل کو آسان اسلوب کے ساتھ یکجا کردیا جائے تاکہ لوگ آسانی سے سجدۂ سہو کے مسائل اخذ کرسکیں۔

زیر نظر کتاب "تنویر الضحو لسجدۃ السھو" میں خاص سجدۂ سہو کے مسائل ہی پر گفتگو کی گئی ہے، مؤلف کتاب، خلیفۂ سرکار مفتی اعظم، حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس سمت پیش رفت فرمائی جو لائق صد تحسین وآفرین ہے۔ حضرت مفتی ممدوح قبلہ جو اپنی دینی تبلیغی خدمات اور خطاب وتقریر کے منفرد وموثر انداز بیان کی وجہ سے ملک وبیرون ملک مشہور ومقبول ہیں، تقریر کی طرح ان کا اسلوب تحریر بھی بڑا سہل اور دلنشین ہے، جس طرح وہ اپنی تقریر میں مشکل سے مشکل ترین بات بھی مثالوں کے ذریعہ بہت ہی آسان کرکے سامعین کے ذہن میں اتار دیتے ہیں اسی طرح تحریر میں بھی بڑے آسان پیرائے میں مشکل مسائل کی گتھیاں

سلجھائی ہیں۔ مافی الضمیر پیش کرنے کا انداز کس قدر سلجھا ہوا اور دلنشین ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل سطور سے لگا سکتے ہیں۔

سجدۂ سہو کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے بطور تمہید فرماتے ہیں۔

انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو کبھی کبھی اس سے بھول چوک ہو جاتی، جس کی وجہ سے کام میں تھوڑی بہت خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اس کو افسوس ہوتا ہے اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ اب کیا کروں؟ ایسی صورت حال میں وہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرتا ہے، پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر خرابی معمولی اور چھوٹی ہوتی ہے تو اس کو تھوڑے وقت میں معمولی محنت سے دور کر دیتا ہے اور اس کا کام درست ہو جاتا ہے، دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ خرابی ایسی ہے کہ معمولی طریقے سے اس کو دور نہیں کیا جا سکتا ایسی حالت میں اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور از سر نو دوبارہ اس کام کو انجام دیتا ہے، اسی انسانی فطرت کے مطابق اسلام نے نقصان اور خرابی کی تلافی کیلئے قانون بنائے ہیں خواہ عبادات ہوں یا معاملات ہر جگہ اس کی جلوہ گری نظر آئے گی، مثلاً حج میں کچھ غلطیاں حاجیوں سے ایسی ہو جاتی ہیں جن کی تلافی صدقہ یا دم (قربانی) کے ذریعہ کرائی گئی ہے حج کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، جبکہ بعض غلطیاں ایسی بھی ہیں کہ اس کی تلافی کسی دوسرے طریقے سے نہیں ہو سکتی اس کو دوبارہ ادا کرنا ہی ہوگا مثلاً وقوف عرفہ اگر چھوٹ گیا تو آئندہ سال اس کی ادائیگی ضروری ہے، بغیر اس کے حج ادا ہی نہ ہوگا۔

اسی طرح نماز اسلامی عبادتوں میں سے ایک عظیم الشان اہم عبادت ہے، جو ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض عین ہے چونکہ انسان کی فطرت میں سہو، نسیان اور بھول چوک کا مادہ موجود ہے، ہزار احتیاط کے باوجود بھی چھوٹی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے نماز کی غلطیوں کی تلافی کیلئے تین باتیں بتائی ہیں، معافی، سجدۂ سہو اور اعادہ

(نماز کا دوبارہ پڑھنا ص ۱۵، ۱۶)

اس کتاب میں سجدۂ سہو کے مسائل کو الگ الگ عنوان کے تحت سادہ لفظوں میں

بیان کیا گیا ہے جس سے کسی مسئلہ کا تلاش کرنا اور سمجھنا بہت ہی آسان وسہل ہو گیا۔ اپنے موضوع پر بہت ہی جامع اور مفید کتاب ہے جو صرف عوام ہی کیلئے نہیں ائمۂ مساجد کیلئے بھی بہت نفع بخش ہے۔

رب قدیر اپنے حبیب، عالم ماکان و ما یکون علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ میں اس کتاب کی افادیت کو عام و تام فرمائے، اسے مقبول انام کرے اور حضرت مصنف قبلہ کی اس سعی بلیغ کو قبول فرما کر انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ و التسلیم

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء، رضوی امجدی دار الافتاء

۵، قاضی اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

۱۵ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ

کچھ مولف کے بارے

از قلم: مولانا غلام مصطفیٰ رضوی برکاتی، نوساری

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم ۔ امّا بعد!

میرے مشفق ومربی، استاد گرامی، مرشد اجازت، بانی الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور، سرپرست اعلیٰ دار العلوم انوارِ رضا نوساری، حضرت العلام مفتی محمد مجیب اشرف صاحب اعظمی، قادری برکاتی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ کی علمی اور روحانی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ اکابر واصاغر علماء کرام، مشائخ عظام اور سنی عوام سبھی آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آپ کی پہلودار شخصیت میں قدرت نے بڑی خوبیاں رکھی ہیں۔ علمی اعتبار سے آپ کامیاب مدرس، بالغ نظر مفتی، اچھے مفسر، عظیم مفکر اور بہترین مقرر ہیں۔ تنظیمی اعتبار سے اعلیٰ منتظم، بااعتماد مہتمم اور بااخلاق محتسب ہیں۔ روحانی اعتبار سے قابل احترام شیخ طریقت، صاحب رشد وہدایت، مریدین کے لئے سراپا رحمت وشفقت ہیں۔ امیر غریب، چھوٹے بڑے، سب آپ کے فیضِ کرم سے یکساں مستفیض ہوتے ہیں۔ طبیعت میں نرمی، مزاج میں سنجیدگی، گفتار میں سلاست اور برجستگی شامل ہے۔ آپ کی سادہ زندگی میں بڑی کشش پائی جاتی ہے۔ غرض کہ آپ کی ذات حسن معاشرت، حسن اخلاق اور شریعت و طریقت کی جامع ہے۔ آپ کی بافیض اور بابرکت صحبت میں ایک دوبار حاضر ہونے والا آپ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت آپ کے وطن مالوف قصبہ گھوسی، ضلع اعظم گڈھ (موجودہ ضلع مئو) کے محلہ کریم الدین پور (یوپی) کے خوشحال علم دوست گھرانے میں مورخہ ۲؍رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۶؍نومبر ۱۹۳۷ء بروز سنیچر بوقت سحر ہوئی۔ آپ کا

شجرہ نسب یہ ہے۔

حضرت مفتی محمد مجیب اشرف صاحب ابن حضرت الحاج محمد حسن صاحب ابن حضرت حافظ محمد جمیع اللہ صاحب ابن شیخ الحفاظ حضرت الحاج الحافظ احمد صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان۔

تعلیم

آپ کی تعلیم اول تا آخیر قابل اور لائق اساتذہ کی نگرانی میں ہوئی۔ قرآن شریف، ناظرہ محلہ کریم الدین پور کے ایک بزرگ جناب میانجی محمد تقی صاحب سے پڑھا۔ اردو اور حساب وغیرہ درجہ چار تک کی تعلیم مدرسہ شمس العلوم گھوسی میں ہوئی، پرائمری درجہ چار پاس کرنے کے بعد اسی مدرسہ میں فارسی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب علیہ الرحمہ امجد نگر گھوسی سے پڑھیں اس کے بعد کی فارسی کتابیں تین سال تک حضرت مولانا محمد سعید خاں صاحب علیہ الرحمہ (فتح پور گھوسی) سے پڑھیں۔ عربی کی چند ابتدائی کتابیں اپنے چچا حضرت مولانا شمس الدین صاحب سے اور باقی کتابیں کافیہ تک شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔

۱۹۵۱ء میں شارح بخاری علیہ الرحمہ کو بحکم جلالۃ العلم سرکار حافظ ملت، محدث مراد آباد، دار العلوم فضل رحمانیہ پچپیڑوا ضلع گونڈہ (یوپی) تشریف لے گئے۔ اپنے استاذ محترم کے ساتھ حضرت والا بھی دار العلوم فضل رحمانیہ چلے گئے۔ یہاں دوسال رہ کر شرح جامی تک کی کتابیں شارح بخاری سے پڑھیں۔ اس وقت دار العلوم فضل رحمانیہ میں شاہزادۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا قاری رضاء المصطفیٰ صاحب امجدی دامت برکاتہم العالیہ مدرس تھے ان سے بھی چند کتابیں پڑھیں۔

۱۹۵۳ء میں حضرت شارح بخاری، حضور سرکار مفتی اعظم ہند، حضرت العلام مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمہ کی طلبی پر بریلی شریف تشریف لے گئے۔ حضرت والا بھی آپ کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ وہاں مرکزی ادارہ دار العلوم مظہر اسلام میں تعلیم کی

تکمیل فرمائی ۔ ۱۹۵۷ء میں آپ کی فراغت ہوئی ۔ دارالعلوم مظہر اسلام میں جن سے اکتساب علم وفیض فرمایا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) فقیہ العصر، نائب مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

(۲) شیخ العلماء، مولانا مفتی غلام جیلانی علیہ الرحمہ (حضرت کے سگے ماموں جان)

(۳) صدر العلماء، مولانا مفتی ثناء اللہ امجدی اعظمی علیہ الرحمہ (مظہر اسلام بریلی شریف)

(۴) شیخ المعقولات، مولانا معین الدین خانصاحب علیہ الرحمہ (فتح پور قصبہ گھوسی)

(۵) صدر العلماء، مفتی محمد تحسین رضاخان صاحب بریلوی دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ

مذکورہ بالا اساتذہ کرام میں سب سے زیادہ کتابیں شارح بخاری سے پڑھیں ۔

اس لئے اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ میرے استاذ کل ہیں ۔ آپ نے چند کتابوں کے علاوہ اول تا آخر زیادہ تر کتابیں آپ ہی سے پڑھی ہیں ۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے اس علمی اور روحانی فرزند ذیشان پر ناز فرماتے تھے کہ دنیا میں میرا ایک ہی شاگرد مجیب اشرف ایسا ہے جس نے اول تا آخر میرے پاس رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کی ہے۔

حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو اپنے اس شاگرد نامدار پر کتنا ناز تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں حضرت استاذ گرامی مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ عرس قاسمی میں شرکت کی غرض سے مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے ، بعد نماز مغرب صاحب سجادہ سرکار کلاں حضور مرشدی و مولائی سرکار احسن العلماء حضرت مصطفےٰ حیدر حسن میاں صاحب علیہ الرحمہ سے شرف ملاقات کی غرض سے آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے ۔ وہاں پہلے سے شارح بخاری تشریف فرما تھے حضرت والا کو شارح بخاری دیکھ کر بہت خوش ہوگئے ۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اور سرکار احسن العلماء سے تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔

حضور! یہ مجیب اشرف، حضرت شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی صاحب اور رئیس

الاذ کیا مولانا غلام یزدانی صاحب اعظمی کے بھانجے ہیں ۔ اور میرا وہ شاگرد ہے کہ کل قیامت میں میرے رب نے اگر مجھ سے سوال فرمایا کہ شریف الحق کیا لایا ہے۔ (یہ کہہ کر حضرت رونے لگے اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا) تو عرض کردوں گا مجیب اشرف کو لایا ہوں۔ یہ سن کر حاضرین اور خود احسن العلماء علیہ الرحمہ کی آنکھیں نمناک ہوگئیں۔ حضور احسن العلماء نے اس وقت آپ کے سر اور سینے پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیں۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے اس شاگرد رشید کو کتنا چاہتے تھے۔ اور اشرف العلماء کے علم وعمل پر کتنا ناز تھا۔

درس و تدریس کا آغاز

۱۹۵۷ء میں حضرت اشرف العلماء دامت برکاتہم العالیہ کی فراغت ہوئی۔

۱۹۵۸ء میں وسط ہند کی مشہور ومعروف قدیم درسگاہ جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور کو ایک قابل نائب شیخ الحدیث کی ضرورت تھی۔ بانی جامعہ حضرت العلام مفتی محمد عبدالرشید صاحب فتح پوری علیہ الرحمہ نے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ اور شارح بخاری حضور مفتی محمد شریف الحق اعظمی علیہ الرحمہ کو خط روانہ فرمایا کہ جامعہ عربیہ کیلئے ایک قابل ولائق نائب شیخ الحدیث روانہ فرمائیں۔ دونوں بزرگوں کی نظر انتخاب حضرت اشرف العلماء پر پڑی اور اس جواں سال کم عمر عالم نبیل کو ناگپور بھیج دیا گیا۔

حضور مفتی عبدالرشید صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کی کم عمری کی بناء پر آپ کو بجائے جامعہ میں رکھنے کے کامٹی جامعہ عربیہ کی شاخ میں منصب صدارت پر مقرر فرمایا، چونکہ کامٹی کے مدرسہ میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام نہیں تھا اسلئے حضرت والا نے وہاں دوسال تک تعلیمی خدمات انجام دینے کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حکم سے ناگپور کی کچھی میمن مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دینے پر مامور ہوگئے ۔ چند مہینوں کے بعد حضرت مفتی جامعہ مفتی عبدالرشید علیہ الرحمہ نے آپ کی صلاحیت کا اندازہ کرکے جامعہ میں نائب شیخ الحدیث کے منصب پر فائز فرمایا۔ آپ نے باقاعدہ پوری ذمہ داری کے ساتھ

١٩٦١ء تا ١٩٦٥ء پانچ سال تک شاندار انداز میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ تمام طلباء پر آپ کا علمی رعب اور اثر تھا۔

چند وجوہات کی وجہ سے آپ نے جامعہ سے علیحدگی اختیار کرلی اور ١٩٦٦ء میں الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور کی داغ بیل ڈالی اور انتہائی محنت و جانفشانی سے اس ادارہ کو پروان چڑھایا اور آج تک ادارۂ ھذا کے تعلیمی اور تنظیمی ڈھانچے سے وابستہ ہیں۔ دارالعلوم امجدیہ آپ کی کارکردگی کا اعلیٰ شاہکار ہے۔

آپ کے مشہور تلامذہ

(١) حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ آستانہ عالیہ شمیسہ، رائچور (٢) فخر خاندیس حضرت علامہ مولانا عبدالغنی صاحب علیہ الرحمہ (٣) مفتی اندور حضرت مولانا مفتی حبیب یارخاں صاحب قبلہ (٤) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم احمد صاحب اعظمی شیخ الحدیث رضا دارالیتامیٰ، ناگپور (٥) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد منصور صاحب قبلہ رضا دارلیتامیٰ، ناگپور (٦) حضرت علامہ مولانا عبدالحبیب صاحب قبلہ بانی دارالیتامیٰ ناگپور (٧) مولانا شفیق الرحمٰن صاحب، شیخ المعقولات دارالعلوم امجدیہ ناگپور (٨) حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (٩) حضرت مولانا حافظ محمد قلندر صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ رائچور کرناٹک (١٠) حضرت مولانا حافظ عتیق الرحمٰن صاحب، نائب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ رائچور (١١) راقم الحروف فقیر غلام مصطفیٰ سورتی۔ بانی دارالعلوم انوار رضا نوساری (١٢) حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رضوی بانی دارالعلوم ضیاء النبی کامٹی (١٣) حضرت مولانا محمد مجتبیٰ شریف صاحب مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (١٤) حضرت مولانا احسان الرحمٰن صاحب فاروقی ابن حضرت مفتی مالوہ مولانا رضوان الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ اندور (١٥) حضرت مولانا حافظ غلام مصطفیٰ صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور، (١٦) حضرت مولانا محبوب خاں صاحب مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (١٧) حضرت مولانا

سید قمر پیر صاحب، سابق پرنسپل کرنول کالج آندھرا پردیس (١٨) حضرت مولانا سید علی صاحب ادونی آندھرا پردیش (١٩) حضرت مولانا سید مخدوم صاحب ادونی آندھرا پردیش (٢٠) حضرت مولانا سید صفی میاں صاحب نائب سجادہ قطب رائچور (٢١) حضرت مولانا عبدالستار اندوری صاحب (٢٢) حضرت مولانا مفتی محمد قاسم الرضوی جبلپوری صاحب (٢٣) حضرت مولانا شمیم احمد صاحب (شیخ الحدیث مظہر حق، ٹانڈہ) (٢٤) حضرت مولانا محمد احسان صاحب، مدرسہ حیدریہ پوسد (٢٥) حضرت مولانا عبدالرشید جبلپوری صاحب (٢٦) حضرت مولانا قاری محمد ہارون صاحب، شیخ التجوید دارالعلوم امجدیہ ناگپور (٢٧) حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (٢٨) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، ناگپور (٢٩) حضرت مولانا سید عبدالقادر صاحب علیہ الرحمہ (٣٠) حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب، جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور (٣١) حضرت مولانا مفتی محمد نذیر صاحب ناگپور (٣٢) حضرت مولانا سید اشرف صاحب رائچوری، فیض العلوم کالج گلبرگہ (٣٣) حضرت مولانا فخر الدین صاحب ناگپور (٣٤) حضرت مولانا سید احمد قادری عرف حامد میاں (صدر مدرس رضوان ہائی اسکول، گوکاک ضلع بیلگام)۔ ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے شاگرد علماً کرام ملک وبیرون ملک میں دین وملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی لئے آپ استاذ الاساتذہ اور استاذ العلماً کے معزز القابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔

بیعت و خلافت

حضرت اشرف العلماً طالب علمی کے زمانہ میں حضرت اقدس، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری (شہزادۂ امام احمد رضا علیہ الرحمہ) کے دست حق پرست پر ٢٣ر صفر المظفر ١٣٧٥ھ مطابق ١٢ر اکتوبر ١٩٥٥ء میں بمقام بریلی شریف مرید ہوئے۔ حضرت والا نے اسی روز بعد نماز عشاء حضرت اشرف العلماً دامت برکاتہم العالیہ اور حضور شارح بخاری سیدی مفتی محمد شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ کو ایک ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ،

برکاتیہ ، رضویہ کے تعویذ ات ،اعمال اور نقوش کی تحریری اجازت عنایت فرمائی ۔
فَالْحَمْدُلَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ

پھر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں جب سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ناگپور تشریف لائے اس وقت حضرت اشرف العلماٗ فارغ ہوکر ناگپور تشریف لاچکے تھے۔ سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے علماٗ اور عوام کی موجودگی میں آپ کو بلا طلب وخواہش اپنی خوشی سے خلافت واجازت سے نوازا۔ بغداد شریف بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین حضرت والا مرتبت سید یوسف گیلانی علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو اجازت وخلافت سے ۱۹۹۱ء میں نوازا۔

مریدین و خلفاء

حضرت والا مرتبت صاف طینت ، پاک سیرت ، بافیض بزرگ ہیں۔ ہند اور بیرون ہند آپ کے تقریباً اسی (۸۰) ہزار مریدین اور بہت سے خلفاء پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے والے اکثر لوگوں میں عقیدے کی پختگی اور دین داری آجاتی ہے۔ آپ کی بافیض صحبت کا اثر ارادت مندوں میں بہت جلد ظاہر ہونے لگتا ہے۔ آپ کے خلفاء میں علماٗ اور حفاظ شامل ہیں، خلافت آپ انہیں لوگوں کو عطا فرماتے ہیں جو باصلاحیت، دیندار اور ذی علم ہوں۔ آپ کے خاص خاص خلفاٗ یہ ہیں۔

(۱) حضرت فخر خاندیش مولانا عبدالغنی صاحب نصیر آبادی علیہ الرحمہ (۲) حضرت مولانا سید سلیم میاں صاحب جام نگر گجرات (۳) حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب پور بند گجرات (۴) حضرت مولانا محمد منصور صاحب، مفتی رضا دار الیتامیٰ ناگپور (۵) حضرت مولانا مفتی محمد نذیر صاحب ناگپور (۶) حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب مدرس دار العلوم امجدیہ ناگپور (۷) حضرت مولانا سید حافظ سعادت علی صاحب مدرس دار العلوم غوث اعظم پور بندر (۸) حضرت مولانا حافظ تحسین اشرف صاحب ، صاحبزادۂ حضرت والا (۹) حضرت مولانا سید مطرہ جی الحسینی المدنی سیریا (شام) (۱۰) حضرت مولانا قربان

خاں صاحب سیریا (شام) (۱۱) حضرت مولانا محمد جمال صاحب، پاکستان (۱۲) راقم الحروف فقیر برکاتی غلام مصطفٰے غفرلہٗ (۱۳) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب، جبلپوری (۱۴) حضرت مولانا فخرالدین صاحب ناگپور (۱۵) حضرت مولانا سید آصف اقبال صاحب مدرس جامعۃ البنات ناسک (۱۶) حضرت مولانا الحاج مفتی واجد علی یار علوی، شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں (۱۷) حضرت مولانا حافظ قلندر صاحب شیخ الحدیث دار العلوم رضائے مصطفٰے رائچور (۱۸) حضرت مولانا حافظ عتیق الرحمٰن صاحب نائب شیخ الحدیث دار العلوم رضائے مصطفٰے رائچور (۱۹) حضرت مولانا حکیم عبدالحبیب صاحب رضوی بانی رضا دار الیتامیٰ ناگپور (۲۰) جناب الحاج حافظ حسام الدین صاحب خطیب ناسک (۲۱) مولانا محمد یوسف رضا قادری صدر رضا اکیڈمی بھیونڈی (۲۲) حضرت مفتی عابد حسین رضوی صاحب (بہار) (۲۳) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الزماں مصباحی (اکبر پور) یوپی (۲۴) حضرت مولانا محبوب عالم صاحب (ناسک) (۲۵) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (نندوربار) (۲۶) حضرت مولانا تفویض عالم رضوی مصباحی صاحب (دار العلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں) (۲۷) حضرت مولانا وقار احمد رضوی عزیزی صاحب (بھیونڈی) (۲۸) حضرت مولانا ابوالکلام مصباحی صاحب (کریم نگر) (۲۹) حضرت مولانا جعفر العابدین صاحب (ورنگل) (۳۰) حضرت حافظ محمد احسان اقبال رضوی صاحب (رضا اکیڈمی، کولمبو) وغیرہ۔

دار العلوم امجدیہ کا قیام

وسط ہند کے مشہور شہر ناگپور میں آپ نے ۱۹۶۶ء میں الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ نامی ایک عظیم مرکزی ادارہ قائم فرمایا۔ جس میں ملک کے تقریباً تمام صوبہ کے طلباء اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں اس کے علاوہ آپ نے دوسرے علاقوں میں بہت سے ادارے قائم فرمائے ۔ اور بہت سے ادارے آپ کی سرپرستی میں کامیابی کی جانب رواں دواں ہیں۔ نوساری گجرات جہاں سنیت کا نام لینا جرم تھا وہاں آپ نے اپنی سرپرستی میں

١٩٨٨ء میں دارالعلوم انوارِ رضا نوساری کی بنیاد رکھی جو آج گجرات کا بہترین ادارہ مانا جاتا ہے۔ جس کی خدمات سے پورا علاقہ فیض پا رہا ہے۔ راقم الحروف فقیر قادری غلام مصطفیٰ غفرلہٗ ادارہ کا بانی و ناظم اعلیٰ ہے۔ رب قدیر ناچیز کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

اسی طرح سدی پیٹھ ضلع کریم نگر آندھرا پردیس میں دارالعلوم انوار مصطفیٰ قائم ہوا، جس کے بانی حضرت سید حسین صاحب ہیں۔ جو حضرت کے مرید خاص ہیں۔ یہ ادارہ علاقہ میں اہلسنت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔

امجدی مسجد کا قیام

ناگپور کے محلہ شانتی نگر میں آپ نے ١٩٨٥ء میں امجدی مسجد کی بنیاد رکھی جو ابھی تعمیری مراحل سے گذر رہی ہے۔ یہ مسجد ناگپور کی خوبصورت اور بڑی مسجدوں میں شمار ہوتی ہے۔ آپ اگر سروے کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت والا کا علمی اور روحانی فیضان ہندوستان کے ہر صوبے میں جاری و ساری ہے۔ آپ کے ہزاروں تلامذہ ہند و بیرون ہند دین و ملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

حضرت والا مرتبت ایک مخلص بافیض بزرگ ہیں۔ آپ کی ہر مجلس، عام ہو یا خاص، اس میں علمی اور رشد و ہدایت کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی بابرکت محفل میں بیٹھنے والا چند ہی دنوں میں اپنے اندر خوش آئند تبدیلی محسوس کرنے لگتا ہے۔

آپ سے جب بھی کوئی سوال کیا جاتا ہے تو آپ سائل کی سمجھ اور استعداد کے مطابق تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے ہیں کہ اس کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ یہ میری زندگی کا ستائیس سالہ تجربہ ہے یونہی الجھے ہوئے مسائل کو بڑی حسن و خوبی سے حل فرمادیا کرتے ہیں۔ تدبر معاملہ فہمی، دور اندیشی، صبر، تحمل، میں آپ کا جواب نہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہزاروں خوبیوں کا سرسبز و شاداب گلدستہ بنایا ہے۔

زیر نظر کتاب مسائل سجدہ سہو حضرت والا کی ایک قیمتی تالیف ہے اس انداز کی

غالباً یہ پہلی کتاب ہے۔ اس میں سجدہ سہو کے ضروری مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہر نمازی کے لئے عموماً اور ائمہ مساجد کیلئے خصوصاً بیحد ضروری ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت والا کی تصنیفات میں سے جو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں وہ یہ ہیں (١) خطبات کولمبو (٢) ارشاد المرشد (٣) تحسین العیادۃ (٤) پیکر استقامت و کرامت (حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ) اور کئی کتابیں وہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہیں۔

(١) المرویات الرضویہ فی الاحادیث النبویہ۔ آج سے ٢٥ رسال قبل آپ نے احادیث کا ایک قیمتی مجموعہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات سے تیار کیا تھا وہ مسودہ مبیضہ کا منتظر ہے۔

(٢) تابش انوار مفتی اعظم، حضرت نے اس کتاب میں اپنے مشاہدات کو جمع کیا ہے۔ جو سفر و حضر میں آپ نے اپنے پیر و مرشد کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے مشاہدہ فرمایا تھا۔

(٣) تنویر التوقیر ترجمہ الصلاۃ علی البشیر النذیر، جو تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں درود شریف کے فضائل و فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ہزاروں فتاوے ہیں جو دارالعلوم امجدیہ کے رجسٹر میں محفوظ ہیں۔

میری دعا ہے کہ حضرت کے جتنے قلمی شہکار ہیں وہ جلد از جلد منصۂ شہود پر آجائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

طالب دُعا

فقیر غلام مصطفیٰ قادری برکاتی

بانی و مہتمم دارالعلوم انوار رضا،

نوساری گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ا ما بعد

ابتدائیہ

اسلام دین فطرت ہے، اسلام کے تمام آئین اور ضابطے، شریف طبیعت رکھنے والے تمام انسانوں کی فطرت کے مطابق ہیں، ہاں اگر شیطانی طبیعت رکھنے والے کی ٹیڑھی فطرت اس کو قبول نہ کرے تو یہ الگ بات ہے، اس سے اسلام کے دین فطرت ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑتا، بہر حال اسلام کا دین فطرت ہونا مسلّمات میں سے ہے کوئی بھی دانشور علم وآگہی کی سچائی کے ساتھ انصاف وسنجیدگی کی عینک لگا کر دیکھے گا تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ بلاشبہ اسلام دین فطرت ہے۔

انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو کبھی کبھی اس سے بھول چوک ہو جاتی ہے، جسکی وجہ سے کام میں تھوڑی بہت خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اس کو افسوس ہوتا ہے اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ اب کیا کروں؟ ایسی صورت میں انسان دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرتا ہے، پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر خرابی معمولی اور چھوٹی ہوتی ہے تو اس کو تھوڑے وقت میں معمولی محنت سے دور کر دیتا ہے، اور اس کا کام درست ہو جاتا ہے، دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ خرابی ایسی ہے کہ معمولی طریقے سے اس کو دور نہیں کیا جا سکتا ایسی حالت میں اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور از سر نو دوبارہ اس کام کو انجام دیتا ہے، اسی انسانی فطرت کے مطابق اسلام نے نقصان اور خرابی کی تلافی کیلئے قانون بنائے ہیں، خواہ عبادات ہوں یا معاملات ہر جگہ اسکی جلوہ گری نظر آئے گی، مثلاً حج میں کچھ غلطیاں حاجیوں سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کی تلافی صدقہ یا دم (قربانی) کے ذریعہ کرائی گئی ہے حج کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے جبکہ بعض غلطیاں ایسی بھی

ہیں کہ اسکی تلافی کسی دوسرے طریقے سے نہیں ہو سکتی اس کو دوبارہ ادا کرنا ہی ہوگا، مثلاً وقوف عرفہ اگر چھوٹ گیا تو آئندہ سال اسکی ادائیگی ضروری ہے۔ بغیر اسکے حج ادا ہی نہ ہوگا

اسی طرح نماز اسلامی عبادتوں میں سے ایک عظیم الشان اہم عبادت ہے، جو ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض عین ہے، چونکہ انسان کی فطرت میں سہو، نسیان اور بھول چوک کا مادہ موجود ہے، ہزار احتیاط کے باوجود بھی چھوٹی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں اسلام نے نماز کی غلطیوں کی تلافی کیلئے تین باتیں بتائی ہیں، معافی، سجدۂ سہو اور اعادہ (نماز کا دوبارہ پڑھنا)

(۱) نماز میں کوئی مستحب یا سنت چھوٹ جائے تو اسکی تلافی معافی سے کی گئی ہے، یعنی اس قسم کی غلطی کرنے والے پر نہ سجدۂ سہو ہے نہ نماز کا لوٹانا ہے، البتہ جان بوجھ کر ایسی غلطی کی ہے تو ثواب میں کمی آئے گی ورنہ نہیں،

(۲) اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو اسکی تلافی سجدۂ سہو (بھول کے دو سجدے) سے ہو جاتی ہے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(۳) اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑا یا کوئی فرض بھول کر یا قصداً چھوٹ گیا تو اسکی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہو سکتی، نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

اگر ہر چھوٹی بڑی غلطی پر نماز کے اعادہ (لوٹانے) کا حکم ہوتا تو بسا اوقات آدمی نماز لوٹا لوٹا کر تنگ آجاتا، اس لئے اسلام نے مسلمانوں پر آسانی کے لیئے بہت سی غلطیوں پر صرف معافی یا سجدۂ سہو کا قانون بنایا ہے تا کہ نمازی حرج اور دقت میں مبتلاء نہ ہوں۔

وجہ تصنیف

میں چونکہ اکثر وبیشتر ملک وبیرون ملک بسلسلہ تبلیغ وتقریر دورے کرتا رہتا ہوں، مختلف شہروں میں مسجد کے اماموں کے پیچھے اکثر نماز پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے، کئی بار ایسا ہوا کہ امام صاحب نے سجدۂ سہو کیا، نماز کے بعد جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں

نے ایسی غلطی کا ذکر کیا جسکی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہی نہیں، مثلاً چار رکعت والی نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں **الحمد** کے بعد **قل ھو اللہ** یا کوئی سورہ ملائی اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اور امام نے سجدۂ سہو کیا، یونہی کئی بار ایسا ہوا کہ میرے دیکھنے میں سجدۂ سہو واجب ہے امام صاحب نے سجدۂ سہو نہیں کیا، جب نماز کے بعد میں نے ان سے عرض کی تو فرمانے لگے کہ سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، مثلاً قعدۂ اولیٰ میں کافی دیر تک بیٹھے رہے اندازہ یہ ہوا کہ انھوں نے **درود شریف التحیات** کے بعد پڑھا ہے اور یاد آنے پر از خود کھڑے ہو گئے، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے قعدۂ اولیٰ میں بہت دیر لگائی اسکی وجہ کیا ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ بھول سے آدھا درود ابراہیم پڑھ لیا تھا اس لئے دیر ہوئی، میں نے عرض کی پھر سجدۂ سہو واجب ہو گیا، امام صاحب نے فرمایا جب پورا درود پڑھتا تب نا سجدۂ سہو واجب ہوتا؟ یہ سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا اور تعجب بھی ہوا کہ آج کل کے کچھ ائمۂ مساجد وہ بھی ہیں جو معمولی مسائل سے بھی واقف نہیں، اس قسم کے کتنے واقعات ہیں کس کس کو شمار کراؤں؟ بہر حال اس وجہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ سجدۂ سہو کے ضروری مسائل جن کی اکثر ضرورت پڑتی رہتی ہے ان کو ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل میں عام کر دیا جائے، چونکہ سجدۂ سہو کے مسائل فقہ کی کتابوں میں مستقل باب کے تحت بیان ضرور کئے گئے ہیں، مگر بہت سے ضروری مسائل الگ الگ ابواب میں بھی ذکر کئے گئے ہیں، جنکو عام لوگ تلاش نہیں کر پاتے، کوئی مسئلہ نماز کے فرائض کے بیان میں آ گیا ہے تو کوئی واجبات کے تحت ذکر کر دیا گیا ہے، تو کوئی سنتوں کے بیان میں مذکور ہوا ہے۔ اس لئے ہر مسئلہ سجدۂ سہو کے باب میں نہیں مل پاتا حالانکہ کتاب میں کہیں نہ کہیں اسکا ذکر آیا ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں کی آسانی کے لیئے ان مسائل کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور ہر مسئلہ کے لئے ذیلی عنوان قائم کر دیا ہے، تا کہ مطلوبہ مسئلہ کو عنوان کی فہرست کی مدد سے بآسانی معلوم کیا جا سکے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی، میں تمام نمازیوں بالخصوص ائمۂ مساجد سے گذارش کرونگا کہ وہ اس کتاب کو ضرور حاصل کریں، اور بغور اسکا مطالعہ کریں،

نیز موقعہ بموقعہ سجدۂ سہو کے مسائل سے اپنے مقتدیوں کو آگاہ فرماتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس طریقے سے لوگوں کی اصلاح ہو گی اور نماز خراب اور فاسد ہونے سے بچ جائیگی۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر میں نے اپنی کم علمی اور نا اہلی سے کسی مسئلہ کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے تو برائے مہربانی مجھے اس سے مطلع کر دیں میں اپنی اصلاح کر لونگا، اور فقیر کو طعن و تشنیع کی بجائے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

طالب دعاء
خادم العلماء محمد مجیب اشرف رضوی
بانی و مہتمم الجامعۃ الرضویہ
دار العلوم امجدیہ، ناگپور

نماز کی کل چھ شرطیں ہیں

نام : (۱)طہارت (۲)ستر عورت (۳)استقبال قبلہ (۴)وقت (۵)نیت (۶)تکبیر تحریمہ

حکم : اوپر جن شرطوں کا ذکر ہوا ہے، ان میں سے اگر کوئی ایک شرط بھی بلا عذر صحیح نہ پائی جائے، قصداً ہو یا بھول کر تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

شرائط نماز کی تفصیلات

(۱) **طہارت**: یعنی نمازی کے بدن کا حدث اکبر (جس سے غسل واجب ہوتا ہے) حدث اصغر (جس سے وضو ٹوٹتا ہے) اور نجاست حقیقیہ قدر مانع (یعنی اتنی نجاست جس سے نماز درست نہ ہو) سے پاک ہونا، یوں ہی کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کا نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا نماز کی پہلی شرط ہے۔

(۲) **ستر عورت**: یعنی نمازی کے بدن کے وہ تمام حصے جن کا چھپانا فرض ہے، ان کو نماز کی حالت میں چھپا ہوا رکھنا نماز کی دوسری شرط ہے۔

مرد کیلئے ستر عورت ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک ہے، اور عورت کیلئے اس کا سارا بدن، سوائے منہ کی ٹکلی، ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے۔

(۳) **استقبال قبلہ** : یعنی نماز کی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کرنا، نماز کی تیسری شرط ہے۔

(۴) **وقت** : یعنی اسلام نے نمازوں کیلئے جو اوقات مقرر کیئے ہیں ان کا شروع ہو جانا، نماز کی چوتھی شرط ہے، اگر وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔

(۵) **نیت** : یعنی تکبیر تحریمہ سے پہلے جس نماز کے پڑھنے کا ارادہ ہے اس کا دل میں پختہ ارادہ کرنا، نماز کی پانچویں شرط ہے۔ نیت دراصل دل کے ارادے کا نام ہے،

مگر زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے۔

(۶) **تکبیر تحریمہ**: یعنی نیت کے بعد نماز شروع کرنے کے ارادے سے وہ الفاظ کہنا جو خاص اللہ تعالےٰ کی تعظیم پر دلالت کرتے ہیں، جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَجَلُّ، اَللّٰہُ اَعْظَمُ، اَللّٰہُ کَبِیْرٌ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، تَبَارَکَ اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وغیرہا، ان الفاظ کے کہہ لینے سے نماز شروع ہو جائے گی مگر لفظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا واجب ہے، اس کو دوسرے الفاظ سے بدلنا مکروہ تحریمی ہے، تکبیر تحریمہ نماز کی چھٹی شرط ہے۔

نماز میں کل سات فرض ہیں

نام: (۱)تکبیر تحریمہ (۲)قیام (۳)قرأت (۴)رکوع (۵)سجدہ (۶)قعدۂ اخیرہ (۷)خروج بصنعہ

حکم: اوپر ذکر کیئے گئے فرضوں میں سے کوئی بھی بلا عذر صحیح قصداً ہو یا بھول کر اگر چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جائی گی، بہر صورت نماز لوٹانی پڑے گی، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔

فرائض نماز کی تفصیلات

(۱) **تکبیر تحریمہ**: اسکا بیان شرائط نماز میں گذر چکا

(۲) **قیام**: یعنی کھڑا ہونا، قیام کی کم سے کم حد یہ ہے کہ ہاتھ کو اگر نیچے کی طرف بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچے، اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو، بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، فرض، وتر، سنت فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں قیام فرض ہے، نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہیں۔

(۳) **قرأت** : یعنی فرض کی دو رکعتوں میں، وتر، سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں، امام اور منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) پر مطلقاً قرأت فرض ہے، یعنی قرآن میں سے کم

ازکم ایک چھوٹی آیت کی مقدار پڑھنا۔

مسئلہ: امام کے پیچھے پڑھنے والوں کو کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں، نہ سورۂ فاتحہ نہ اور کوئی سورہ۔

(۴) **رکوع**: یعنی رکوع کیلئے اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے، یہ رکوع کی کم سے کم حد ہے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

(۵) **سجدہ**: یعنی پیشانی کا زمین پر ٹک جانا سجدہ کی حقیقت ہے، اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا سجدہ کیلئے شرط ہے، لہٰذا حالت سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی، صرف انگلی کی نوک زمین پر لگانا کافی نہیں ہے ہر رکعت کے دونوں سجدے فرض ہیں۔

(۶) **قعدۂ اخیرہ**: یعنی نماز کی سب رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری اَلتَّحِیَّاتُ...... عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، تک پڑھی جاسکے۔

(۷) **خُرُوْج بِصُنْعِہٖ**: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وغیرہ کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو، کہ اگر اس کام کو نماز کے اندر کیا جاتا تو نماز ٹوٹ جاتی، مگر خیال رہے سلام کے علاوہ نماز کے منافی کوئی فعل بالقصد پایا گیا تو فرض ادا ہو گیا مگر نماز واجب الاعادہ ہوگی، کیونکہ لفظ ''السلام'' کہنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات اور ان کی تفصیلات

مندرجہ ذیل باتیں نماز کیلئے واجب اور ضروری ہیں، اگر ان میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ' کہنا (۲) سورۂ فاتحہ کو اسطرح پڑھنا کہ اسکا ایک لفظ بھی نہ چھوٹے (۳) سورۂ فاتحہ کے بعد کم سے کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین

چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا (۴) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورہ ملانا (۵) وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورہ ملانا (۶) اَلْحَمْدُ شریف کا سورہ سے پہلے پڑھنا (۷) سورہ پڑھنے سے پہلے اَلْحَمْدُ شریف صرف ایک ہی بار پڑھنا (۸) اَلْحَمْدُ شریف اور سورہ کے درمیان فصل نہ کرنا یعنی آمین کہنے اور بسم اللہ شریف کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا، نہ ہی خاموش رہنا (۹) قرأت کے بعد فوراً رکوع کرنا (۱۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا، اور کم سے کم ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۱۱) ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا (۱۲) ہر رکعت میں دو سجدے ہونا، دو سے کم یا دو سے زیادہ نہ ہونا (۱۳) دو سجدے کے درمیان جلسہ یعنی سیدھا بیٹھنا (۱۴) ایک سجدہ کے بعد فوراً دوسرا سجدہ کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو (۱۵) سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا (۱۶) تعدیل ارکان یعنی ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا یعنی، رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ، میں ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۱۷) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۱۸) قعدۂ اولیٰ کرنا اگرچہ نفل نماز ہو (۱۹) قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں پوری اَلتَّحِیَّات پڑھنا (۲۰) فرض، وتر، اور سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں اَلتَّحِیَّات کے بعد کچھ نہ پڑھنا، نہ خاموش بیٹھے سوچتے رہنا (۲۱) چار رکعت کی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا اور چوتھی کیلئے فوراً کھڑے ہو جانا (۲۲) جہری نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا (۲۳) سری نمازوں میں امام اور منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) کو آہستہ قرأت کرنا (۲۴) وتر میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ (۲۵) وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا (۲۶) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا (۲۷) عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع میں جانے کیلئے (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنا (۲۸) آیت سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت کرنا (۲۹) سجدۂ سہو واجب ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا (۳۰) ہر فرض اور ہر واجب کو اپنی جگہ ادا کرنا یعنی ترتیب کے خلاف نہ کرنا (۳۱) دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض

کے درمیان تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار وقفہ نہ کرنا (۳۲) جہری اور سری نمازوں میں امام کے پیچھے بوقت قرأت چپ رہنا (۳۳) قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا (۳۴) دونوں سلام میں لفظ "اَلسَّلَامُ" کہنا ، عَلَیْکُم واجب نہیں۔

نماز کی سنتیں اور ان کی تفصیلات

مندرجہ ذیل باتیں نماز میں سنت ہیں، ان کا ادا کرنا باعث ثواب چھوڑنا برا اور محرومی ہے سنتوں کو ہرگز چھوڑنا نہیں چاہیئے قصداً چھوڑنے سے ثواب میں کمی اور نماز ناقص ہو جاتی ہے، مگر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اور سنت چھوڑنے کی عادت بنا لینا سخت برا اور عتاب وعذاب کا سبب ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کیلئے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (۲) مردوں کو تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا (۳) عورتوں کو مونڈھوں تک دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (۴) ہتھیلیوں اور اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ کی طرف رکھنا (۵) ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر رہنے دینا نہ خوب کشادہ کرنا نہ آپس میں ملی ہوئی رکھنا۔ (۶) تکبیر کہتے وقت سر نہ جھکانا بلکہ سیدھا رکھنا (۷) وتر میں قنوت کی تکبیر سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔ مرد کانوں تک اور عورت مونڈھوں تک (۸) عیدین میں زائد تکبیروں سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۹) ہر تکبیر میں لفظ 'اَللّٰہُ اَکْبَرْ' کی 'د' کو جزم پڑھنا (۱۰) ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے ہوئے رکن کو 'اَللّٰہ' کے الف سے شروع کرنا اور اَکْبَرْ کی 'رْ' پر ختم کرنا (۱۱) امام کا بلند آواز سے 'اَللّٰہُ اَکْبَرْ' اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ' کہنا (۱۲) تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کو نہ لٹکانا فوراً باندھ لینا۔ مرد ناف کے نیچے اور عورت سینے پر (۱۳) امام کی تکبیروں کی آواز مقتدیوں تک پہنچانے کیلئے بوقت ضرورت مکبر مقرر کرنا (۱۴) قیام میں پاؤں کے دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا (۱۵) قیام کی حالت میں تھوڑی دیر ایک پاؤں پر زور دینا تھوڑی دیر دوسرے پاؤں پر وزن دینا

(۱۶) امام اور منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) کو ثَنَاء ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا اور آہستہ پڑھنا اور مقتدی کو صرف ثَنَاء پڑھنا (۱۷) پہلے ثَنَاء پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہ اسکے بعد بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا اور انکے درمیان وقفہ نہ کرنا۔ (۱۸) عیدین کی تکبیر تحریمہ کے بعد امام اور مقتدی کو ثَنَاء پڑھنا اور تکبیرات واجبہ کے بعد یعنی پہلی رکعت کی چوتھی تکبیر کے بعد صرف امام کا تَعَوُّذْ و تَسْمِیَہْ پڑھنا (۱۹) سورۂ فاتحہ ختم ہونے پر آمین کہنا اور آمین آہستہ کہنا (۲۰) پہلی رکعت کے بعد ہر رکعت کو بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر شروع کرنا (۲۱) رکوع میں جاتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا (۲۲) رکوع میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمْ کہنا (۲۳) رکوع کی حالت میں مرد کا گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو خوب کھلی ہوئی رکھنا (۲۴) رکوع میں عورت کا صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو ملی ہوئی رکھنا (۲۵) رکوع میں مرد کا اتنا جھکنا کہ پیٹھ سیدھی ہو جائے (۲۶) عورت کا صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے (۲۷) رکوع میں مرد کا سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا نہ بالکل جھکائے نہ اونچا کر کے رکھے (۲۸) عورت سر کو پیٹھ سے اونچا رکھے (۲۹) مرد کا رکوع کی حالت میں ٹانگوں کو ٹیڑھی نہ رکھنا بالکل سیدھی رکھنا (۳۰) عورتوں کو رکوع میں ٹانگوں کو ٹیڑھی رکھنا مردوں کی طرح سیدھی نہ رکھنا (۳۱) رکوع سے کھڑے ہونے کیلئے امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا اور بلند آواز سے کہنا (۳۲) مقتدیوں کو رکوع سے کھڑے ہونے کیلئے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یا رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہنا (۳۳) تنہا فرض نماز پڑھنے والے کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونوں کہنا (۳۴) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی "ہ" کو ساکن (جزم) پڑھنا اور "د" کو کھینچ کر نہ پڑھنا کہ "دَ" کے بجائے "دَا" معلوم ہو (۳۵) "سَمِعَ اللّٰہ" کی "سین" سے سر اٹھانا شروع کرنا اور لِمَنْ حَمِدَہٗ کی "ہ" پر سیدھا کھڑا ہونا (۳۶) رکوع سے کھڑے ہو کر ہاتھوں کو نہ باندھنا بلکہ لٹکا ہوا چھوڑ دینا (۳۷) سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا (۳۸) رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر سجدے

میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی جبکہ کوئی عذر نہ ہو (۳۹) دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے وقت زمین سے پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنے اٹھانا (۴۰) ہر سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا (۴۱) سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا، اور ان کا قبلہ رخ ہونا، جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔ (۴۲) سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی قبلہ کی طرف ہونا (۴۳) سجدہ میں مرد کا اپنے بازو کو کروٹ سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھنا (۴۴) عورت کو سمٹ کر سجدہ کرنا، یعنی بازو کو کروٹ سے پیٹ کو ران سے ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے چپکائے رکھنا (۴۵) سجدہ میں مرد کا اپنی کلائیاں اور کہنیاں زمین پر نہ بچھانا بلکہ ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر کہنیاں اوپر کو اٹھائے رکھنا (۴۶) عورت کا سجدہ میں کلائیاں اور کہنیاں زمین سے لگائے رکھنا (۴۷) دونوں سجدوں کے درمیان مرد کا اس طرح بیٹھنا کہ بایاں (الٹا) قدم بچھا کر یعنی (موڑ کر) اس پر بیٹھے اور دایاں (سیدھا) قدم اس طرح کھڑا رکھے کہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اگر کوئی عذر نہ ہو (۴۸) عورت دونوں پاؤں داہنی (سیدھی) طرف نکال دے، اور بائیں (الٹے) سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھے دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے۔ (۴۹) دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے وقت دونوں پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا (۵۰) قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کو ٹیک کر نہ اٹھنا، بلکہ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھنا (۵۱) مرد و عورت کا دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھنا جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے (۵۲) قعدہ میں دایاں ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھنا کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس قبلہ رو رہیں، اور انگلیوں کو اپنی حالت پر رہنے دینا، نہ کھلی رہیں نہ ملی ہوں (۵۳) سنت غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا (۵۴) دعائے ماثورہ کو عربی زبان میں پڑھنا (۵۵) التحیات میں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے وقت داہنے ہاتھ کی

شہادت کی انگلی اٹھانا، اس طرح سے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی کرن انگلی) اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرنا، اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ کی شکل میں بنا دینا پھر لفظ "لَا" پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور لفظ "اِلَّا" پر گرا دینا، اور ہاتھ کی ہتھیلی کو پہلے کی طرح سیدھی بچھا دینا، نہ کہ مٹھی باندھے ہوئے رکھنا (۵۶) نماز پوری کرنے کے بعد "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہنا (۵۷) سلام دوبار کرنا، پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ (۵۸) امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنا۔ (۵۹) سلام پھیرنے میں چہرہ اتنا پھیرنا کہ پیچھے سے ایک طرف کا رخسار دکھ سکے۔

تنبیہ : سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں طرف گھوم جائے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے بشرطیکہ سامنے کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو مگر داہنی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔

مسئلہ : ظہر اور مغرب اور عشاء کے بعد چونکہ سنتیں پڑھنی ہیں اس لئے مختصر دعاء مانگ کر سنتیں پڑھیں۔ طویل دعاء نہ مانگیں کہ سنتوں میں تاخیر مکروہ ہے، اسی لئے بڑے بڑے وظیفوں کی بھی اجازت نہیں، البتہ فجر اور عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر ذکر، ورد اور دعاء کرنا چاہے کر سکتا ہے مگر مقتدی جب امام کے ساتھ دعاء میں شامل ہوں کہ لمبی دعاء سے اکتا جائیں تو امام طویل دعاء نہ کرے۔

نماز کے مستحبات اور ان کی تفصیلات

مستحب وہ ہے جس کی ادائیگی پر اجر و ثواب ملے گا اور چھوڑنے پر کسی قسم کا عذاب و عتاب نہ ہو گا پھر بھی جہاں تک ہو سکے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ نماز کے حسن و ثواب میں اضافہ ہو۔

(۱) نیت کے الفاظ عربی زبان میں ادا کرنا (۲) مرد کا ہاتھ اگر چادر وغیرہ کپڑے میں چھپا ہوا ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کو باہر نکالنا۔ عورت کو اپنا ہاتھ چھپائے

رکھنا (۳) بغیر مصلیٰ اور چٹائی وغیرہ بچھائے ہوئے کھلی زمین پر نماز پڑھنا (جبکہ جگہ صاف ستھری ہو) (۴) قیام میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا (۵) سورۂ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورہ شروع سے پڑھے تو پہلے بسم اللہ پڑھنا (۶) مقتدی کا امام کے ساتھ نماز شروع کرنا تاخیر نہ کرنا (۷) حالت رکوع میں قدم کی پشت پر نظر رکھنا۔ (۸) سجدہ کرتے وقت ناک کی طرف نظر رکھنا (۹) قعدہ میں گود کی طرف نظر رکھنا (۱۰) پہلے سلام میں دائیں شانہ کی طرف، اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ کی طرف نظر رکھنا (۱۱) جماہی آئے تو منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرنا اگر نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبا دینا۔ اگر پھر بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ بند کر لینا۔ قیام کے علاوہ بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو بند کرنا۔ (۱۲) حتی الامکان کھانسی آئے تو اسکو روکنا (۱۳) جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تب ہی امام اور مقتدی کا کھڑے ہونا (۱۴) اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے تو نماز شروع کرنا مگر بہتر ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔

جماہی روکنے کا مجرب عمل

جماہی روکنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء کرام کو جماہی نہیں آتی تھی، یہ خیال کرتے ہی جماہی ان شاء اللہ تعالٰی رک جائی گی۔

(نماز کے شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات جو اوپر بیان ہوئے وہ سب کے سب درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، فتاوی رضویہ اور بہار شریعت وغیرہ مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں)

سجدۂ سہو کی حقیقت

سہو کا معنی ہے بھولنا، نماز میں جو باتیں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو نماز میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کی پہلی دو رکعتوں میں، نفل، سنت اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد شریف کا ایک بار پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول

کر الحمد چھوٹ جائے تو نماز میں کمی ہو گئی اور دو بار پڑھ لیا تو زیادتی ہو گئی جس سے نماز میں نقصان آ گیا اس قسم کے نقصان کو دور کرنے کیلئے شریعت نے سجدۂ سہو (بھول کا سجدہ) کرنے کا حکم دیا ہے۔ سجدۂ سہو کر لینے سے نماز پوری ہو جاتی ہے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ سجدۂ سہو واجب ہونے کی صورت میں اگر نہ کیا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنی واجب ہے ہاں اگر سجدۂ سہو کرنے کیلئے موقعہ اور محل نہ رہا تو ساقط ہو جائے گا مثلاً فجر کی نماز میں سہو ہوا ابھی پہلا سلام پھیرا تھا کہ سورج نکل آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا، یونہی جمعہ اور عیدین کی نماز میں زیادہ ہجوم کی وجہ سے امام نے سہو کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہو جائیگی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

خیال رہے: نماز میں اگر کوئی فرض جیسے رکوع و سجود چھوٹ گیا بھول کر ہو یا قصداً (جان بوجھ کر) یا کوئی واجب قصداً چھوڑ دیا تو پھر سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز لوٹانی ہی پڑے گی۔

سجدۂ سہو واجب ہونے کی صورتیں

(۱) نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے مثلاً فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ بھول جائے یا سورہ ملانا بھول جائے (۲) یا کسی واجب کو اس کی جگہ سے مقدم یا مؤخر (آگے یا پیچھے) کر دے مثلاً سورہ پہلے پڑھے اور الحمد اسکے بعد پڑھے۔ (۳) یا کسی واجب کی ادائیگی میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کر دے مثلاً الحمد پڑھنے کے بعد تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں؟ (۴) یا کسی واجب کو دو بار ادا کرے، مثلاً سورۂ فاتحہ کو فرض کی پہلی دو رکعتوں میں دو دو بار پڑھے یا صرف پہلی میں دو بار پڑھے۔ (۵) یا کسی واجب کو بدل دے مثلاً امام جہری نماز میں آہستہ اور سری میں بلند آواز سے قرأت کرے (۶) یا نماز کے فرضوں میں سے کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر بعد میں ادا کرے مثلاً پہلے سجدہ بعد میں

رکوع کرے (۷) یا کسی فرض کو مکرر ادا کرے یعنی جس فرض کو ایک رکعت میں ایک ہی بار ادا کرنا ہے اس کو دو بار ادا کرے جیسے رکوع دو بار ادا کرے یا جس فرض کو دو مرتبہ ادا کرنا ہے اس کو دو سے زیادہ بار ادا کرے مثلاً ایک رکعت میں دو سجدے کے بجائے تین یا چار سجدے کرے۔ ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ سہو کے تین طریقے

طریقہ نمبر ۱: سجدۂ سہو کسی کمی کی وجہ سے واجب ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے اس کو ادا کرنے کیلئے حنفی مسلک میں تین طریقے ہیں. پہلا طریقہ یہ کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد داہنی (سیدھی) طرف سلام پھیرے، اسکے بعد دو سجدے کرے اور دونوں سجدوں میں حسب دستور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے، پھر سجدے سے سر اٹھا کر قعدہ میں بیٹھے اور دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کیلئے دونوں طرف سلام پھیرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسئلہ: سجدہ سہو کے وقت التحیات کے بعد اگر سلام نہیں پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو بھی جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسئلہ: اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا اور فوراً یاد آ گیا کہ سجدۂ سہو کرنا ہے تو اسی وقت سجدہ سہو کرے پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، نماز ہو گئی، بشرطیکہ کوئی ایسی چیز جو نماز کے منافی ہو نہ پائی گئی ہو، مگر قصداً دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یاد تھا کہ سجدۂ سہو کرنا ہے تو اس صورت میں نماز لوٹانی پڑے گی' سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا.

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ .فتاوی رضویہ ص ۶۳۸ ج ۴)

مسئلہ: اگر منہ سامنے کئے ہوئے سلام کے الفاظ کہے چہرہ پھیرا نہیں اور سجدۂ سہو کر لیا تو بھی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں. امام فخر الاسلام علیہ الرحمہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ (فتاوی امجدیہ ص ۲۸۱، ج ۱)

طریقہ نمبر ۲: دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سہو کیلئے دو سجدہ کرے پھر قعدہ میں بیٹھ کر صرف اَلتحیات پڑھے اور دونوں طرف سلام پھیرے' درود شریف اور دعا پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

طریقہ نمبر ۳: تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعاء پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر قعدہ میں دوبارہ التحیات درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ فتاوی امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ والرضوان مذکورہ تینوں طریقوں کے بارے میں فرماتے ہیں، سب درست ہیں ان میں سے کوئی صورت مکروہ بھی نہیں ہے اور یہ سب طریقے مذہب حنفی کے مطابق ہیں۔

(فتاوی امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

مسئلہ: بہتر اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھے یعنی سجدۂ سہو سے پہلے اور بعد۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

سجدۂ سہو سے متعلق چند احادیث کریمہ

حدیث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔

(ترمذی شریف محولہ بہار شریعت ص ۴۸ ج ۴)

حدیث: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

حدیث: سیدنا عمران ابن حصین رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کئے اس حدیث کو حضرت عمران کے علاوہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا مغیرہ بن شعبہ اور سیدنا سعد بن وقاص رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین نے بھی روایت کیا ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

حدیث: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سہو کیلئے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

حدیث: سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ تو وہ صواب کو اختیار کرے (یعنی جتنی رکعت پر دل جم جائے) اسی پر بنا کرے (یعنی اگر تین پڑھنے پر دل جمتا ہے تو ایک اور پڑھ لے اور چار پر جمتا ہے تو قعدہ میں بیٹھ جائے) اور دو سجدے (سہو کے) سلام کے بعد کرے۔

(بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

حدیث: سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مقتدی امام کے پیچھے ہیں انکے سہو کا اعتبار نہیں۔ اگر امام کو سہو ہوا تو سجدۂ سہو امام اور مقتدی دونوں پر ہے۔

(بزاز، بیہقی، محولہ فتاویٰ رضویہ ص ۶۴۱ ج ۳)

نماز کی ابتداء

قیام: یعنی کھڑا ہونا، پنج وقتہ فرض، جمعہ، وتر اور عیدین کی نمازوں میں اور فجر کی سنت میں قیام فرض ہے (یعنی کھڑے ہو کر پڑھنا) بلا عذر صحیح یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں تو درست نہ ہوں گی دوبارہ کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ (در مختار ص ۴۱۴ ج ۱)

مسئلہ: اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ

کھڑا ہو کر پڑھے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (غنیہ بحوالہ بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

مسئلہ: کھڑے ہونے سے تھوڑی تکلیف ہوتی ہے تو عذر نہیں ہے بلکہ قیام اس وقت ساقط (معاف) ہوگا اور نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہوگی جبکہ بالکل کھڑا نہ ہو سکے، یا کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر کھڑا ہو کر پھر سجدہ نہیں کر سکتا، یا کوئی ایسا زخم ہے کہ کھڑے ہونے سے یا سجدہ کرنے سے بہنے لگتا ہے یا پیشاب کے قطروں کی شکایت ہے کہ کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا کوئی ایسا مرض ہے جیسے سانس پھولنا، ہانپ آنا کہ اس کی وجہ سے بالکل قرأت کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے یا ایسا مرض ہے کہ کھڑے ہونے سے وہ مرض بڑھ جائیگا یا دیر میں اچھا ہوگا یا کھڑے ہونے میں ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (یہ ہے عذر صحیح اور مجبوری) (بہار شریعت ص ۷۰، ج ۳)

مسئلہ: اگر اتنی طاقت ہے کہ کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

تنبیہ: حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ ذرا بخار آیا، یا تھوڑی سی تکلیف ہوئی، بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس پندرہ منٹ آدھا گھنٹہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے کھڑے رہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ان مسائل کو خیال میں رکھیں جتنی نمازیں کھڑے ہونے کی طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھی ہیں انکا لوٹانا فرض ہے اللہ تعالٰی توفیق عطا فرمائے۔

تنبیہ مزید

چلتی ٹرین پر نماز: آج کل یہ بھی دیکھا جا رہا کہ لوگ چلتی ہوئی ٹرین اور بس میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بلا تکلف نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ چلتی ہوئی سواری پر بغیر کسی شرعی مجبوری کے فرض، واجب اور سنت فجر پڑھنی جائز نہیں ہے۔ اس لیئے کہ جس چیز

پر یہ نمازیں پڑھی جائیں اسکا ٹھہرا رہنا شرط ہے. ظاہر ہے کہ چلتی ہوئی سواریاں ٹھہری ہوئی نہیں تو ایک شرط ہی مفقود ہوگئی حسب قاعدہ مشہورہ اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ نماز درست ہی نہ ہوگی دوسری بات یہ ہے کہ قیام جو فرض ہے اس کو بھی لوگ چھوڑ دیتے ہیں. تیسری بات یہ ہے کہ اکثر قبلہ سے انحراف ہوتا ہے قبلہ کی طرف منہ کرنا یہ شرط بھی فوت ہو جاتی ہے۔ نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے کی اجازت ہے. وہ بھی حالت سفر میں، ہاں ایسی سواری کہ زمین پر اس کا ٹھہرنا ممکن نہیں جیسے سمندری جہاز وغیرہ کہ اگر نماز نہ پڑھے تو قضا ہو جائے گی تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے۔ ٹرین اور بس وغیرہ سواریاں جب کھڑی ہوں تو ٹرین میں اگر جگہ ہو یا پھر اسٹیشن پر اتر کر فرض اور واجب نمازیں پڑھیں لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں۔

قیام کس طرح ہو؟

بندہ جب نماز کے تمام شرائط و آداب کی رعایت کرتے ہوئے اَللّٰہ رَبُّ الْعِزَّۃ جَلَّ مَجْدُہٗ کی بارگاہ عظمت وجلال میں سجدہ گزاری کیلئے جذبۂ خلوص کے ساتھ حاضر ہو تو بصد عجز و نیاز باادب اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں یہی ادب یہی سنت ہے اور یہی ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے نظر سجدہ گاہ پر ہو، سر نہ اٹھا ہوا ہو نہ ہی بالکل جھکا ہوا ہو، اور منہ قبلہ کی جانب ہو، پورے ادب اور وقار کے ساتھ کھڑا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ. اللہ کے حضور ادب کے ساتھ کھڑے ہو اب اس کے بعد نماز کی نیت کرے۔

نیت: نیت نماز کیلئے شرط ہے، بلانیت پڑھی تو نماز نہ ہوگی، نیت اصل میں دل کے پختہ ارادے کا نام ہے، لھٰذا جو نماز پڑھنی ہو، پہلے اسکا دل میں اس طرح پختہ ارادہ کرے کہ اگر پوچھ لیا جائے کہ کون سی نماز پڑھنا چاہتے ہو تو فوراً بلا تأمل بتا سکے کہ فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہے اگر حالت ایسی نہیں بلکہ سوچ کر بتانا پڑے تو یہ نیت کافی نہیں۔ (شامی ص ۳۸۵ ج ۱)

مسئلہ: فرض نمازوں میں فرضِ وقت اور اس خاص نماز کی نیت ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً یوں نیت کرے کہ میں نے آج کے ظہر یا عصر کے فرض کی نیت کی، اور اگر کسی امام کی اقتدا میں پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو امام کی اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے۔ یعنی یوں نیت کرے کہ میں نے نیت کی فلاں نماز کی اس امام کے پیچھے یا اقتدا میں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: نفل، سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔ (بہار شریعت ص ۵۴ ج ۳)

مسئلہ: نیت میں رکعت کی تعداد کا تعین ضروری نہیں، افضل ہے مثلاً یوں نیت کی کہ میں نے آج کے ظہر کے فرض کی نیت کی یا یوں نیت کی کہ میں نے آج کے ظہر کے چار رکعت فرض کی نیت کی۔ دونوں درست ہیں، مگر رکعت کی تعداد کے ساتھ نیت کرنی افضل ہے۔ (بہار شریعت ص ۵۴ ج ۳)

مسئلہ: نیت میں زبان سے الفاظ کہنا ضروری نہیں، اگر کہہ لیا تو بہتر ہے، علماء کرام نے اس کو مستحب بتایا ہے، اگر بلانیت نماز شروع کردی پھر خیال آیا کہ نیت نہیں کی ہے تو دوبارہ نیت کر کے پھر تکبیر تحریمہ کہے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۵۴، ج ۳)

تکبیر تحریمہ: مسئلہ: تکبیر تحریمہ نماز کیلئے شرط ہے، بغیر تکبیر تحریمہ کے نماز شروع ہی نہیں ہوگی تکبیر تحریمہ میں لفظ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا واجب ہے اس کے علاوہ ایسے الفاظ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کیلئے خاص ہیں اگر ان سے تحریمہ باندھی تو بھی نماز شروع ہو جائیگی، مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً اَللّٰہُ کَبِیْرٌ، اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، تَبَارَکَ اللّٰہُ، یاصرف، اَللّٰہُ، یا، اَللّٰھُمَّ کہا (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱) مگر اس سے سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا کیونکہ یہ کراہت نماز سے خارج ہے۔

مسئلہ: جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان نمازوں میں تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے، اگر بیٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہا پھر کھڑا ہو گیا تو اسکی نماز شروع ہی نہیں ہوئی.

(درمختار عالمگیری بحوالہ بہار شریعت ص ۶۸ ج ۳)

مسئلہ: نفل نماز میں قیام فرض نہیں اس لئے اس میں تکبیر تحریمہ بیٹھ کر کہنا جائز ہے۔

مریض بھی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے

مسئلہ: ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتا لیکن تکبیر تحریمہ کیلئے کھڑا ہوسکتا ہے، تو اس کیلئے ضروری ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے، پھر بیٹھ کر نماز پوری کرے بغیر ایسی تکلیف کے جو نا قابل برداشت ہو قیام کا ترک کرنا جائز نہیں، اگر قیام ترک کر دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (صغیری ص ۱۴۳)

تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہہ دیا

مسئلہ: امام کی تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے پہلے مقتدی نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ دیا، یا امام نے لفظ اَللّٰہُ ختم نہیں کیا تھا کہ مقتدی نے اَللّٰہُ کہہ دیا تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز شروع ہی نہ ہوئی اس کو چاہیئے کہ پھر سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور امام کے ساتھ شامل ہو۔ (صغیری ص ۱۴۳)

جلدی میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے امام کے ساتھ ملا

مسئلہ: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نمازی مسجد میں آیا اور اس وقت امام رکوع میں چلا گیا ہے تو مقتدی جلد بازی میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جاتا ہے اور اللّٰہ اکبر کی آواز رکوع میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس طرح امام کے ساتھ نماز میں شرکت نہ ہوئی کیونکہ تحریمہ سے فارغ ہونے تک قیام فرض ہے یعنی سیدھا کھڑے ہونے کی حالت میں اللہ اکبر کی آواز ختم ہونی چاہیے اس کے بعد رکوع میں جانا چاہیئے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

(صغیری ص ۱۴۳)

تکبیر میں اَللّٰہُ اَکْبَار یا اَللّٰہُ آکْبَر کہا

مسئلہ: بعض لوگ تکبیر خواہ تحریمہ کی ہو یا رکوع و سجود کی اس میں بڑی بے

احتیاطی کرتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کی بجائے آللّٰہُ اکبر لفظ اللہ پر کھڑا زبر یا مد کرتے ہیں یا اللہ اکبار، ب اور ر کے درمیان الف بڑھا دیتے ہیں ایسا کرنا غلط ہے اس سے نماز ہی نہ ہوگی اگر تکبیر تحریمہ اس طرح کہی تو سرے سے نماز شروع ہی نہ ہوئی اور اگر ان الفاظ کے خراب معنی سمجھ کر قصداً کہا تو کافر ہو جائے گا۔ (صغیری ص ۱۴۲)

رفع یدین

یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کے اٹھانے کا طریقہ

تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنے سے پہلے، دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دونوں کانوں تک اس طرح لے جائیں کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر رہنے دیں، نہ ان کو ملائیں اور نہ خوب کھلی ہوئی رکھیں، اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، اس کے بعد نیت کرکے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لائیں اور ناف کے نیچے باندھ لیں، یہ خیال رکھیں کہ جب اللہ اکبر کا پہلا حرف الف زبان سے نکالیں تو ہاتھوں کو نیچے لانا شروع کر دیں اور اکبر کی را پر ہاتھوں کو باندھ لیں، ایسا نہ ہو کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ اکبر کہیں پھر باندھیں۔ نہ ایسا ہو کہ ہاتھوں کو باندھ کر پھر اللہ اکبر کہیں، ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

مسائل سجدۂ سہو

تنبیہ: اگر ایک نماز میں چند واجب بھول کر چھوٹ گئے تو سب کیلئے وہی دو سجدہ سہو کے کافی ہیں سب کیلئے الگ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: جس طرح فرض میں واجب چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہے اسی طرح نفل نماز میں بھی واجب ترک ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری ص ۶۷ ج ۱ شامی ص ۶۹۴ ج ۱)

تکبیر تحریمہ میں سہو

تکبیر تحریمہ کے بعد شک ہوا

مسئلہ : کسی نے نماز شروع کی اور شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہا ہے یا نہیں پھر یاد آیا کہ کہہ لیا ہے اور سوچنے میں ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہوگئی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر ص ۴۳۸ ج ۱)

قرأت شروع کردی پھر تکبیر تحریمہ میں شک ہوا

مسئلہ : کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کی، اور قرأت بھی کرلی پھر شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں اس لیئے دوبارہ تکبیر کہی اور قرأت کا اعادہ کیا۔ پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہہ لی تھی تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

(مبسوط للسرخسی ص ۲۳۲ ج ۱)

تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ نہیں باندھا چھوڑ دیا

مسئلہ : اگر کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بجائے چھوڑ دیا پھر بعد میں یاد آیا اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں۔

مسئلہ : تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین (دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا) بھول گیا اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے بغیر باندھ لیا۔ تو اس پر سجدۂ سہو نہیں۔

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

ثناء، تعوذ اور تسمیہ میں بھول

ثناء ، تعوذ ، تسمیہ ، بھول گیا یا آواز سے یا خلاف ترتیب پڑھا

مسئلہ : ثناء یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ آخر تک تعوذ یعنی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر آہستہ پڑھنا سنت ہے جبکہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو، اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش ہوجائے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ : ثناء تعوذ اور تسمیہ میں سے کوئی ایک یا سب بھول کر چھوٹ جائے تو نہ سجدۂ سہو ہے نہ نماز میں کراہت آئیگی، البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا مکروہ ہے۔

(شامی، بہار شریعت ص ۵۴ ج ۴)

مسئلہ : ثناء تعوذ اور تسمیہ ترتیب سے پڑھنا سنت ہے یعنی پہلے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پھر اعوذ باللہ اس کے بعد بسم اللہ پڑھنا چاہئے مگر کسی نے خلاف ترتیب پڑھا تو سجدۂ سہو نہیں مگر قصداً ایسا کرنا برا ہے۔ (عامہ کتب)

فائدۂ جلیلہ : اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان فتاوی رضویہ جلد ۳ ص ۵۳ پر فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف سے پہلے اور سورہ ملانے کے وقت شروع سورہ پر بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنا مستحب اور مستحسن ہے۔ خواہ سری نماز ہو یا جہری، سب ائمہ کرام اس کو اچھا اور بہتر جانتے ہیں۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اختلاف صرف سنت ہونے میں ہے کہ ابتداء سورۂ فاتحہ پر جس طرح بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابتداء سورہ پر بھی سنت ہے یا مستحب، سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک سری نمازوں میں سنت ہے۔ محیط، مضمرات، عنایہ، اور مستصفی وغیرہا میں اسی کی تصریح فرمائی اور مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں صرف اسکے سنت ہونے کی نفی فرمائی ہے، اور اسی پر فتوی ہے اور جہاں جہاں متون میں لایأتی ولا یسمی فرمایا گیا ہے وہاں مراد صرف نفی استنان (سنت کی نفی) ہے بہر حال اس کی خوبی وحسن پر ہمارے سب ائمہ کا اتفاق ہے۔ (ملخصاً)

قرأت میں بھول پر سجدۂ سہو

تنبیه : نماز میں جو قرأت واجب ہے اسکے دو حصے ہیں. ایک حصہ پوری سورۂ فاتحہ کا پڑھنا، یعنی الحمد سے ولا الضالّین تک ایک ایک لفظ کا پڑھنا واجب ہے، دوسرا حصہ سورہ کا پڑھنا ہے، یعنی سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ ملانا، یعنی کسی سورہ میں سے اتنا پڑھنا کہ تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو جائے۔ فقہائے کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے تین چھوٹی آیتوں کی مقدار ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ سے متعین فرمائی ہے۔ (صغیری ص ۱۵۰)

ان تینوں آیتوں میں کل ستائیس حروف ہیں، اور اگر تینوں ''ثم'' کی میم جو مشدد ہے اس کو دو حرف مانیں تو کل تیس حروف ہوئے جیسا کہ علامہ شامی نے فرمایا ہے اَیْ مِثْلُ ثُمَّ نَظَرَ... الخ۔ وَهِيَ ثَلاثُوْنَ حَرْفاً فَلَوْ قَرَأَ آيَةً طَوِيْلَةً قَدْرَ ثَلاثِيْنَ حَرْفاً يَكُوْنُ قَدْاَتٰى بِقَدْرِ ثَلاثِ آيَاتٍ یعنی ثم نظر " اخیر تک یہ کل تیس حروف ہیں، تو اگر کسی نے ایک آیت اتنی لمبی جو تیس حروف کے برابر ہے پڑھ لی تو یہ مان لیا جائے گا کہ اس نے تین آیتوں کی مقدار پڑھ لیا۔ لھذا الحمد شریف کے بعد کسی سورہ میں سے اتنا پڑھ لیا جو ستائیس یا تیس حروف پر مشتمل ہے تو واجب ادا ہو گیا اسکی نماز ادا ہو جائیگی۔

مسئله: سورۂ فاتحہ یا ضم سورہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں یونہی نفل، سنت اور واجب نمازوں کی ہر رکعت میں واجب ہے اور مطلقاً قرأت فرض ہے۔ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے (منفرد) پر قرأت کرنا واجب اور فرض ہے. امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں پر نہیں ہے کیوں کہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے۔

سورۂ فاتحہ پڑھنے میں بھول

سورۂ فاتحہ یا اسکا کوئی لفظ بھول گیا

مسئله: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں واجب، نفل، سنت، اور تراویح کی کسی رکعت میں پوری الحمد شریف[1] یا اسکی ایک آیت یا ایک لفظ بھی پڑھنے سے رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۴۲۶ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۴ ج ۴)

فرض کی پچھلی رکعتوں میں الحمد پڑھنا بھول گیا

مسئله : فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

[1] نماز میں سورۂ فاتحہ واجب ہے لیکن فقہا کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے سے واجب ادا ہوگا یا اکثر پڑھ لے تو بھی ادا ہو جائے گا۔ عالمگیری ج اول ص ۶۵ پر ہے وان قرأ اکثر الفاتحة ونسی الباقی لا سهو علیه وان بقی الاکثر کان علیه سجدة السهو، یعنی نمازی نے سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور باقی بھول گیا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر اکثر حصہ رہ گیا تو سجدۂ سہو ہے، اور در مختار شرح تنویر الابصار بر حاشیہ شامی جلد اول ص ۲۶ پر ہے فیسجد للسهو بترک اکثر هالا اقلها لکن فی المجتبیٰ یسجد بترک آیة منها وهو اولی قلت علیه فکل آیة واجبة یعنی سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو ہے کم پر نہیں لیکن کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ سورۂ فاتحہ کی ایک آیت بھی چھوٹ گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور یہی اولیٰ ہے میں کہوں گا کہ اس قول کی بنا پر سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پڑھنا واجب ہے در مختار کی مذکورہ عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان ما فی المجتبیٰ مبنی علی قول الامام بانها بتمامها واجبة وذکر الآیة تمثیلاً لا تقیداً اذ بترک منها آیة او اقل ولو حرفاً فلا یکون آتیا بکلها الذی هو الواجب، یعنی جو کچھ صاحب مجتبیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر آیت کا پڑھنا واجب ہے اس کا مدار سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے قول پر ہے ان کے نزدیک نماز میں پوری سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور صاحب مجتبیٰ کا یہ فرمانا کہ ہر آیت کا پڑھنا واجب ہے محض تمثیل کے طور پر ہے قید کیلئے نہیں ہے. لھذا فاتحہ کی ایک آیت یا کم اگرچہ ایک لفظ ہو پڑھنے سے رہ گیا تو واجب ادا نہیں ہوا، کیونکہ پوری سورہ کا پڑھنا واجب ہے. معلوم ہوا کہ فاتحہ کا ایک لفظ بھی چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے. اسی کو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے بہار شریعت میں اختیار فرمایا ہے. فرماتے ہیں الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے. (در مختار) اور احتیاط بھی اسی میں ہے . واللہ تعالے اعلم ۱۲ منه.

اَلْحَمْدُ دو بار پڑھی

مسئلہ : سورہ ملانے سے پہلے الحمد کو دوبار پڑھا، یا آدھی سے زیادہ پڑھ کر پھر شروع سے دوبارہ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسئلہ : الحمد کے بعد سورہ پڑھی اس کے بعد دوبارہ الحمد پڑھی تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسئلہ : فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد دوبار پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۰ ج ۳)

مسئلہ : نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں خواہ پہلے والی ہو یا بعد والی سورہ ملانے سے پہلے الحمد اگر دوبار پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

پہلے سورہ بعد میں اَلْحَمْد پڑھا

مسئلہ : کسی نے الحمد سے پہلے سورہ پڑھی پھر اسکے بعد الحمد پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ بہار شریعت س ۵۰ ج ۳)

الحمد بھول گیا سورہ شروع کردی

مسئلہ : فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں، نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورہ شروع کردی اور ایک چھوٹی آیت کی مقدار پڑھ لیا[1] اب یاد آیا تو اس کو چھوڑ دے اور الحمد پڑھ کر سورہ ملائے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں نماز ہو گئی۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسئلہ : اگر پوری سورہ پڑھ لینے کے بعد یاد آیا، یا رکوع میں یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یاد آیا کہ الحمد پڑھنا بھول گیا ہے تو الحمد پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور بعد میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

[1] حضرت امام ابولیث سمرقندی علیہ الرحمہ کے نزدیک آیت کی قید نہیں۔ اگر ایک لفظ بھی پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب

اگر دوبارہ رکوع نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔

الحمد کے بعد سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں ؟

مسئلہ: الحمد کے بعد اتنی دیر تک سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۳۰ ج ۳)

الحمد بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اسکی قضا نہیں

مسئلہ : فرض کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد پڑھنا بھول گیا نہ رکوع میں نہ رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ میں یاد آیا بلکہ سجدہ میں یا سجدہ کرنے کے بعد کسی وقت یاد آیا تو اب سجدۂ سہو کرے اور پچھلی رکعتوں میں اسکی قضا نہیں۔

(در مختار، شامی، بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

الحمد کے بعد آمین اور بسم اللہ کیلئے خاموش رہا

مسئلہ : الحمد پڑھنے کے بعد اگر امام نے سانس لی آمین کہی اور سورہ شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھا تو اتنی دیر میں ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہہ لینے کے برابر دیر ہو جائے گی، مگر اس میں حرج نہیں بلکہ یہ سب باتیں سنت کے مطابق ہیں اس لیئے اس سے سجدۂ سہو نہیں، البتہ ان کے علاوہ اتنی دیر تک خاموش رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اگر سجدۂ سہو نہیں کریگا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔ (فتاوی رضویہ ص ۱۵۸ ج ۱)

قیام میں الحمد سے پہلے یا بعد التحیات پڑھا

مسئلہ: فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد پڑھنے کے بعد التحیات پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھی تو نہیں۔

(عالمگیری ص ۶۶ ج ۱ . بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

مسئلہ : فرض نماز کی پچھلی رکعتوں کے قیام میں التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

مسئلہ : نفل، سنت، اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد کے بعد التحیات

پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے خواہ پوری یا آدھی یا صرف التحیات للہ تک پڑھے بہر صورت سجدۂ سہو واجب ہے [1]۔

آمین کہنے میں بھول

آمین بھول گیا یا بلند آواز سے کہا

مسئلہ : الحمد کے بعد امام، مقتدی اور منفرد کو ہر نماز میں آہستہ آمین کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص آمین کہنا بھول گیا یا بلند آواز سے کہہ دیا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں نماز ہو گئی۔

(شامی ص ٦٦٥ ج ١)

آمین میں کچھ بدل دیا

مسئلہ : اگر کسی نے آمین میں کچھ ردوبدل کر دیا جیسے آمین کہنے کے بجائے اَمِّیْنُ، اَمَّیْنُ، یا اَمِیْنُ یا اَمَّنُ، کہا تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی نماز دوبارہ پڑھے۔

(شامی ص ٦٦٥ ج ١)

دوسرے کے وَلَا الضَّآلِّيْن یا دعا پر آمین کہہ دی

مسئلہ : نمازی نے امام کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے وَلَا الضَّآلِّيْن سن کر آمین کہہ دی تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ: کسی نے نماز سے باہر دعا مانگی، نمازی نے اس پر آمین کہہ دی تو اسکی نماز فاسد ہو جائی گی۔ نماز لوٹائے، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔

آمین کے بعد ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھ لینا

مسئلہ : جس رکعت میں سورہ ملانا تھا کسی نے الحمد کے بعد آمین کہی اور رکوع میں جانے کے ارادے سے بھول کر ہاتھ چھوڑ دیئے فوراً یاد آیا کہ سورہ ملانا ہے تو ہاتھ باندھ

[1] یہ اسلئے کہ الحمد کے بعد آمین وغیرہ ادا کرنے کے بعد متصلاً ضم سورہ واجب ہے درمیان میں اجنبی کا فصل یا ایک رکن کی مقدار خاموشی سے ترک واجب ہوا۔ اسلئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ ١٢

لے اور سورہ ملا کر رکوع کرے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے کیونکہ ہاتھ باندھنا واجب نہیں سنت ہے۔

ضم سورہ میں بھول

سورہ ملانا بھول گیا یا ایک دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع کیا

مسئلہ : فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت میں اور نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد پڑھنے کے بعد سورہ ملانا بھول گیا یا صرف ایک یا دو چھوٹی آیت کے برابر پڑھ کر رکوع میں گیا پھر یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور کم از کم تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا زیادہ پڑھ کر پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائی گی اگر قرأت کے بعد دوبارہ رکوع نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(در مختار ص ٤٢٧ عالمگیری ج ١ ص ٢٦ فتاوی رضویہ ج ٣ ص ٦٣٨)

سورہ ملانا بھول گیا سجدہ میں یا سجدہ کے بعد یاد آیا

مسئلہ: چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ ملانا بھول گیا اور اسی رکعت کے سجدہ میں یا سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو بعد والی رکعتوں میں اسکی قضاء کرے یعنی بعد کی رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ ملانا واجب ہے اگر ایک میں بھولا ہے تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اگر دونوں میں بھولا ہے تو تیسری اور چوتھی دونوں میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں بھولا ہے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قرأت جاتی رہی۔ ان تمام صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورہ پڑھے گا۔ اگر جہری نماز ہے تو فاتحہ اور سورہ دونوں بلند آواز سے پڑھے گا ورنہ آہستہ اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر بعد والی رکعتوں میں جان بوجھ کر سورہ نہ ملائی تو نماز دوبارہ پڑھے۔

(شامی ص ٦٦٥ ج ١، بہار شریعت ج ٣)

الحمد کے بعد جس سورہ کا ارادہ تھا اس کے علاوہ پڑھی

مسئلہ: الحمد کے بعد اگر کسی سورہ کے پڑھنے کا ارادہ کیا تھا مگر اسکے بجائے دوسری سورہ پڑھ ڈالی تو اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورہ ملائی یا التحیات پڑھ دی

مسئلہ: اگر کسی نے فرض نماز کی پچھلی رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ ملائی خواہ بھول کر یا قصداً[1] دونوں صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں مگر امام کو ایسا کرنا نہ چاہیئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵ بہار شریعت ج ۴ ص ۵۰)

مسئلہ: اگر فرض کی پچھلی رکعتوں میں کسی نے قیام کی حالت میں التحیات پڑھ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۷ بہار شریعت ج ۴ ص ۱۰۲)

خلاف ترتیب سورتیں پڑھیں

مسئلہ: قصداً قرآن شریف الٹا پڑھنا نماز کے اندر ہو یا نماز کے باہر دونوں مکروہ تحریمی اور گناہ ہے اس کیلئے سخت وعیدیں آئی ہیں. حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن ترتیب کے خلاف الٹا پڑھے تو کیا وہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالےٰ اسکا دل ہی الٹ دے. (العیاذ باللہ تعالےٰ) البتہ بچوں کی تعلیم کی غرض سے خلاف ترتیب جو پڑھایا جاتا ہے اسکی فقہاء کرام نے اجازت دی ہے۔

مسئلہ: کسی نے پہلی رکعت میں اِذَا جَآءَ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھا، اگر بھول کر ایسا ہوا تو نہ اس پر گناہ ہے نہ سجدۂ سہو. اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس پر صرف گناہ ہوگا سجدۂ سہو نہیں ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۶ بہار شریعت ج ۴ ص ۴۹)

[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بلکہ بعض ائمہ نے اسکے استحباب کی تصریح فرمائی ہے فقیر کے نزدیک ظاہراً استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے امام کیلئے ضرور مکروہ بلکہ مقتدیوں پر گراں گذرے تو حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۳۷) ۱۲ منہ

اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف ترتیب کے ساتھ پڑھنا تلاوت کے واجبات سے ہے نماز کے واجبات میں سے نہیں ہے اسلئے ترتیب کے خلاف پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔

خلاف ترتیب سورہ شروع کرکے پھر ترتیب سے پڑھی

مسئلہ: کسی نے بھول کر دوسری رکعت میں خلاف ترتیب سورہ شروع کر دی مثلاً پہلی رکعت میں اِذَا جَآءَ پڑھی اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ شروع کر دی پھر یاد آیا تو اسکو چھوڑ کر ترتیب کے موافق تَبَّتْ یَدَا پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں نماز ہو گئی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے بلکہ جو سورہ از خود بے اختیار زبان پر جاری ہو جائے اسی کو پڑھے اسکو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱ بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰۲)

دوسری رکعت میں پہلی سے طویل قرأت کی

مسئلہ: دونوں رکعتوں میں قرآن کی تلاوت برابر ہونا چاہئے یا پھر دوسری رکعت میں پہلی کی بہ نسبت کچھ کم ہو، دوسری رکعت میں اتنی لمبی قرأت کرنی کہ دونوں میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگے تو ایسا کرنا مکروہ ہے[1] مگر اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار، شامی، بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳)

ایک چھوٹی سورہ درمیان سے چھوڑ کر پڑھی

مسئلہ: پہلی رکعت میں کوئی سورہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ایک چھوٹی سورہ درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو یہ مکروہ ہے۔ اگر وہ درمیان والی سورہ بڑی ہے کہ اگر اس کو پڑھتا ہے تو دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے طویل ہو جائیگی تو اس صورت میں حرج

[1] اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہیں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہوگی اور اگر آیتیں چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہ ہوگا حروف وکلمات کا اعتبار ہوگا اگر کلمات وحروف میں بہت زیادہ کمی بیشی کا فرق ہو تو کراہت ہے۔ اگرچہ دونوں سورتوں کی آیتیں گنتی میں برابر ہیں مثلاً پہلی میں الم نشرح اور دوسری میں لم یکن پڑھی تو کراہت ہے اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں مگر کلمات وحروف میں بہت زیادہ تفاوت ہے (درمختار، ردالمحتار)

نہیں. والتین کے بعد انا انزلنا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذاجاء کے بعد قل ھو اللہ درمیان سے تبت یدا چھوڑ کرنہ پڑھنا چاہیئے۔

(درمختار ص ۴٦۵ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳)

مسئلہ : فرض کی پہلی رکعت میں ایک سورہ کی چند آیتیں ایک جگہ سے پڑھیں اور دوسری رکعت میں اسی سورہ کی چند آیتیں پڑھیں تو حرج نہیں۔

(شامی ص ۴٦۵ ج ۱ بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۱)

مسئلہ : اگر کسی نے ایک ہی رکعت میں کسی سورہ کی چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے اسی سورہ کی آیتیں پڑھیں تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا تو یاد آتے ہی لوٹائے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے، مگر اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(شامی، بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورہ شروع کردی

مسئلہ : کسی نے بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورہ شروع کردی یا ایک چھوٹی سورہ کا فاصلہ ہوگیا پھر یاد آیا تو جو سورہ شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قل یا ایھالکفرون اور دوسری میں الم تر کیف یا تبت یدا شروع کردی اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اذا جاء پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳) ایسا ہوجانے سے سجدہ سہو نہیں۔

ایک ہی سورہ دونوں رکعتوں میں پڑھی

مسئلہ : فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جبکہ کوئی مجبوری نہ ہو. مجبوری کی صورت میں بالکل کراہت نہیں. مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی جو قرآن کی سب سے آخری سورہ ہے لہٰذا دوسری رکعت میں بھی اسی کو پڑھے یا دوسری رکعت میں بلا ارادہ وہی سورہ زبان پر آگئی جو پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہے، یا اسکے علاوہ کوئی دوسری سورہ یاد ہی نہیں آرہی ہے تو ان سب صورتوں میں وہی پہلی

سورہ، پڑھے. نماز بلا کراہت ہوجائے گی سجدۂ سہو نہیں.

(شامی ص ۴٦۵ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

مسئلہ : نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ مکرر (بار بار) پڑھنا، یا ایک ہی رکعت میں ایک ہی سورہ بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

(بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

ایک ہی آیت بار بار دہرایا

مسئلہ : امام نے کسی ایک آیت کو بار بار دہرایا کہ ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر ہوگئی تو بھی سجدۂ سہو نہیں اسی دوران مقتدی نے بار بار لقمہ دیا یہاں تک کہ ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی تو بھی سجدۂ سہو واجب نہیں اور نہ ہی لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوئی۔

فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھیں

مسئلہ : فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ایک ہی ساتھ ملا کر پڑھ دی اگر منفرد (تنہا نماز پڑھ رہا ہو) تو حرج نہیں، بشرطیکہ دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو، اگر درمیان سے ایک یا چند سورتیں چھوڑ کر پڑھیں تو مکروہ ہے اور امام کو بہر صورت ایسا نہ کرنا چاہیئے مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (بہار شریعت ص ۵۴ ج ۴)

سورہ پڑھنے کے دوران سوچنے لگا کہ کیا پڑھوں؟

مسئلہ : قرأت کرنے کے دوران رک کر سوچنے لگا کہ کیا پڑھوں؟ اسی سوچ میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہوگئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

(شامی، بہار شریعت ص ۵۴ ج ۴)

مسئلہ : قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا پھر رکوع میں گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ٦۵ ج ۱)

سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا پھر شروع سے پڑھی

مسئلہ : کسی نے سورہ شروع کی اور آدھا حصہ یا کم یا زیادہ پڑھ کر بھول گیا پھر دوبارہ شروع سے پڑھ کر ختم کیا تو نماز ہوگئی سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

(فتاوی سراجیہ بر حاشیہ قاضی خاں ص ٧٢)

سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورہ میں چلا گیا

مسئلہ : امام نے سورہ والعصر کو اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ تک پڑھا پھر بھول کر سورہ وَالتِّیْنِ میں پہنچ گیا اور پڑھ دیا فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ. اور آخر تک پڑھ ڈالا تو نماز ہوگئی سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ص ٥٩٢ ج ١)

مسئلہ : سورہ شروع کی ابھی تین چھوٹی آیتوں کی مقدار نہیں پڑھ پایا تھا کہ بھول گیا پھر اسے دہرایا مگر یاد نہ آیا اور اسے چھوڑ کر دوسری سورہ یا آیتیں پڑھیں تو نماز ہوگئی سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر سوچنے میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر ہوگئی پھر اس کے بعد پڑھنا شروع کیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(فتاوی رضویہ ص ١٢٥ ج ٣)

مسئلہ : اگر تین آیت کی مقدار پڑھ چکا ہے اسکے بعد بھولا تو چاہیئے کہ رکوع کرے اور بقیہ نماز پوری کرے۔ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

تین آیتوں کے بعد قرأت میں غلطی ہوئی

مسئلہ : امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھ لی، اسکے بعد کہیں غلط پڑھ دیا۔ اگر یہ غلطی ایسی ہے جس سے نماز فاسد ہوجائے گی تو مقتدیوں کو لقمہ دینا ضروری ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر اس غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو لقمہ دینا جائز ہے مگر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

(کبیری ص ٤١٧)

قرأت کرنے میں کوئی کلمہ چھوٹ گیا

مسئلہ : نماز میں قرأت کرتے ہوئے درمیان سے کوئی کلمہ چھوٹ گیا اگر اسکی وجہ سے معنی میں ایسی تبدیلی نہیں آئی جس سے نماز فاسد ہوجائے تو نماز ہوجائیگی۔ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔ جیسے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا میں پہلے والے سَيِّئَةٍ کے لفظ کو چھوڑ کر جَزَاءُ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا پڑھ دیا اور اگر تبدیلی ایسی ہے جس سے معنی فاسد ہوجاتا ہے تو اس صورت میں نماز لوٹانی پڑے گی سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (کبیری ص ٤٥٢)

قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

مسئلہ : نماز میں قرأت کر رہا تھا کہ غلطی سے کسی لفظ کا ترجمہ منہ سے نکل گیا تو نماز فاسد ہوگئی دوبارہ پڑھے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (شامی ج ١ ص ٣٤٠)

تین آیتوں کے بعد بھولا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

مسئلہ : تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا ایک لمبی آیت پڑھنے کے بعد بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت ہوگئی سجدۂ سہو واجب نہیں اگر ایک رکن تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کے برابر سوچنے میں دیر لگائی اسکے بعد رکوع میں گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ١ ص ٤٢٧)

فرض کی آخری رکعت میں کچھ نہیں پڑھا

مسئلہ : فرض کی آخری رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا بالکل خاموش رہا یا تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھا تو بھی نماز ہوگئی مگر ایسا نہ کرنا چاہیئے پھر بھی اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا۔ (عالمگیری ج ١ ص ٦٥)

منہ بند کرکے قرأت کی

تنبیہ: بعض لوگ نماز میں اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ منہ بالکل بند رہتا ہے یا دل میں پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنے سے قرأت جو نماز کا ایک رکن (فرض) ہے وہ ادا ہی نہیں ہوتا نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ اسکا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ اس مسئلہ

سے غافل ہیں. یاد رہے جہاں کہیں کچھ پڑھنے کا حکم ہے اس کو اس طرح پڑھنا چاہیئے کہ اگر شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز کو سن سکے۔

کسی کی خاطر قرأت لمبی کی

مسئلہ : امام کو اپنی جان پہچان والے کیلئے قرأت کو لمبا کرنا یا نماز میں طول دینا مکروہِ تحریمی ہے مگر سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر کسی خاص شخص کا لحاظ کئے بغیر عام لوگوں کو نماز میں شامل ہونے کیلئے ایسا کیا تو اعانت علی الصلوٰۃ کی وجہ سے حرج نہیں۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۶۲)

قرأت میں غلطی پر سجدۂ سہو کیا اور کچھ لوگ ایک رکعت کے بعد شامل ہوئے

مسئلہ : امام نے قرأت کی مقتدی نے لقمہ دیا امام نے لقمہ قبول کر کے اس کو صحیح کر لیا پھر آخر میں اسی غلطی پر سجدۂ سہو کیا جس کی ضرورت نہیں تھی تو اس صورت میں امام اور ان مقتدیوں کی نماز ہوگئی جو پہلی رکعت سے ہی امام کے ساتھ شریک تھے۔ مگر وہ لوگ جو ایک رکعت کے بعد یا سجدۂ سہو کا سلام پھیرنے کے بعد اس نماز میں شامل ہوئے ان کی نماز فاسد ہوگئی، دوبارہ پڑھیں جبکہ ان کو معلوم ہو کہ امام پر سجدۂ سہو نہیں تھا اور کر لیا۔

(طحطاوی علی المراقی ص ۲۵۳)

تجوید کی رعایت کے بغیر قرأت کی

مسئلہ : نماز میں اگر کسی نے تجوید کی رعایت کے بغیر قرآن پڑھا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہاں اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

نماز میں جہر (آواز سے) اور سر (آہستہ) پڑھنے پر سجدۂ سہو

جہر اور سِر کا معنی : جہر یعنی آواز سے پڑھنا، شریعت میں جہر سے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلی صف میں ہیں وہ آواز کو سن سکیں یہ جہر کا ادنیٰ

(کم سے کم) درجہ ہے۔ اعلیٰ کیلئے کوئی حد مقرر نہیں البتہ ضرورت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کیلئے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے اور اتنا آہستہ پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہر نہیں کہلائے گا۔

(شامی در مختار ، بہار شریعت ،وغیرہ عامہ کتب)

سِر ، یعنی آہستہ پڑھنا۔ سر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے اگر صرف ہونٹ ہلائے یا اس قدر آہستہ پڑھے کہ خود بھی نہ سن سکے تو اس کو سر نہ کہیں گے. اس طرح نماز میں قرآن پڑھنے سے نماز ہی نہیں ہوگی، بہر حال آہستہ پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ اگر شور و غل نہیں ہے تو اپنی آواز کو خود سنے۔ (عامہ کتب)

کن نمازوں کی کن رکعتوں میں جهر اور سر واجب هے

مغرب اور عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں، فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر با جماعت کی ہر رکعت میں امام پر واجب ہے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور سورہ کو جہر کے ساتھ (بلند آواز سے) پڑھے اور جن نمازوں میں امام پر جہر واجب ہے ان کو "جہری نماز" کہتے ہیں۔

نماز مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد آہستہ پڑھی جائیگی ظہر اور عصر کی سب رکعتوں میں امام اور منفرد (تنہا پڑھنے والے) پر آہستہ قرأت کرنی واجب ہے. ان نمازوں کو جن کی ہر رکعت میں سر (آہستہ) پڑھنا واجب ہے ان کو "سری نماز" کہتے ہیں۔

مسئلہ : دن کی نفلی نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی واجب ہے رات کی نفلی نمازوں میں اختیار ہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے پڑھے دونوں جائز ہے۔

مسئلہ: جہری نمازوں میں منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) کو اختیار ہے جہر کرے یا آہستہ پڑھے جائز ہے. مگر جہری نماز میں بلند آواز سے پڑھنا افضل (بہتر) ہے۔

(عامہ کتب)

امام نے جھری میں آہستہ اور سری میں آواز سے پڑھا

مسئلہ : جہری نماز میں امام نے بھول کرایک آیت کی مقدار جس سے قرأت کا فرض ادا ہو جائے آہستہ پڑھا۔ سری نماز میں بلند آواز سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اور اگرایک آدھ کلمہ آہستہ یازور سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں.

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ ،در مختار ، شامی ص ۶۹۴ ج،فتاوی رضویه ص ۱۹۱)

جیسے اَلْحَمُ یا اَلْحَمْدُ سری میں آواز سے پڑھ دیا اور جہری میں آہستہ تو سجدۂ سہو نہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، یونہی قُلْ پڑھا تو سجدۂ سہو نہیں اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

منفردنے سری میں جھرکیا

مسئلہ : منفرد یعنی جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اسکو اختیار ہے کہ جہری نماز میں آہستہ قرأت کرے یا بلند آواز سے پڑھے، مگر سری نماز میں بلند آواز (جہر) سے پڑھنے کی اجازت نہیں. اس لیئے اگر منفرد نے سری نماز میں بلند آواز سے بھول کر قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے [۱]

(شامی ص ۳۹۴ ج ۱ ؛بھار شریعت)

جھری نماز کی قضا دن میں اور سری کی رات میں جما عت سے پڑھا

مسئلہ : رات والی نماز جس میں بلند آواز سے قرأت واجب ہے اگر کسی

[۱] عالمگیری ص ۱۲۸ ج ۱ پر والمنفرد لا یجب علیه السھو بالجھر والا خفاء لانھما من خصائص الجماعة ھذا فی التبین. لیکن اسی عالمگیری میں الفصل الثالث فی واجبات الصلوة میں اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ منفرد کو جہری میں اختیار ہے اور سری میں سر واجب ہے. عبارت یہ ہے ان کان منفردا وان کانت الصلوة یخافت فیھا فیخافت حتما ھو الصحیح وان کانت الصلوة یجھر فیھا فھو بالخیار. اور تنویر الابصار میں ہے ویخیر المنفرد فی الجھریة اس پر صاحب درمختار نے فرمایا فی السریة یخافت حتما علی المذھب. اور علامہ شامی نے فرمایا کذا فی البحر اس سے معلوم ہوا کہ منفرد کو صرف جہری میں اختیار ہے مگر سری میں سر ہی واجب ہے. جہر کریگا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

عذر صحیح سے چھوٹ گئی اور لوگ رات میں اسکو پڑھ نہ سکے اب دن میں اسی نماز کی قضا جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو امام پر واجب ہے کہ بآواز بلند قرأت کرے. یونہی دن کی سری نماز کی قضا اگر رات میں پڑھیں تو آہستہ قرأت کرنی واجب ہے اگر بھول کر اسکے خلاف کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اگر قصداً کیا تو نماز لوٹانی واجب اور ضروری ہے.

(عالمگیری باب واجبات الصلوة)

غیر نمازی کے کھنے سے امام نے آھستہ پڑھا یا اس کا لقمہ لیا

مسئلہ : ظہر یا عصر کی نماز میں بھول کر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کی اور کسی دوسرے شخص نے جو اسکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے کہا کہ آہستہ پڑھو، اسکے کہنے سے کچھ توقف کرنے کے بعد آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز ہوگئی اور اگر اسکے کہنے پر فوراً بلا توقف آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

(در مختار بر حاشیه شامی ص ۵۸۱ ج ۱)

تنبیه : خیال رہے کہ اگر ایک چھوٹی آیت کی مقدار جس سے قرأت کا فرض ادا ہو جاتا ہے بلند آواز سے پڑھ لیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ : اگر امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی دوسرے شخص نے جو اسکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا اور فوراً بلا توقف اسکے بتانے سے پڑھنا شروع کیا تو نماز فاسد ہوگئی، لوٹانی پڑے گی، اور کچھ توقف کے بعد پڑھا تو نماز ہوگئی، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں. (در مختار بر حاشیه شامی ص ۵۸۱ ج ۱)

تنبیه : خیال رہے، بتانے یا لقمہ دینے کے بعد اتنا توقف کیا کہ جتنی دیر میں ایک رکن تین مرتبہ سبحان اللّٰہ کہا جا سکتا ہے، تو اس صورت میں بھی اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا. اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

وتر اور تراویح میں آہستہ قرأت کی

مسئلہ : رمضان المبارک میں باجماعت وتر میں یا تراویح کی نماز میں امام نے آہستہ قرأت کی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

مسئلہ : رمضان کے علاوہ یا رمضان میں تنہا وتر پڑھے تو قرأت آہستہ کرے ، اگر بلند آواز سے قرأت کی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

جمعہ اور عیدین میں جہر واجب ہے

مسئلہ : جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں امام پر جہر (بلند آواز سے قرأت) واجب ہے اگر بھول کر ترک کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱)

مسئلہ : اگر نماز جمعہ اور عیدین میں ہجوم زیادہ ہے اور امام نے سجدۂ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہو گئی۔

سجدۂ تلاوت میں سہو

نماز میں سجدۂ تلاوت فوراً واجب ہے

مسئلہ : جس نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اس پر فوراً سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ اگر سجدہ کرنے میں تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ آیت سجدہ کے بعد تین چھوٹی آیتوں کی مقدار پڑھ لے ، اگر اس سے کم پڑھا تو اس تاخیر کا اعتبار نہیں خیال رہے جو آیت سجدہ نماز میں پڑھی گئی ہے اس کا سجدہ نماز یا حرمت نماز میں ہی ادا ہوگا ، بیرون نماز اسکی ادائیگی نہیں ہو سکتی. اگر نماز میں قصداً سجدہ نہیں کیا تو گنہگار ہوگا۔

(در مختار ص ۷۲۱ ج ۱)

سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

مسئلہ : اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک نماز یا حرمت نماز میں ہے تو یاد آتے ہی سجدۂ تلاوت ادا کرے اور بعد میں سجدۂ سہو

کرے۔ (در مختار ، شامی ص ۷۲۱ ج ۱)

خیال رہے کہ حرمت نماز میں ہونے کا مطلب فقہا کے نزدیک یہ ہیکہ نماز کا سلام پھیر چکا ہو مگر سلام کے بعد ابھی تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہے۔ مثلاً بات چیت کرنا، کھانا پینا وغیرہ۔

مسئلہ : آیت سجدہ تلاوت کی اور ابھی اس کے بعد تین چھوٹی آیتوں کے برابر نہیں پڑھا تھا کہ یاد آیا اور فوراً سجدہ کر لیا تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (در مختار ، شامی ص ۷۲۱ ج ۱)

سجدۂ تلاوت رکوع میں

مسئلہ : اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور فوراً بلا تاخیر رکوع کیا اور اس رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لی تو اس سے اس کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، لیکن اگر امام ہے تو یہ صورت مناسب نہیں ، کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہوگا ، مقتدیوں کا سجدۂ تلاوت رہ جائیگا اس لئے کہ امام کی نیت کے ساتھ مقتدیوں کو بھی نیت کرنی ضروری ہے اور یہاں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہو سکے گا مگر ایسا کرنے سے اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ (شامی ص ۷۲۳ ج ۱)

مسئلہ : رکوع میں جاتے وقت سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں جانے کے بعد یا رکوع سے اٹھنے کے بعد نیت کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ اس طرح رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا نہ ہوگا۔ دوبارہ کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ، بہار شریعت ص ۷۰ ج ۴)

مسئلہ : آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیتِ سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی، تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا۔ لہٰذا جب امام سلام پھیرے تو مقتدی سجدۂ تلاوت کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اس قعدہ میں بھی تشہد پڑھنا واجب ہے اگر سجدۂ تلاوت کے بعد قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ قعدہ اخیرہ جاتا رہا یہ حکم جہری نماز کا ہے، سری نماز میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے۔ (شامی ، بہار شریعت ص ۷۰ ج ۴)

سجدۂ تلاوت بھول گیا تو جس رکن میں یاد آئے کرلے

مسئلہ : نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا پھر رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کرے، اور جس حالت میں تھا اسی حالت کی طرف لوٹ آئے، مثلاً رکوع میں تھا تو رکوع میں واپس آئے، اگر اس رکن کو پورا ادا کرلیا تھا تو اس کا اعادہ نہیں نماز ہوگئی، مگر قعدۂ اخیرہ کا لوٹانا فرض ہے. کیونکہ سجدۂ تلاوت کی ادائیگی سے قعدۂ اخیرہ باطل ہو گیا اس لئے دوبارہ قعدۂ اخیرہ کرے. بہر حال اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (در مختار)

آیتِ سجدہ کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کیا

مسئلہ: آیتِ سجدہ نماز میں پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کرلیا یعنی آیتِ سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً بلا توقف یا تین چھوٹی آیتوں سے کم مقدار پڑھ کر رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو اگر چہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو پھر بھی ادا ہو جائے گا اور اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو بھی واجب نہ ہوگا۔ [1] (عالمگیری ، درمختار)

---

[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۶۵۴ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں صورت مستفسرہ میں تلاوت کیلئے مستقل سجدہ نہ کیا بلکہ آیتِ سجدہ پڑھتے ہی معاً نماز کا رکوع بجا لایا اور اس میں نیتِ سجدہ نہ کیا پھر قومہ کے بعد فوراً نماز کے سجدہ اولیٰ میں جائے اور اس میں نیت سجدہ کرے اب نہ کوئی قباحت یا کراہت یا تفویت فضیلت لازم ہوئی، نہ مقتدیوں پر کچھ وقت ہوئی اگر چہ انھوں نے نیتِ سجدۂ تلاوت نہ کی ہو، کہ سجدۂ نماز جب فی الفور کیا جائے تو اس سے سجدۂ تلاوت خود بخود ادا ہو جاتا ہے اگر چہ نیت نہ کی ہو اسکے چند سطر بعد فرماتے ہیں یہ صورت اسی حالت میں بن پڑیگی کہ آیتِ سجدہ کے بعد نماز کے رکوع اور سجود میں دیر نہ کی ہو فوراً بجالایا، ورنہ اگر آیتِ سجدہ پڑھ کر تین چار آیتیں اور پڑھ لی تو اب سجدۂ تلاوت ہرگز بے خاص مستقل سجدہ کے ادا ہی نہ ہوگا اور تاخیر کا گناہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیتِ سجدہ کے بعد فوراً رکوع کر کے نماز کا سجدہ کرنے سے دونوں قسم کے سجدے بلا کراہت ادا ہو جائیں گے نہ ترک واجب ہوگا نہ ہی تاخیرِ واجب لازم آئیگی، نہ گناہ ہوگا نہ ہی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ ۱۲ منہ

آیت سجدہ ایک یا سب رکعتوں میں بار بار پڑھی

مسئلہ : کسی نماز کی ایک ہی رکعت میں ایک ہی آیتِ سجدہ کو بار بار پڑھ کر یا ایک بار پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اسی رکعت میں اسی آیت کو پھر دوبارہ اور سہ بارہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں وہی ایک سجدہ اس کیلئے کافی ہے۔ یونہی نماز کی سب رکعتوں میں یا دو یا تین میں وہی ایک آیتِ سجدہ پڑھی تو سب کیلئے ایک ہی سجدہ کافی ہے اور ان تمام صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو نہیں، بشرطیکہ پہلی رکعت میں اس نے فوراً سجدۂ تلاوت بلا تاخیر کرلیا ہو، اور اگر اس نے پہلی رکعت میں فوراً سجدہ نہیں کیا، تاخیر سے کیا یا آخر رکعت میں کیا، تو ان صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۷۷ ج ۱)

امام نے سجدۂ تلاوت کیا اور مقتدیوں نے رکوع کیا

مسئلہ : امام نے آیتِ سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ میں چلا گیا اور مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں چلے گئے تو حکم یہ ہے کہ رکوع توڑ کر سجدہ کریں۔ جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا اس کا سجدہ ادا ہو گیا اور نماز بھی ہوگئی اور جس نے رکوع کر کے دو سجدے کئے تو اسکی نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھے۔ (در مختار ص ۵۲ ج ۱)

سجدۂ تلاوت کرنا یاد تھا اور سلام پھیر دیا

مسئلہ : نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کرنا بھول گیا پھر نماز کے اندر ہی یاد آیا باوجود اسکے قصداً سلام پھیر دیا تو سجدۂ تلاوت ساقط ہو گیا مگر واجب کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز مکروہ تحریمی ہوئی اسکا لوٹانا ضروری ہے۔

سجدۂ تلاوت کے بعد تین آیات کی مقدار تاخیر کردی

مسئلہ : کسی نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدۂ تلاوت کرنے میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا زیادہ تاخیر کردی تو سجدۂ سہو کرے۔

(غُنیہ بحوالہ بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

سورہ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نزدیک سورۂ حج کا آخری سجدہ واجب ہے اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی مذہب امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو حنفی مقتدی کو بھی چاہیئے کہ امام کی اقتداء میں سورہ حج کا آخری سجدہ کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۸)

رکوع و سجود میں سہو

رکوع کی حقیقت : رکوع کم از کم اتنے جھکنے کو کہتے ہیں کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ بالکل سیدھی بچھا دے۔

رکوع کا طریقہ : سورہ ملانے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے فوراً رکوع میں جائے رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے اسطرح پکڑیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر جمی رہیں اور انگلیاں ایک دوسرے سے الگ الگ خوب پھیلی ہوئی ہوں، سب انگلیوں کو ایک جگہ ملا کر رکھنا یا چار انگلیوں کو ایک طرف اور انگوٹھے کو دوسری طرف رکھنا نہ چاہیئے کہ یہ سنت کے خلاف ہے اور عورت رکوع میں تھوڑا جھکے، یعنی صرف اس قدر کی ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، مردوں کی طرح پیٹھ خوب سیدھی کر کے بچھی نہ رکھے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔

اور رکوع میں جاتے وقت بھی یہ خیال رکھیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی الف جب کہنا شروع کریں تو اسی وقت سے سر کو جھکانا شروع کر دیں اکبر کی ،ر، جب ختم ہو تو پورے طور پر رکوع میں جھک جائیں بعض لوگ پہلے رکوع میں چلے جاتے ہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہیں یونہی بعض لوگ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کھڑے کھڑے کہہ لینے کے بعد رکوع میں جاتے ہیں یہ دونوں طریقے غلط ہیں اس عادت کو بدلنی چاہیئے۔

مسئلہ: جس کی پیٹھ میں اتنا کبڑا پن ہے کہ حد رکوع کو پہنچ گیا ہے ایسے شخص

کیلئے حکم یہ ہے کہ رکوع کیلئے سر سے اشارہ کرے اس کے لیئے اتنا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ : اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کیلئے پورا رکوع کرنے کا معتدل طریقہ یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اس طرح رکوع کرنے کیلئے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں اور سر کو اتنا جھکانا کہ زمین کے قریب ہو جائے اور پیچھے سے سرین اٹھ جائے عبث اور بیجا ہے جو ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۱)

مسئلہ : نماز کی ہر رکعت میں رکوع کرنا فرض ہے اور ایک سے زیادہ رکوع نہ کرنا واجب ہے۔

رکوع کی تکبیر بھول گیا یا لفظ بدل دیا

مسئلہ : فرض، وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں رکوع میں جاتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا سنت ہے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص رکوع میں جاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا بھول گیا یا بجائے اللہ اکبر کے سبحان اللہ یا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وغیرہ کہہ دیا یونہی رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا بھول گیا یا اس کے بجائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں نماز ہو گئی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ : عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع میں جاتے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ واجب ہے لہٰذا اگر یہ تکبیر بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے مگر زیادہ ہجوم کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہو گئی کیونکہ بہت ہجوم کے وقت سجدۂ سہو کرنے کی وجہ سے نماز میں افراتفری ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔

رکوع سے پہلے کھڑا کچھ سوچنے لگا

مسئلہ : سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھ لینے کے بعد فوراً رکوع واجب ہے اگر کوئی شخص سورہ پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر خاموش سوچتا رہا جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ

لیتا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۱۰)

رکوع میں ایک تسبیح سے کم ٹھرا

مسئلہ : رکوع میں کم سے کم اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنی جگہ قرار پا جائے اور ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہا جا سکے واجب ہے اگر کسی نے بھول کر اس کو ترک کر دیا یعنی سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کی مقدار رکوع میں نہ ٹھہرا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

رکوع کی تسبیح میں بھول

مسئلہ : رکوع میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا سنت ہے اور تین سے زیادہ افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہونا چاہیئے ۵، ۷، یا ۹ پر۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۸۳)

مسئلہ : رکوع کی تسبیحات اگر بھول گیا یا صرف ایک بار یا دو بار کہہ کر اٹھ گیا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں نماز ہو گئی۔ مگر بلا عذر جان بوجھ کر ایسا کرنا اچھا نہیں۔

ایک رکوع کے بجائے دو رکوع کرلئے

مسئلہ : نماز کی ہر رکعت میں ایک سے زیادہ رکوع نہ کرنا واجب ہے لہٰذا اگر کسی نے بھول کر ایک سے زیادہ رکوع کر لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا تو نماز لوٹانی واجب ہے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۳)

رکوع بھول گیا اور سجدہ میں چلا گیا

مسئلہ : سورہ پڑھنے کے بعد رکوع بھول گیا اور سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے یاد آیا تو اسی وقت فوراً کھڑا ہو کر رکوع میں جائے اس کے بعد پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو گئی اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع مان لیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت پہلی رکعت ہو جائے گی اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷) اور

پہلی رکعت جو بلا رکوع پڑھی ہے وہ باطل ہو گئی کیونکہ فرض چھوٹ گیا۔ لہٰذا یہ رکعت نماز کی رکعتوں میں شمار نہ ہو گی۔

رکوع کے بعد کھڑا سوچتا رہا

مسئلہ : دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۴) لہٰذا اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھنے کے بعد بھول کر تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً اتنی دیر کھڑا رہا تو نماز لوٹائے۔

مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام کھڑا ہوگیا

مسئلہ : مقتدی نے ابھی تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہیں کہا تھا کہ امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اٹھا لے اتنی دیر تک نہ جھکا رہے کہ امام کی مخالفت لازم آئے۔ سنت کی ادائیگی میں امام کی متابعت سنت ہے بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کر دے۔ (بہار شریعت)

رکوع وسجود میں آیت یا بسم اللہ پڑھا

مسئلہ : نماز میں قیام کی حالت کے علاوہ رکوع یا سجدہ یا قعدہ کی حالت میں قرآن کی کوئی آیت یہاں تک کہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا جائز نہیں اگر رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں قرآن کی کوئی آیت پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری، فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۳۴، بہار شریعت ج ۴ ص ۱۵۱)

سجدہ کی حقیقت

پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط ہے لہٰذا اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین پر لگی رہی انگلی کا پیٹ نہ لگا تو اس صورت میں اسکی نماز ہی نہ ہوگی اس مسئلہ سے بہت سے لوگ غافل ہیں۔ (درمختار فتاوی رضویہ)

سجدہ کا طریقہ

رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے

سجدہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، اس طور پر کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے، اور نظر ناک کی طرف رہے، اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے، اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی جانب رکھے، اس طرح کہ دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے رہیں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ کو ران سے۔ اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔ (عالمگیری وغیرہ) اور سجدے میں کم از کم تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۴)

مسئلہ : سجدہ میں ناک کا زمین پر اس طرح ٹکانا واجب ہے کہ نرم حصہ ہڈی تک دب جائے اگر نرم حصہ ہڈی تک نہ دبا تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی [1] لوٹانا واجب ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

مسئلہ : ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں [2] اور ہر رکعت میں دو سجدوں سے زیادہ سجدہ نہ کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲ و عامہ کتب)

[1] قال فی الھندیہ فی باب الرابع فی صفة الصلوة " و کما السنة فی السجود وضع الجبھة والانف جمیعاً ولو وضع احدھما ان کان من عذر لا یکرہ وان کان من غیر عذر فان وضع جبھتہ دون انفہ جاز اجماعاً لاداء الفرض وھو وضع الجبھة ویکرہ تحریماً وان کان بالعکس و کذا لک عند ابی حنیفة رحمہ اللہ قال لایجوز وعلیہ الفتوی۔ ۱۲ منہ

[2] ہر رکعت میں دو سجدے بالاجماع فرض ہیں کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پہلا سجدہ فرض ہے اور دوسرا واجب ہے یہ درست نہیں اجماع امت کے خلاف ہے سیدنا اعلیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۷ پر فرماتے ہیں باجماع امت دونوں سجدے فرض ہیں اصلاً اسمیں کسی عالم کا اختلاف نہیں اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے فقیر غفرلہ بلا مبالغہ دوسو کلمات علماء کرام سے اسکی سندیں پیش کر سکتا ہے۔ لھٰذا طوالت کی وجہ سے صرف دس نصوص صریحہ پر قناعت نص اول. بحر رائق میں کنز الدقائق کے قول (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مسئلہ : اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے سجدہ کرتے وقت پیشانی کو زمین پر نہیں لگا سکتا ہے تو صرف ناک پر سجدہ کرے پھر بھی ناک کی نوک لگانا کافی نہیں ہے، بلکہ ناک کا نرم حصہ ہڈی تک زمین پر دبنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

مسئلہ: گھاس، روئی، قالین اور گدے وغیرہ نرم چیز پر سجدہ کیا اور پیشانی اگر خوب جم گئی کہ اب دبانے سے نہ دبے گی تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(عالمگیری، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

تنبیہ : لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہئے کہ پیشانی اور ناک کا نرم حصہ ہڈی تک خوب اچھی طرح دب جائے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔ یعنی اس طرح پڑھی ہوئی نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

ایک سجدہ بھول گیا

مسئلہ : اگر کسی رکعت کا ایک سجدہ بھول کر چھوٹ گیا تو جب یاد آئے کر لے اگر چہ سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا بشرطیکہ کوئی فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کیا ہو اور پھر اسکے بعد سجدۂ سہو کر لے نماز ہوگئی۔ (در مختار، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

ایک ہی رکعت میں دو سجدوں سے زیادہ کئے

مسئلہ: کسی نے ایک ہی رکعت میں تین یا تین سے زیادہ سجدے بھول کر کر لئے تو سجدۂ سہو کرے۔ نماز ہو جائیگی۔ (در مختار، بہار ج ۳ ص ۷۷)

سجدہ میں تسبیح بھول گیا

سجدہ میں کم سے کم تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا سنت ہے پانچ، سات یا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) فرضھا التحریمة والقیام والقرأة، والرکوع، والسجود، کی شرح میں فرمایا ارکعوا، واسجدوا، والاجماع علی فرضیتھا ورکنیتھا والمراد من السجود السجدتان فاصلہ ثابت بالکتاب والسنة والاجماع و کونہ مثنی فی کل رکعة بالسنة والاجماع الی آخرہ مزید تفصیل کیلئے فتاوی رضویہ شریف کا مطالعہ کرے۔ ۱۲ منہ

نو بار کہنا افضل ہے اگر کسی نے اس تسبیح کو چھوڑ دیا یا ایک دو بار ہی کہی تو اس پر سجدۂ سہو نہیں نماز ہو گئی اگر قصداً چھوڑا تو خلاف سنت کیا۔

دو سجدوں کے درمیان وقفہ نہ کیا

مسئلہ: دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحَانَ اللّٰه کہنے کی مقدار سیدھا ہو کر بیٹھنا چاہیئے لہٰذا اگر کوئی سیدھا بیٹھا نہیں اور دوسرا سجدہ کرلیا تو تعدیل ارکان ادا نہ ہونے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہوگی اور اگر بھول کر اتفاقیہ ایسا ہو گیا ہے تو سجدۂ سہو کرے

تنبیہ: بہت سے لوگ رکوع و سجود میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ ابھی سیدھے کھڑے بھی نہیں ہوئے کہ سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے سر اٹھایا پیٹھ سیدھی بھی نہ ہوئی کہ جھٹ دوسرے سجدہ میں چلے گئے اس طرح نماز کا واجب تعدیل ارکان ترک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ایسی نمازوں کا لوٹانا واجب ہے، ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اللہ تعالیٰ سب کو صحیح طور پر نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رکوع میں سجدے کی اور سجدے میں رکوع کی تسبیح پڑھی

مسئلہ: اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور سجدہ میں رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں اگر اسی وقت یاد آجائے تو رکوع کی تسبیح رکوع میں اور سجدہ کی تسبیح سجدہ میں کہہ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (رد المحتار ص ۴۶۱ ج ۱)

مسئلہ: رکوع کی تسبیح سجدہ میں اور سجدہ کی تسبیح رکوع میں قصداً پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ (رد المحتار ص ۴۶۱ ج ۱) مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

سجدہ میں شک ہوا کہ دو کئے یا ایک

مسئلہ: کسی کو نماز کے سجدے میں شک ہو جائے کہ میں نے ایک سجدہ کیا ہے یا دو، اور کسی طرف ظن غالب نہیں تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ ایک سجدہ اور کرے اور

اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (در مختار ص ۰۳ ج ۱)

مسئلہ: اگر شک کی صورت میں ایک جانب غالب گمان ہو تو اسی پر عمل کرے یعنی غالب گمان یہ ہے کہ ایک سجدہ کیا ہے تو ایک اور کرے اور غالب گمان یہ ہے کہ دو سجدے کرلئے ہیں تو مزید سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں نماز پوری کرے اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو بھی نہیں ہے۔ (در مختار ص ۱۰۳ ج ۱)

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا جس وقت یاد آئے تو اس کو ادا کر کے امام کے ساتھ ہو جائے ایسی صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر یاد آنے پر نہ کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے پھر سجدۂ سہو کرے اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہوئی دوبارہ پڑھے۔

(عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

سجدہ کی جگہ رکوع، رکوع کی جگہ سجدہ کرلیا

مسئلہ: نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا مثلاً پہلے سجدہ کرلیا بعد میں رکوع کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

امام نے بھول کر تین سجدے کر لئے

مسئلہ: اگر امام بھول کر تیسرے سجدہ میں چلا گیا مقتدی اس کی اقتدا نہ کریں اس صورت میں صرف امام پر سجدۂ سہو ہوگا مقتدی اس سجدۂ سہو میں امام کی اتباع نہ کریں گے اور اگر سب یا بعض مقتدیوں نے امام کے ساتھ تیسرا سجدہ کرلیا تو ان مقتدیوں پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ جو امام کے ساتھ تیسرے سجدہ میں گئے لہٰذا وہ بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کریں گے۔ (در مختار ص ۴۳۹ ج ۱)

امام بھول کر بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھے

مسئلہ: امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا اور مقتدیوں نے لقمہ دیا، یا اس کو خود یاد آیا تو چاہیئے کہ دوبارہ تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہو۔ (کبیری ص ۳۱۳ ج)

مسئلہ: اگر اتنی دیر بیٹھ کر اٹھا جتنی دیر میں تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ لیتا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔

رکوع یا سجدہ میں التحیات یا بسم اللہ پڑھی

مسئلہ: رکوع میں یا سجدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ (پوری یا کچھ) پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

مسئلہ: رکوع یا سجدہ میں بجائے تسبیح کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (ھدایہ ص ۱۴۰ ج ۱)

قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان سے کھڑا نہیں ہوا یا سجدے سے اٹھ کر جلسہ کی حالت میں سیدھا اطمینان سے نہیں بیٹھا تو اگر بھول کر ایسا ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا یا اس طرح کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا لوٹانا ضروری ہے سجدۂ سہو سے تلافی نہ ہوگی۔ (شامی ص ۴۲۵ ج ۱)

سجدۂ سہو میں شک

محض شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں

مسئلہ: اگر کسی کو نماز کے کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہوا تو اس شک کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا البتہ غالب گمان ہے کہ واجب چھوٹ گیا ہے تو پھر اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ص ۳۵۲ ج ۱)

سجدہ سہو میں شک ہوا

مسئلہ: کسی پر سجدہ سہو واجب تھا لیکن قعدۂ اخیرہ میں اس کو سجدۂ سہو کے بارے میں شک ہوگیا کہ سجدۂ سہو کیا یا نہیں تو ایسی حالت میں اپنے غلبۂ ظن پر عمل کرے اگر غالب گمان یہ ہے کہ سجدۂ سہو کرلیا ہے تو نماز پوری کرے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہیں کیا تو سجدۂ سہو کرے اور اگر کرنے نہ کرنے میں دونوں طرف رجحان برابر ہے تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ص ۵۲۹ ج ۱)

شک کی وجہ سے سجدہ سہو کیا

مسئلہ: کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا خواہ مخواہ اسے سجدۂ سہو واجب ہونے کا شک ہوگیا اور اسی شک کی وجہ سے اس نے سجدۂ سہو کرلیا تو فتوی اس قول پر ہے کہ اسکی نماز ہوگئی۔ (شامی ص ۵۶۰ ج ۱)

سجدۂ سہو میں سہو ہو گیا

مسئلہ: اگر کسی کو سجدۂ سہو کرنے کی حالت میں سہو ہوگیا اور حالتِ سجدہ میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۴۲)

سجدۂ سہو واجب نہیں تھا بھول کر کرلیا

مسئلہ: کسی امام کو سہو نہیں ہوا تھا مگر بھول کر اس نے سجدہ سہو کرلیا تو امام اور ان مقتدیوں کی نماز ہوگئی جو شروع سے امام کے ساتھ رہے یا سجدۂ سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہوئے مگر ان لوگوں کی نماز نہیں ہوگی جو سجدۂ سہو کا سلام پھیرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے خواہ یہ شرکت سجدہ میں ہو یا اسکے بعد قعدہ میں ہو بہر صورت ان کو نماز لوٹانی پڑیگی۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۶۵)

امام نے سجدۂ سہو نہیں کیا تو مقتدی سے ساقط ہو جائے گا

مسئلہ: اگر امام پر سجدۂ سہو تھا اور نہیں کیا تو مقتدیوں سے ساقط ہوجائیگا اگر

مقتدی کو امام کا سہو معلوم ہے تو وہ اپنی نماز لوٹائے ورنہ نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

بے سلام پھیرے سجدۂ سہو کیا

مسئلہ : سجدۂ سہو کرنے کے لئے داہنی طرف سلام نہیں پھیرا، یا بھول کر بائیں طرف پھیرا، یا چہرہ پھرائے بغیر سلام کے الفاظ کہہ کر سجدۂ سہو کرلیا تب بھی درست ہے۔
(شامی ج ۱ ص ۵۵۶) سجدہ سہو ادا ہو گیا۔

مسئلہ : اگر سجدۂ سہو کے لئے قصداً بائیں طرف سلام پھیرے گا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔
(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳۸)

تعداد رکعت میں سہو

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

مسئلہ: کوئی شخص پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے کم بیٹھ کر اٹھا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اگر تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کر کے اٹھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

فجر کی چار اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

مسئلہ : اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت یا عصر کی نماز چار کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی اور قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد یہ زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو فرض ادا ہو گیا اور وہ دو زائد رکعتیں نفل ہو جائیں گی مگر آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا۔
(شامی ج ۱ ص ۷۰۰)

ایک شبہ کا ازالہ

مسئلہ: نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک یونہی عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نفل نماز مکروہ ہے تو اس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ فجر اور عصر میں دو زائد رکعتیں جو نفل ہو گئی

ہیں وہ مکروہ ہوں گی اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز پڑھنی اس وقت مکروہ ہے جبکہ قصداً پڑھے اگر بھول کر یا کسی مجبوری کے سبب پڑھی تو مکروہ نہیں ہے۔
(شامی ج ۱ ص ۷۰۰)

رکعت کی تعداد میں شک ہوا

مسئلہ : اگر رکعت کے شمار میں بھول ہو گئی تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں مگر غیر محل میں اتنی دیر تک سوچتا رہا جس میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہو گئی تو اس تاخیر کی وجہ سے اس پر سجدۂ سہو واجب ہو گا اور اگر غالب گمان کسی طرف نہیں تو کم کو اختیار کرے مثلاً تین اور چار میں شک ہو تو تین مانے، دو اور تین میں شک ہو تو دو قرار دے اور تیسری چوتھی رکعت پر قعدہ کرے کیونکہ تیسری رکعت میں چوتھی کا احتمال باقی ہے پھر چوتھی میں قعدہ کر کے سجدۂ سہو کرے پھر سلام پھیرے۔
(در مختار ص ۵۰۷ ض ۱، ہدایہ، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۷)

التحیات کے بعد شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار

مسئلہ : کسی کو التحیات پڑھنے کے بعد یہ شک ہوا کہ تین رکعتیں ہوئیں یا چار اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سوچتا رہا پھر یقین ہو گیا کہ چار ہو گئی ہیں تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۴ ص ۷۵)

چار رکعتی میں بھول کر دو رکعت پر سلام پھیر دیا

مسئلہ: چار رکعت والی نماز پڑھ رہا تھا یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو پر سلام پھیر دیا تو خیال آتے ہی چار پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔
(بہار شریعت ج ۴ ص ۵۷) بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہے۔

مسئلہ : چار رکعت والی نماز پڑھ رہا تھا اسکو یہ گمان ہوا کہ میں مسافر ہوں مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں یا ظہر کی نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر یا عشاء کی نماز کو تراویح کی نماز سمجھ کر

دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں اس کی نماز گئی دوبارہ پڑھے۔

(در مختار بہار شریعت ج ۴ ص ۵۷)

امام نے چار والی تین پڑھائی

مسئلہ: کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھادی اور سلام پھیر دیا اس کے بعد مقتدیوں میں چرچا ہوا کہ امام نے تین پر سلام پھیر دیا ہے امام نے مقتدیوں کی گفتگو سن کر بغیر کسی سے کچھ پوچھے اور بات کئے اللہ اکبر کہہ کر چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور چار پوری کر کے سجدۂ سہو کیا اور سلام پھیرا تو امام اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہوگئی لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے ان کی نماز نہ ہوئی دوبارہ پڑھیں۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۱)

چوتھی میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا

مسئلہ: امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کیلئے بھول کر کھڑا ہو گیا تو مقتدی انتظار کریں، اگر پانچویں کا سجدہ کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی امام کے ساتھ ہو جائیں یعنی امام کے ساتھ سلام پھیریں اور سجدۂ سہو کریں اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا لوٹا نہیں تو اس صورت میں مقتدی تنہا سلام پھیر دیں امام کا ساتھ دینے کی ضرورت نہیں، اور جن مقتدیوں نے امام کے ساتھ پانچویں کا سجدہ کر لیا ہے اس میں ایک اور رکعت ملائیں تا کہ چھ پوری ہو جائے اور اخیر میں سجدۂ سہو کریں، چار پہلی والی فرض اور دو بعد والی نفل شمار ہوں گی۔

(کبیری ص ۱۴۱، عالمگیری ص ۶۷ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۳۹ ج ۳)

مسئلہ: اگر مقتدی نے امام کو پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لقمہ دیا اور امام بیٹھ گیا تو سجدۂ سہو کرے، التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، نماز ہوگئی۔

مسئلہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرے اور اگر پلٹا نہیں پانچویں کا سجدہ کر لیا تو اس صورت میں سب کی نماز فاسد ہوگئی، اگر کسی مقتدی نے امام کا ساتھ نہ دیا

اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرا تو اسکی نماز ہوگئی۔

(عالمگیری ص ۶۷ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۳۹ ج ۳)

بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں

مسئلہ: کسی نے چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کیا پھر بھول کر پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا رکوع اور سجدہ بھی کر لیا، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اس کی چار رکعت نماز درست ہوگئی اور پانچویں رکعت بیکار ہوگئی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۶۹۸)

بیماری کی وجہ سے رکعت کا شمار نہیں کر سکتا

مسئلہ: جس شخص کو بہت زیادہ بھولنے کی بیماری ہے اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ باجماعت نماز پڑھے جب کوئی شخص لائق امامت نہ ملے تو اپنی یادداشت پر پڑھے اگر رکعتوں میں شبہ ہو تو کم کو اختیار کرے، مثلاً ایک اور دو میں شبہ ہو تو ایک جانے، دو اور تین میں شبہہ ہو تو دو سمجھے، اسی طرح جہاں قعدۂ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں وہاں بیٹھتا جائے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (فتاوی رضویہ ص ۶۴۸ ج ۳)

مسافر نے بجائے دو رکعت کے چار رکعت پڑھی

مسئلہ: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھے، قصداً چار رکعت پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اسکے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے، لہٰذا اگر کسی مسافر نے دو رکعت قصر نماز پڑھنے کی بجائے بھول کر چار رکعت پڑھ لیں اور دوسری رکعت کا قعدہ کر لیا ہے تو اسکی فرض نماز درست ہوگئی لیکن سجدۂ سہو واجب ہے اور بعد والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، مگر اس صورت میں اگر امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔ (شامی ص ۷۴۱ ج ۱)

مسئلہ: اگر مسافر نے قصداً چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور بعد والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، مگر قصداً واجب ترک کر دینے کی وجہ سے وہ سخت گنہگار رہا اس لئے توبہ بھی کرے، اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ

کیا تو فرض ادا نہ ہوا، اس کی یہ نماز نفل ہوگئی فرض کو دوبارہ پڑھے۔

(ہدایہ ،عالمگیری ،در مختار وغیرہ بحوالہ بہار شریعت ص۷۷ ج۴)

مسافر نے سجدۂ سہو کر کے اقامت کی نیت کی

مسئلہ : مسافر نے قصر کی وجہ سے دو رکعت کی نیت کی، نماز میں سہو ہو گیا اس لئے اس نے سجدۂ سہو بھی کر لیا پھر سلام پھیرنے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی تو اب اس صورت میں اس کو چار رکعت پڑھنی ضروری ہے اور اخیر میں دوبارہ سجدۂ سہو بھی کرنا واجب ہے۔

(عالمگیری ج۱ ص۶۷)

مسافر امام کے ساتھ مقیم سجدۂ سہو کرے

مسئلہ : امام مسافر ہے، اسکو نماز میں سہو ہوا، اور اسکے پیچھے مقیم مقتدی بھی ہیں تو جب دو رکعت کے بعد امام سجدۂ سہو کرے گا تو مقیم مقتدی بغیر سلام پھیرے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کریں گے، اس کے بعد مقیم جب اپنی نماز پوری کرنے لگا تو اس میں سہو ہوا تو پھر اخیر میں دوبارہ سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ، شامی ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: اگر مقیم نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا تو اپنی نماز پوری کرنے کے بعد اخیر میں سجدۂ سہو کرے ورنہ نماز لوٹانی پڑے گی یونہی اگر مقیم نے مسافر امام کے ساتھ قصداً سلام پھیر کر سجدۂ سہو کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

(عالمگیری ،شامی اور فتاوی رضویہ وغیرہ)

پانچویں یا چھٹی میں کسی نے اقتدا کی

مسئلہ : آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی کیلئے کھڑا ہو گیا اور اسی حالت میں کسی نے امام کی اقتدا کی تو اقتدا کرنے والے کی فرض نماز درست نہیں ہوگی کیونکہ بعد والی رکعتیں امام کی نفل ہوں گی۔ (مستفاد من الهندیه ص۶۸ ج۱)

یقین ہے کہ چار رکعت پڑھی سلام کے بعد کسی نے شک دلایا

مسئلہ : کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا سلام کے بعد ایک دو لوگوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پر سلام پھیرا ہے، تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے اس کی نماز ہوگئی جب کہ خبر دینے والے عادل (شرعاً قابل اعتماد) نہ ہوں اور اگر خبر دینے والا عادل شخص ہے تو نماز لوٹائے اگر چہ اسکے خیال میں یہ خبر غلط ہے۔ (عالمگیری ، بہار شریعت ج۴ ص۵۷)

بالغ ہونے کے بعد پہلی بار تعداد رکعت میں شک ہوا

مسئلہ : جس کو رکعت کے شمار کرنے میں شک ہوا کہ تین ہوئی یا چار اور بالغ ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر نماز توڑ دے یا غالب گمان کے مطابق عمل کر کے نماز پوری کرے مگر بہر صورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(بہار شریعت ج۴ ص۷۵)

امام کو رکعت میں شک ہوا اور کنکھیوں سے دیکھا

مسئلہ : امام نے دو رکعت نماز پڑھائی دوسرے سجدہ سے اٹھتے وقت اس کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو اس وجہ سے اس نے اپنے شک کو دور کرنے کیلئے بلا منہ پھیرے گوشہ چشم یعنی کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھا کہ اگر وہ لوگ اٹھیں تو اٹھوں اور بیٹھیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے نہ ہی اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، البتہ بلا کسی غرض صحیح کے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۶)

چار رکعتی سنت مؤکدہ میں دو پر سلام پھیر دیا

مسئلہ : چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کی اور دو رکعت پر بھول کر سلام پھیر دیا تو یاد آتے ہی کھڑا ہو جائے اور چار پوری کر کے قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرے۔

(شامی ج۱ ص۶۳۰)

مسئلہ : اگر کسی نے ظہر کی پہلی چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کی اور دو رکعت پڑھنے سے پہلے جماعت کھڑی ہوگئی تو اسے چاہیئے کہ دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے پھر فرض کے بعد کی سنت مؤکدہ دو رکعت ادا کر کے چار رکعت پڑھے پہلی والی دو رکعت نفل ہوگئی۔[1] (شامی ج ۱ ص ۶۳۰)

نماز میں حدث ہوا اور وضو کرنے گیا اس وقت تعداد رکعت میں شک ہوا

مسئلہ : کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ نماز میں اس کو حدث لاحق ہوا یعنی وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس وقت اس کو شک ہوا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار اور سوچنے میں کچھ دیر تک وضو کرنے سے رکا رہا تو جب وضو کر کے اپنی بقیہ نماز پڑھے گا تو اس میں اس پر آخر میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۸)

دو رکعت میں سہو ہوا، سجدۂ سہو کے بعد چار رکعت کا ارادہ کیا

مسئلہ : کسی نے دو رکعت نفل کی نیت باندھی اور اس میں سہو ہو گیا اور سجدۂ سہو بھی کر لیا پھر سلام پھیرنے سے پہلے چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کر لیا تو اسکی چار رکعت نفل

[1] اس میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ جمعہ اور ظہر سے پہلے والی چار رکعت سنتِ موکدہ شروع کی اور خطبہ جمعہ کے لئے امام کھڑا ہو گیا یا ظہر کی جماعت قائم ہوگی تو چار رکعت پوری کرے۔ دو پر سلام نہ پھرے جب کہ خطبہ اور جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اسی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۲ پر ترجیح دی ہے مگر دونوں قولوں کو صحیح اور ان کے دلائل کو قوی بتایا ہے۔ فرماتے ہیں در مسئلہ ازاں قبیل ست کہ انسان ہر دو قولوں بر ہر چہ خواند عمل نماید ہیچ جائے ملامت ست من فقیر بقول آخیر خود را مائل نہ سی بینم ۔ ترجمہ: یہ مسئلہ اس قبیل سے ہے کہ اس کے دونوں قولوں میں سے انسان جس پر چاہے عمل کرے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں خود دوسرے قول کی طرف اپنے آپ کو مائل پاتا ہوں۔۱۲

صحیح ہو جائی گی لیکن آخر میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا ایسی حالت میں اس کیلئے بہتر یہ تھا کہ اس پر بنا نہ کرتا دو رکعت علیحدہ پڑھتا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے

مسئلہ : شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے، اور غالب گمان کی صورت میں نہیں، مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہوگئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۸)

قعدہ اور التحیات

قعدہ کسے کہتے ہیں : دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں پوری التحیات پڑھی جا سکے اسی کو شریعت میں قعدہ کہتے ہیں چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت پر قعدہ کیا جائے گا فرض، واجب اور سنت مؤکدہ نمازوں میں پہلا قعدہ واجب ہے، اور قعدۂ اخیرہ (دوسرا قعدہ) فرض ہے، اور نفل نمازوں میں ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۲)

قعدہ کا مسنون طریقہ

مسئلہ: قعدہ میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب قعدہ کرنا ہو تو سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں (الٹا) پاؤں بچھا کر دونوں سرین کو اس پر رکھ کر بیٹھے، اور داہنا (سیدھا) قدم کھڑا کر کے زمین پر اس طرح رکھے کہ پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں یہ حکم مردوں کیلئے ہے، اور عورتیں دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھیں، اس کے بعد داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر مرد، عورت دونوں اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں اپنی حالت پر رہیں نہ ملی ہوں اور نہ خوب پھیلی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ران پر قبلہ رخ رہیں، گھٹنوں کو

ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھیں قعدہ کی حالت میں نظر گود کی طرف رکھیں اور پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔

تشہد

مسئلہ: قعدۂ اولیٰ، اور قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنی واجب ہے نیز ان دونوں قعدوں کے علاوہ بھی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو ترک واجب لازم آئیگا۔(بہار شریعت ص ٧٦ ج ٣)

التحیات کے الفاظ یہ ہیں

اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اس میں کوئی حرف کم وبیش نہ کرے اسی کو تشہد کہتے ہیں۔

مسئلہ: جب کلمہ "لا" کے قریب پہنچے داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اسکے پاس والی کو ہتھیلی سے ملائے اور لفظ "لا" پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ اِلَّا پر انگلی کو گرادے اور سب انگلیوں کو فوراً سیدھی کر لے۔

(بہار شریعت ج ٣ ص ٦٦)

قعدۂ اولیٰ اور اس کے تشہد میں سہو

قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑا یا بچھا ہوا رکھا

مسئلہ: اگر کسی نے قعدہ میں دونوں پاؤں کو کھڑا رکھا یا بچھا کر اس پر بیٹھا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا، ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے، اگر کسی عذر اور بیماری کی وجہ سے ہے تو حرج نہیں نماز بلا کراہت ہوجائے گی۔

قعدۂ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ: قعدۂ اولیٰ (پہلا قعدہ) بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو فوراً بیٹھ جائے اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب قعدہ کی طرف نہ لوٹے نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہوگئی اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر قعدہ کی طرف لوٹا تو بھی سجدۂ سہو کرنا واجب ہے مگر ایسا کرنا گناہ ہے لہٰذا حکم یہ ہے کہ اگر سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھا ہے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

(شامی ص ٧٠١ ج ١ بہار شریعت ص ٥١ ج ٣ غُنیہ)

امام قعدہ بھول کر کھڑا ہو رہا تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا

مسئلہ: امام قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہونے لگا ابھی پورا کھڑا نہ ہوا تھا بلکہ بیٹھنے کی حالت کے قریب تھا یعنی بدن کے نیچے کا حصہ سیدھا نہ ہونے پایا تھا کہ کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا امام کو خود یاد آگیا اور بیٹھ گیا تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں امام اور مقتدی سب کی نماز ہوگئی۔

مسئلہ: اور اگر پورا کھڑا نہ ہوا تھا بلکہ سیدھا کھڑا ہونے کے قریب تھا یعنی بدن کا آدھا نچلا حصہ سیدھا ہو گیا تھا مگر پیٹھ میں ابھی خم (ٹیڑھا پن) باقی تھا کہ اس حالت میں مقتدی نے لقمہ دیا یا از خود پلٹ آیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہوگئی، اور لقمہ دینے والے کی بھی نماز ہوگئی۔

مسئلہ: اگر پورا کھڑا ہو گیا کہ پیٹھ بھی سیدھی ہوگئی تو اب پلٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ حکم یہ ہے کہ بغیر پلٹے ہوئے نماز پوری کرے اخیر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس صورت میں قعدہ کی طرف پلٹے گا تو گناہ گار ہوگا سیدھا کھڑا ہو کر یاد آنے پر خود بخود بغیر کسی کے لقمہ دیئے پلٹا تو حکم یہ ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائی گی اور اگر فوراً کھڑا نہیں ہوا قعدۂ اولیٰ پورا کر کے اٹھا اور نماز پوری کی تو اس صورت میں بھی اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سجدۂ سہو کر لیا تو نماز ہوگئی، نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ : امام قعدۂ اولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب تھا اور مقتدی نے لقمہ دیا اور مقتدی کے لقمہ دینے کی وجہ سے امام قعدۂ اولیٰ میں لوٹا تو اس صورت میں امام اور تمام مقتدیوں کی نماز گئی اس نماز کو دوبارہ پڑھنی لازم ہے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا (اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں) اگر امام نے مقتدی کا لقمہ قبول نہیں کیا یعنی قعدۂ اولیٰ کی طرف نہیں پلٹا نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کر لیا تو امام اور دوسرے تمام مقتدیوں کی نماز ہو گئی مگر لقمہ دینے والے کی نماز نہ ہوئی اس کو دوبارہ پڑھنی ہوگی۔
(فتاوی رضویہ ص ۶۳۲ ج ۳ فتاوی فیض الرسول ص ۳۸۷ ج ۱)

امام بیٹھنے کے قریب تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا

مسئلہ : امام قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہونے لگا مگر ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تھا بلکہ بیٹھنے کے قریب تھا اسی حالت میں مقتدی نے لقمہ دیا مگر امام لقمہ دینے کے باوجود بیٹھا نہیں کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں امام کو بیٹھ جانا ضروری ہے اگر بیٹھ گیا تو نماز ہو گئی سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اور لقمہ دینے کے بعد نہ بیٹھا تو امام نے نہ بیٹھ کر واجب کو قصداً ترک کیا اس لئے اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی واجب ہے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔
(عالمگیری ص ۱۱۸)

قعدۂ اولیٰ بھول گیا قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا

مسئلہ : اگر کسی نے بھول کر قعدۂ اولیٰ چھوڑ دیا قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے یاد آیا تو اسی وقت سجدۂ سہو کر لے پھر التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے نماز ہو گئی۔
(در مختار ص ۴۲۴ ج ۱)

وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ : وتر کی نماز مثل مغرب کی نماز کے ہے یعنی وتر کی نماز کا بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہے لہٰذا اگر کسی نے وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول کر چھوڑ دیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔
(شامی ص ۶۲۳ ج ۱)

نفل میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ : سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت والی نفل نماز میں اگر قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو صحیح مذہب پر نماز ہو گئی مگر آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (نفل کی ہر دو رکعت مستقل نماز ہونے کے باوجود فقہاء کرام نے بطور استحسان ان چاروں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے قعدۂ اولیٰ بھول کر چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کر لینے سے نماز کو جائز بتایا ہے)
(مراقی الفلاح ص ۲۲۸ بہار شریعت ص ۱۵ ج ۴)

مسئلہ : اگر کسی نے چار رکعت والی نفل میں بھول کر قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا اور چار پڑھ لیں اور آخر میں سجدۂ سہو نہیں کیا تو یہ چاروں دو ہی کے قائم مقام گنی جائیں گی۔
(فتاوی رضویہ ص ۵۲۰ ج ۳)

قعدۂ اولیٰ میں التحیات بھول گیا

مسئلہ : قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ دونوں میں پوری التحیات پڑھنی واجب ہے اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب ہے اگر کوئی ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو واجب کا ترک ہوگا لہٰذا اگر بھول کر التحیات یا اسکا کچھ حصہ یا ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز لوٹانی واجب ہے سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا نماز خواہ فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل ہو۔
(عامہ کتب)

التحیات کی جگہ فاتحہ یا کوئی سورہ پڑھ دی

مسئلہ: اگر کسی نے التحیات پڑھنے کے بجائے بھول کر سورہ فاتحہ یا اور کوئی سورہ پڑھ دی اور اسی وقت قعدہ میں ہی یاد آ گیا تو فوراً یاد آتے ہی التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو، یا کھڑا ہو گیا پھر یاد آیا تو التحیات پڑھنے کیلئے لوٹے نہیں اسی طرح نماز پوری کر لے اور ان دونوں صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اخیر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو گئی۔

مسئلہ : اگر قعدۂ اولیٰ میں پہلے التحیات پڑھی پھر بھول کر اس کے بعد سورۂ

فاتحہ یا اور کوئی سورہ پڑھ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں ایسا ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

التحیات قعدۂ اولیٰ میں دو بار پڑھی

مسئلہ : اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں دو بار یا زیادہ التحیات پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

مقتدی التحیات بھول گیا

مسئلہ : نماز کے پہلے قعدے میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور کوئی مقتدی التحیات پڑھنا بھول گیا اور امام کے ساتھ وہ بھی کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے اگر چہ رکعت چھوٹ جائے۔

(عالمگیری، بہار شریعت ص ۱۳۸ ج ۳)

تنبیہ : مسئلہ: التحیات پڑھنے کی وجہ سے جو رکعت چھوٹ گئی ہے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھے، نماز ہو جائے گی سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں، اور اگر تشہد نہیں پڑھا اور امام کی متابعت کر کے نماز پوری کر لی تو نماز کو لوٹانا واجب ہے کیونکہ یاد آنے کے بعد قصداً واجب کو چھوڑ دیا ہے۔

قعدۂ اولیٰ میں امام کھڑا ہو گیا اور مقتدی کی التحیات باقی ہے

مسئلہ : قعدۂ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی التحیات پوری نہیں کی ہے تو مقتدی کو واجب ہے کہ التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہو۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا

مسئلہ: فرض، واجب، اور سنت مؤکدہ نمازوں کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد بھول کر درود شریف پڑھ لیا، یا صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا تک پڑھا کہ یاد آ گیا اور فوراً تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے [۱] (ردالمحتار ج ۱ ص ۴۷۸ بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

مسئلہ : اگر التحیات کے بعد صرف اَللّٰھُمَّ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی کہا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔

قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد خاموش بیٹھا رہا

مسئلہ : قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر فوراً کھڑا نہیں ہوا بلکہ خاموش بیٹھا رہا اگر یہ خاموشی ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللّٰہ کہنے کی مقدار ہے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم ہے تو نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدۂ اولیٰ میں مقتدی نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد لقمہ دیا

مسئلہ : پہلے قعدہ میں امام نے التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف شروع کر دیا اور کوئی امام سے اتنا قریب تھا کہ اسکے درود پڑھنے کو سن لیا۔ ابھی امام صَلِّ عَلٰی سے آگے نہیں بڑھا ہے تو مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ کر لقمہ دے، اگر امام نے لقمہ لیا اور فوراً کھڑا ہو گیا، تو نماز ہو گئی سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر لقمہ قبول نہیں کیا اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سے آگے مُحَمَّدٍ، کہا یا سَیِّدِنَا کہا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، دوبارہ پڑھے، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ صفحہ ۶۴۴)

مسئلہ : اگر مقتدی کو معلوم ہو گیا کہ امام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، تک پڑھ لیا ہے تو مقتدی کو اس صورت میں لقمہ دینا جائز نہیں ہے، بلکہ انتظار کرنا چاہیے، اگر امام کو خود یاد آ گیا اور کھڑا ہو گیا تو ٹھیک ہے، ورنہ جب سلام پھیرنے

[۱] سجدہ سہو اس لئے واجب نہیں ہوا کہ اس نے درود شریف پڑھا بلکہ اس لئے کہ قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا واجب تھا۔ اس میں تاخیر ہوگی اور واجب چھوٹ گیا اس لئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔ ۱۲ منہ

لگے اس وقت لقمہ دے کر بتائے، اگر اس سے پہلے لقمہ دیگا تو لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہے گی، اور اگر امام نے لقمہ قبول کر لیا تو امام اور سب مقتدیوں کی نماز جائے گی، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز کو لوٹانی پڑے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴۴)

لفظ التحیات کہہ کر لقمہ دیا

مسئلہ : کسی نے اپنے امام کو اللہ اکبر یا سبحان اللہ کے بجائے التحیات کہہ کر لقمہ دیا، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئی نماز ہوگئی، جبکہ اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ کر لقمہ دینا سنت ہے، بہر حال اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴۴)

نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

مسئلہ : چار رکعت والی نفل نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف وغیرہ پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب نہیں، بلکہ چار رکعت والی نفل نماز کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۹۵)

تراویح میں قعدہ بھول گیا

مسئلہ : تراویح کی نماز میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور تیسری رکعت کیلئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے، پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے، اور اگر لوٹا نہیں بلکہ تیسری رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھا اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کیا، تو اصح (صحیح ترین) مذہب پر نماز نہ ہوئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھے، اور جتنا قرآن ان تین رکعتوں میں پڑھا ہے اسکو دہرائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

مسئلہ : اگر دو رکعت پڑھ کر نہیں بیٹھا، چار رکعت پڑھ کر بیٹھا، تو یہ چار رکعتیں دو شمار ہوں گی مگر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اور جتنا قرآن ان چاروں رکعتوں میں پڑھا ہے، اسکو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (شامی ج ۱ صف ۴۷۴، فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

قعدۂ اولیٰ میں شک ہوگیا

مسئلہ : کسی کو قعدۂ اولیٰ میں شک ہوگیا کہ قعدہ میں بیٹھا کہ نہیں، تو ایسی حالت میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۸)

قعدۂ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

مسئلہ : اگر کسی نے نماز کے پہلے قعدہ میں بھول کر ایک طرف، یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اور فوراً یاد آ گیا، اور کوئی ایسا کام جو نماز کے منافی ہے سرزد نہیں ہوا، تو فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اور نماز پوری کر کے آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

(شامی ج ۱، ص ۶۹۴)

نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت

مسئلہ : قعدۂ اولیٰ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور حسب دستور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے، اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھے۔ بسم اللہ پڑھنے کا حکم امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کیلئے ہے، جو لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں انہیں بسم اللہ نہیں پڑھنا ہے کیونکہ بسم اللہ قرأت کے تابع ہے، اور مقتدیوں پر قرأت نہیں، اسلئے انھیں بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

تیسری رکعت میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھا

مسئلہ : کسی نے بھول کر تیسری رکعت میں اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر باندھا تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سنت کے خلاف کیا مگر سجدۂ سہو بہر حال نہیں ہے۔

تیسری رکعت میں بسم اللہ بھول گیا

مسئلہ : تیسری رکعت میں الحمد سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول گیا،

یا قصداً نہیں پڑھا دونوں صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔ مگر قصداً بسم اللہ چھوڑنا اچھّا نہیں ہے۔

تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ پڑھ لیا

مسئلہ : فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کی تیسری رکعت میں کھڑے ہوکر الحمد پڑھنے سے پہلے کسی نے بھول کر ثنا یا تعوذ پڑھ لیا تو سنّت کے خلاف کیا، نماز ہوگئی اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔

مسئلہ : سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کی تیسری رکعت میں جب کھڑا ہو تو پہلے ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر الحمد پڑھے۔

مسئلہ : اگر کسی نے ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ ان تینوں کو یا بعض کو نفل کی تیسری رکعت میں نہیں پڑھا تو اچھا نہیں کیا، مگر اس سے سجدۂ سہو واجب نہ ہوگا۔

نماز کی چوتھی رکعت

مسئلہ : ہر نماز کی چوتھی رکعت کے شروع میں الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنّت ہے، اس کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا۔

(ماخوذ فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

قعدۂ اخیرہ میں سہو

قعدۂ اخیرہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھا تھا، جس کا ذکر قعدۂ اولیٰ میں ہوچکا ہے۔

مسئلہ : نماز کی کل رکعتیں پوری کرنے کے بعد یعنی چار رکعتی نماز کی چاروں، تین رکعت والی کی تینوں اور دو رکعت والی کی دونوں رکعتوں کو پوری کرنے کے بعد آخر میں اتنی دیر

تک بیٹھنا جتنی دیر میں پوری التحیات یعنی عبدہ و رسولہ تک پڑھی جاسکے فرض ہے، اور قعدۂ اخیرہ میں التحیات پوری پڑھنی واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

مسئلہ : قعدہ اخیرہ میں بیٹھا، پھر یہ گمان کیا کہ ایک رکعت باقی رہ گئی ہے کھڑا ہوگیا پھر یاد آیا کہ سب رکعتیں پوری ہوگئی ہیں بیٹھ گیا، اور دونوں بار کا بیٹھنا مجموعی طور پر اتنا ہوگیا جسمیں پوری التحیات پڑھی جاسکے تو فرض ادا ہوگیا اس صورت میں التحیات اگر بھول گیا ہے تو سجدۂ سہو کرے نماز ہوجائے گی، اور اگر التحیات کو قصداً چھوڑ دیا تو نماز لوٹانی پڑے گی سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (بہار شریعت ج۳ ص ۷۳)

قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزرگیا

مسئلہ : پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا، تو بیداری کے بعد اسکا اعادہ کرے یعنی بقدر التحیات بیٹھے اور سجدۂ سہو بھی کرے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

(بہار شریعت ج۳ ص ۷۳)

قعدۂ اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہوگیا

مسئلہ : قعدۂ اخیرہ میں نہیں بیٹھا بلکہ بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے یاد آتے ہی قاعدہ میں لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز لوٹائے۔

(بہار شریعت ج۳ ص ۷۴)

بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھول

قعدۂ اخیرہ میں تشہد بھول کر قرأت شروع کردی

مسئلہ : کسی نے چار رکعت والی نماز کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھی اور قعدۂ اخیرہ کے موقعہ پر تشہد پڑھنا بھول گیا۔ اور قرأت شروع کردی۔ قرأت کے بعد رکوع بھی کرلیا تو اس کا حکم کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کی طرح ہے جو بھول کر چوتھی رکعت کے

بعد کھڑا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے نے جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے، تو یاد آنے پر تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۵۹)

مسئلہ : اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو نماز جاتی رہی، دوبارہ پڑھے، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۵۹)

چار رکعتی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے نے قعدۂ اولیٰ میں قیام کی نیت کی

مسئلہ : چار رکعت نماز بیٹھ کر پڑھنے والے نے دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد قعدہ اولیٰ کی نیت کی بجائے قیام کی نیت کی، مگر قرأت شروع نہیں کی تو یاد آتے ہی تشہد پڑھے اور نماز پوری کرے، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۹)

مسئلہ : اور اگر قیام کی نیت کر کے قرأت شروع کردی تب یاد آیا تو قرأت چھوڑ کر تشہد نہ پڑھے بلکہ چار رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے، نماز ہوگئی۔ جو حکم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اور قعدۂ اولیٰ چھوٹ جانے کا ہے، وہی حکم اس کا ہے۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۵۹)

مسئلہ : قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا اور چار رکعت والی نماز میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہیں بیٹھا، چوتھی کا سجدہ کرلیا یونہی فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گیا نماز دوبارہ پڑھے سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، البتہ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے اسکی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۷، فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۶۸)
مغرب میں تین کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لی ہے تو چار ہوگئیں اب اگر ایک اور ملائے گا تو پانچ بے جوڑ ہو جائے گی۔

بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد سجدہ تلاوت یاد آیا

مسئلہ : قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا بھول گیا ہے، یاد آنے پر اگر وہ سجدہ کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد دوبارہ بقدر تشہد بیٹھے، کیونکہ پہلا قعدہ جاتا رہا، اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر دوبارہ قعدہ نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۷)

سجدۂ سہو سے قعدہ باطل نہیں ہوتا

مسئلہ : سجدۂ سہو کرنے سے وہ قعدہ جو سجدۂ سہو سے پہلے کیا ہے وہ باطل نہ ہوا باقی رہتا ہے، مگر دوبارہ تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر سجدۂ سہو کر کے بغیر التحیات پڑھے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر واجب چھوڑ دینے سے گنہگار رہا، ایسی نماز کو لوٹانا واجب ہے۔ (ردالمحتار بہار شریعت ج ۳ ص ۴۷) اگر بھول کر سلام پھیر دیا اور ابھی حرمت نماز میں ہے یعنی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر دوبارہ سجدۂ سہو کرے اور التحیات وغیرہ پڑھکر سلام پھیرے نماز ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

قعدۂ اخیرہ میں تشہد بھول گیا یا تشہد کے بجائے الحمد پڑھی

مسئلہ : قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنا بھول گیا، یا التحیات کے بجائے الحمد شریف پڑھ دیا اور سلام پھیر دیا تو یاد آتے ہی لوٹے اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

جہاں جہاں قعدۂ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں قعدہ کرتا جائے

مسئلہ : کسی کو رکعتوں میں شبہ ہوا کہ کتنی ہوئی تو اس صورت میں کم کو مان کر جتنی باقی رہ گئی ہے اسکو پڑھے، مثلاً ایک اور دو میں شک ہوا تو ایک مانے دو اور تین میں شک ہوا تو دو مانے تین اور چار میں شک ہوا تو تین مانے جہاں جہاں قعدۂ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں وہاں قعدہ کرتا جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ مثلاً دو رکعت والی نماز میں شک ہوا

کہ دو ہوئی یا ایک، تو ایک مان لے اور قعدہ کر کے دوسری رکعت پڑھے، کیونکہ ممکن ہے کہ یہی دوسری رکعت ہو، یونہی چار رکعت والی نماز میں شبہ ہوا کہ چار ہوئی یا تین، تو تین مان لے اور قعدہ کرے پھر چوتھی کیلئے کھڑا ہو اور ایک رکعت پوری کرے پھر قعدہ کر کے سجدۂ سہو کرے، کیونکہ شک کی صورت میں یہ ممکن ہے کہ جس کو ایک مانا ہے وہی دوسری ہو، یونہی جس کو تین مانا ہے وہی چوتھی ہو، اور دو رکعتی میں دو پر اور چار رکعتی میں چار پر قعدہ فرض ہے۔ اسلئے جہاں جہاں قعدۂ اخیرہ کا شبہ رکعت میں شبہ کی وجہ سے ہو وہاں وہاں قعدہ کرتا جائے تا کہ فرض ادا ہو جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ صف ۶۶۸)

قعدۂ اخیرہ میں درود اور دعائے ماثورہ نہیں پڑھی

مسئلہ : کسی نے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف اور دعائے ماثورہ یا دونوں میں سے ایک بھول کر یا قصداً نہیں پڑھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں، کیونکہ ان دونوں کا التحیات کے بعد قعدۂ اخیرہ میں پڑھنا سنّت ہے واجب نہیں، البتہ قصداً چھوڑنا سنّت کے خلاف ہے، اور درود شریف کا قصداً ترک کرنا سخت محرومی ہے۔

درود شریف دوبار یا آدھا پڑھا

مسئلہ : اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف ایک بار پڑھنے کے بجائے دو بار پڑھ لیا یا آدھا پڑھا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر آدھا درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعائے ماثورہ شروع کر دی پھر خیال آیا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ دعاء چھوڑ کر پورا درود شریف پڑھے پھر دعاء پڑھے پھر سلام پھیرے مگر اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۴۴۵)

التحیات اور درود کے بعد سجدۂ سہو یاد آیا

مسئلہ : کسی پر سجدۂ سہو واجب تھا التحیات کے بعد سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا، درود شریف یا دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد یاد آیا، تو اسی وقت سجدۂ سہو کرے پھر التحیات

وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے کچھ سوچتا رہا

مسئلہ : قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ خاموش کچھ دیر تک سوچتا رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۴۴۵)

خُرُوجْ بِصُنْعِہٖ

نماز کا آخری فرض "خُرُوجْ بِصُنْعِہٖ" ہے، "خُرُوجْ بِصُنْعِہٖ" کا مطلب یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ پورہ کرنے کے بعد نمازی اپنے قصد وارادے سے سلام وکلام وغیرہ ایسا کام کرے جو نماز کے منافی ہو یعنی اگر وہ کام نماز کے اندر کیا جاتا تو نماز ٹوٹ جاتی جیسے نماز کے اندر السّلام علیکم کہنا۔ خیال رہے کہ سلام کے علاوہ کوئی ایسا کام نمازی نے اپنے قصد وارادے سے کیا جو نماز کو توڑ دے تو نماز کا فرض ادا ہو جائیگا، مگر نماز واجب الاعادہ ہوگی، یعنی سلام کے بجائے کلام کر لیا یا قہقہہ لگا کر ہنسا یا کچھ کھا پی لیا تو نماز لوٹانی پڑے گی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ پورا کر کے "السّلام" کہنا واجب ہے، جسکو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے، اس لئے نماز لوٹانی واجب ہے، سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا، اسکی وجہ یہ ہے کہ حرمتِ نماز کلام وغیرہ کر لینے سے جاتی رہی، تو اب سجدۂ سہو کا موقع ومحل بھی باقی نہ رہا۔ (خلاصہ عامہ کتب)

نمازِ وتر میں سہو

وتر کی تین رکعت نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھنی واجب ہے، چونکہ یہ نماز دوسری نمازوں سے قدرے مختلف ہے، کیونکہ وتر میں دعائے قنوت اور دعائے قنوت سے پہلے تکبیر اللہ اکبر کہنا واجب ہے، اس لئے اس کے مسائلِ سجدۂ سہو کو الگ سے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

خیال رہے کہ وتر واجب ہے اگر کسی نے سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو دوسرے وقت میں اسکی قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب)

وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ : وتر کی نماز تین رکعت ہے، اس میں بھی قعدۂ اولیٰ (دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھنا) واجب ہے، صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، درود شریف وغیرہ نہ پڑھے، جیسے مغرب کی نماز میں کرتے ہیں ویسے ہی کرے اور اگر قعدۂ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو یاد آنے پر لوٹے نہیں آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔

(شامی ج ۱ ص ۶۲۳ بہار شریعت ج ۴ ص ۴)

مسئلہ : وتر کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات بھول گیا یا التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۴۸)

تکبیر اور قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا

مسئلہ : وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر قنوت اور دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آنے پر لوٹ آیا، اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے پہلا رکوع کافی ہے، اور نماز پوری کرے، یا پھر بھول سے دوبارہ رکوع کرلیا، یا دعائے قنوت کے لئے نہیں لوٹا اور حکم یہی ہے کہ نہ لوٹے، جب بھی نماز ہوگئی، مگر ان سب صورتوں میں اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شافی ج ۱ ص ۶۲۷)

مسئلہ : اگر جان بوجھ کر دوبارہ رکوع کیا تو نماز دوبارہ لوٹانی پڑے گی سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ صف ۶۶۹)

امام نے بھول کر قنوت پڑھے بغیر رکوع کردیا اور مقتدی نے لقمہ دیا

مسئلہ : اگر امام بھول کر دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی

نے لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام نے لقمہ قبول کرلیا اور پھر قنوت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو امام اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی، دوبارہ پڑھیں سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴)

تنبیہ: امام قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدیوں کو لقمہ دینا جائز نہیں، لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں۔

دعائے قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورہ ملانا بھول گیا

مسئلہ : اگر کسی نے وتر کی تیسری رکعت میں الحمد پڑھ کر دعائے قنوت پڑھ لی اور الحمد کے بعد سورہ ملانا بھول گیا، اور رکوع میں چلا گیا، تو ضروری ہے کہ رکوع سے کھڑا ہو کر سورہ ملائے، پھر دعائے قنوت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۲۷)

وتر کی آخری رکعت میں الحمد بھول گیا

مسئلہ : وتر کی آخری رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اگر رکوع میں یاد آیا تو لوٹے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر سورہ ملائے اور قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

دعائے قنوت چھوڑکر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

مسئلہ : رمضان شریف میں جب وتر کی نماز جماعت سے پڑھے اس وقت امام دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا، تو اگر مقتدی دعائے قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو پڑھ کر رکوع میں شریک ہوجائے، اور اگر رکوع چھوٹنے کا اندیشہ ہے تو بغیر دعائے قنوت پڑھے رکوع میں چلا جائے، اگر امام کو یاد آیا کہ قنوت بھول گیا ہے اور کھڑے ہو کر پڑھ لی تو دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں، پہلا رکوع کافی ہے، بہر

صورت اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری شامی بہار شریعت ج ۴ ص ۷)

وتر کی رکعتوں میں شک ہوا کہ کتنی ہوئی

مسئلہ : وتر میں شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری ہے تو اس رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے، اور قعدہ کرے، اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھے، اور ہر رکعت میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

(در مختار، عالمگیری بہار شریعت ج ۴ ص ۷)

مسئلہ : یونہی اگر یہ شک ہوا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو دونوں میں دعائے قنوت پڑھے اور قعدہ کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

(در مختار، عالمگیری بہار شریعت ج ۴ ص ۷)

دعائے قنوت پہلی یا دوسری میں پڑھ لی

مسئلہ : اگر کسی نے دعائے قنوت وتر کی پہلی رکعت میں یا دوسری رکعت میں پڑھ لی، تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے،

(غنیہ، بحر الرائق، بہار شریعت ج ۴ ص ۷)

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جب دعائے قنوت وتر کی پہلی یا دوسری میں پڑھ لی ہے تو اب تیسری میں نہ پڑھے صرف آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی

مسئلہ : اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، سنّت کے خلاف ہے۔

مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے

مسبوق اس مقتدی کو کہتے ہیں جو امام کے ساتھ جماعت میں پہلی رکعت کے رکوع کے بعد کبھی بھی شامل ہوا ہے۔

مسئلہ : رمضان شریف میں اگر کوئی شخص امام کے ساتھ وتر کی دوسری یا تیسری

رکعت میں آکر شریک ہوا تو دعائے قنوت امام کے ساتھ پڑھے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں ملا تو بعد میں جب چھوٹی ہوئی رکعت پڑھے گا تو اس میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری بہار شریعت ج ۴ ص ۷)

مسئلہ : اگر رکوع کے بعد تیسری رکعت میں شریک ہوا تو پھر بعد میں دعائے قنوت پڑھے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

دعائے قنوت کے بجائے دوسری دعاء پڑھی

مسئلہ : اگر کسی نے دعائے قنوت کے بجائے دوسری دعاء پڑھی جو حمد و ثناء پر مشتمل ہے، تو واجب ادا ہو جائیگا، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں، کیونکہ خاص اسی دعائے قنوت کا پڑھنا سنّت ہے واجب نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۸)

مسئلہ : اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو یاد کر لینا چاہیئے اور جب تک یاد نہ ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لیا کرے، اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو ۳ بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہہ لیا کرے، یہ بھی نہ آئے تو یَا رَبِّ یَا رَبِّ تین بار کہہ لے، واجب ادا ہو جائے گا۔ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۸)

دعائے قنوت کی جگہ سورہ اخلاص پڑھا

مسئلہ : اگر کسی نے وتر میں بجائے دعائے قنوت پڑھنے کے قُل ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھ دیا تو واجب ادا ہو جائے گا کہ یہ بھی ثناء پر مشتمل ہے، اور ہر ثناء، دعاء ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۸)

عیدین کی زائد تکبیروں میں سہو

دوسری نمازوں کے برخلاف عید اور بقرعید کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں، اگر ان میں سے بعض یا کل چھوٹ گئیں تو واجب چھوٹ جائے گا۔

عیدین کی سب یا بعض تکبیریں بھول گیا

مسئلہ : عیدین کی سب واجب تکبیریں یا بعض بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۳)

تکبیر عیدین چھ سے زائد یا غیر محل میں کہیں

مسئلہ : اگر عیدین کی نماز میں امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہہ ڈالیں یا غیر محل میں کہیں تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۳)

عیدین کی زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

مسئلہ : امام عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو یاد آتے ہی لوٹے ، اور کھڑا ہو کر تکبیریں کہے اور پھر رکوع اور سجدہ کرے نماز ہو جائیگی، مگر اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۷۸۲)

امام عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا

مسئلہ : اگر امام عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اور رکعت کی تکبیر بھولا تو نہیں۔

(عالمگیری ، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۳)

تنبیہ : جمعہ و عیدین کی نماز میں سہو ہوا، اور ہجوم زیادہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ، ردالمختار ، بہار شریعت ج ۴ ص ۵۳)

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

اس نماز کو صلوٰۃ التسبیح اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں ہر رکعت میں پچہتر بار تسبیح پڑھی جاتی ہے، اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے، علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم فرماتے ہیں کہ اس نماز کی عظمت و بزرگی سننے کے بعد کوئی دین دار مسلمان اسکو چھوڑ ہی نہیں

سکتا، اگر کوئی اس کو نہیں پڑھتا تو وہ دین کے معاملہ میں بہت سستی اور کاہلی کرنے والا ہوگا۔

حدیث : حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم، سید عالم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روز ارشاد فرمایا کہ اے چچا کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ اس کے بعد فرمایا کہ دس خصلتیں الٰہی ہیں کہ جب آپ ان کو کریں تو اللہ تعالیٰ آپکے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے، نئے پرانے پوشیدہ ظاہر سب گناہ بخش دے گا بھول کر کیا ہو یا جان بوجھ کر کیا ہو، اس ارشاد کے بعد حضور اکرم ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ بیان فرمایا۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ

ترمذی شریف میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کر کے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر حسب دستور ہاتھ باندھ لے پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھے پھر یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار پڑھے اس کے بعد اعوذ باللہ پھر بسم اللہ اور الحمد شریف اور کوئی سورہ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے، رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پڑھنے کے بعد دس بار پھر رکوع سے سر اٹھا کر جب کھڑا ہو دس بار پھر سجدہ میں جا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس بار، پھر سجدے سے سر اٹھا کر جب بیٹھے اس وقت دس بار پھر دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس بار یہی تسبیح پڑھے یونہی چار رکعت پڑھے اس طرح ہر رکعت میں پچھتر اور چاروں میں تین سو تسبیح ہوئی۔

مسئلہ : پہلی رکعت پوری کرنے کے بعد جب دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو پہلے پندرہ بار اسی تسبیح کو پڑھے پھر بسم اللہ کے بعد الحمد وغیرہ حسب سابق پڑھ کر

دوسری رکعت پوری کر کے قعدۂ اولیٰ کرے، قعدۂ اولیٰ میں التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھے اور سلام پھیرے بغیر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اب تیسری رکعت میں پہلے ثناء پڑھے پھر تسبیح پندرہ بار پڑھے اسکے بعد اعوذ باللہ، بسم اللہ وغیرہ حسب سابق مع تسبیح پڑھکر چار رکعت پوری کر کے سلام پھیرے۔

صلوۃ التسبیح میں سہو ہوا

مسئلہ: اگر کسی کو صلوۃ التسبیح میں سجدۂ سہو واجب ہوا تو سہو کے دونوں سجدوں میں یہ تسبیح نہ پڑھی جائیگی۔ (ردالمختار، بہار شریعت ص ۲۸ ج ۴)

کسی جگہ تسبیح بھول گیا یا کم پڑھ دی تو کیا کرے

مسئلہ: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول گیا، یا دس سے کم پڑھی تو اس کے بعد دوسری جگہ پڑھ لے کہ تسبیح کی تعداد پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ جب اس کے بعد تسبیح پڑھنے کا دوسرا موقعہ آئے وہیں پڑھ لے جیسے قیام کی تسبیح رکوع میں پڑھے مگر رکوع کی تسبیح قومہ میں نہ پڑھے سجدہ میں پڑھے کیونکہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے یونہی پہلے سجدہ میں بھولا تو جلسہ میں نہیں بلکہ دوسرے سجدہ میں کہے بہر صورت اس پر سجدۂ سہو نہیں۔

(مستفاد از عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

مسبوق اور لاحق پر سجدۂ سہو کے مسائل

مقتدیوں کی قسمیں: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کئی طرح کے ہوتے ہیں مقتدیوں کی پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو امام کے ساتھ پہلی رکعت سے آخر تک جماعت میں شریک رہے ایسے مقتدیوں کو "**مدرک**" کہتے ہیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پہلی رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آ کر شامل ہوئے اور آخر تک رہے ایسے مقتدیوں کو "**مسبوق**" کہتے ہیں۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اول اور آخر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوں اور بیچ کی ایک دو رکعت کسی عذر سے

چھوٹ گئی مثلاً کسی کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے میں اس کو اتنی دیر ہو گئی کہ امام نے ایک دو رکعت پڑھ لی پھر آ کر وہ امام کے ساتھ بقیہ نماز میں شریک ہوا ایسے مقتدی کو "**لاحق**" کہتے ہیں۔ چوتھی قسم ایسے مقتدی کی ہے جو ایک رکعت کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے پھر وضو ٹوٹنے کی وجہ سے وہ وضو کرنے چلا گیا جب وضو کر کے آیا تو امام ایک دو رکعت پڑھ چکا تھا پھر اس نے باقی نماز امام کے ساتھ پڑھی ایسے مقتدی کو "**مسبوق لاحق**" کہتے ہیں۔ مسبوق، لاحق اور مدرک یعنی امام کے ساتھ پوری نماز میں شریک رہنے والے اور اول تا آخر جماعت میں شریک نہ رہنے والے مقتدیوں کے درمیان سجدۂ سہو کے مسائل میں تھوڑا بہت فرق ہے اسلئے اس کو الگ بیان کر دیا گیا ہے۔

مسبوق، امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے

مسئلہ: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے خواہ امام کو سہو اس کے نماز میں شریک ہونے سے پہلے یا بعد میں ہوا ہو، اور اگر امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائیگی، اور اگر اس مسبوق سے اس کی چھوٹی ہوئی نماز میں سہو ہو گیا تو آخر میں جو سجدۂ سہو کرے گا وہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ۱، بہار شریعت، ردالمحتار)

مسبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

مسئلہ: جب امام سجدۂ سہو کیلئے سلام پھیرے تو مسبوق سلام نہ پھیرے صرف سجدۂ سہو امام کے ساتھ کرے، اگر جان بوجھ کر سلام پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی، اور اگر بھول کر پھیرا اور اس کا سلام بلا وقفہ امام کے ساتھ پورا ہوا تو اس پر دوبارہ سجدۂ سہو نہیں اور اگر کچھ دیر کر کے پھیرا تو کھڑے ہونے کے بعد اپنی نماز پوری کر کے دوبارہ سجدۂ سہو کرے۔ (ردالمحتار، بہار شریعت ص ۵۵ ج ۴)

مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا

مسئلہ: کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر کسی کے یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہو گیا تو اسکی نماز فاسد ہوگئی، اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر یا خود یاد آنے پر کھڑا ہوا تو اس کی نماز ہو جائیگی، مگر اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۵۳۳ ج ۱)

مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا

مسئلہ: مسبوق نے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں بھول کر کوئی واجب ترک کر دیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۵۵۷ ج ۱)

مسبوق نے مغرب کی دو چھوٹی ہوئی رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا

مسئلہ: کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں چھوٹ گئیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں اس طرح پوری کی کہ دونوں رکعتوں کے درمیان قعدۂ اولیٰ نہیں کیا، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ (شامی ص ۶۹۵ ج ۱)

مسبوق امام کے سجدۂ سہو کرنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا

مسئلہ: کسی امام پر سجدۂ سہو واجب تھا اس نے قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کر لیا اسکے بعد **التحیات** پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے امام کی اقتداء کی یہ اقتداء درست اور صحیح ہے اور بعد میں اس کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں۔ (ردالمحتار بر حاشیہ شامی ص ۵۲۶ ج ۱)

مسبوق سجدہ سہو کے دوسرے سجدہ میں شریک ہوا

مسئلہ: امام پر سجدۂ سہو واجب تھا اس لیئے اس نے سجدۂ سہو کیا، جب دوسرے

سجدہ میں تھا اس وقت کسی نے آکر امام کی اقتداء کی یعنی سجدہ میں امام کے ساتھ شامل ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس مسبوق کے ذمہ نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

مسبوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

مسئلہ: امام پر سجدۂ سہو تھا اس نے سجدۂ سہو کیلیئے سلام پھیرا مسبوق نے اس کو نماز کا آخری سلام سمجھ لیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرنے کیلیئے کھڑا ہو گیا اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا تو مسبوق سے سجدۂ سہو ساقط نہیں ہوگا اس کو اخیر میں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے

مسئلہ: کسی امام پر سجدۂ سہو واجب تھا اور اسے یاد نہ رہا اور دونوں طرف آخری سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کیلیئے کھڑا ہو گیا اتنے میں امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدۂ سہو کرنا واجب تھا لہٰذا فوراً سجدۂ سہو میں چلا گیا تو اس صورت میں مسبوق کو چاہیئے کہ اگر اس نے اس رکعت کا ابھی سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر جب امام آخری سلام پھیرے تو یہ اپنی بقیہ نماز پوری کرے اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع ادا کیا ہے ان کا شمار نہیں کیا جائے گا سب کالعدم قرار پائیں گے اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا جب بھی اس کی نماز درست ہو جائیگی مگر اس صورت میں اس پر اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا البتہ مسبوق نے اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو نہ لوٹے اگر لوٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ کیا پھر اس کو خود سہو ہو گیا

مسئلہ: مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر اپنی چھوٹی ہوئی نماز جب

پڑھ رہا تھا اسمیں کوئی سہو ہو گیا تو دوبارہ اخیر میں اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

(مبسوط للسرخسی ج ا ص ۲۲۹)

مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دعاء بھی مانگ لی پھر یاد آیا

مسئلہ: مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر ہاتھ اٹھا کر عربی میں دعاء بھی مانگ لی پھر اسے یاد آیا کہ مجھے کچھ رکعت پڑھنی باقی ہے اور دعاء کے علاوہ کوئی بات چیت منافی نماز چیز نہیں پائی گئی تو فوراً کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی نماز پوری کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔ (شامی ج ا ص ۵۶۰)

مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداء کی

مسئلہ: کوئی شخص مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ آخری قعدہ میں شریک ہوا اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدۂ اخیرہ ہے مگر امام کو شک ہو گیا کہ شاید یہ قعدۂ اولیٰ ہے اس لئے امام ایک رکعت اور پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو مسبوق اگر اس زائد رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ا ص ۵۶۰)

اس صورت میں مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔

مسبوق قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے

مسئلہ: امام کے پیچھے مسبوق کو چاہئے کہ التحیات پڑھے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک التحیات ختم ہو اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے التحیات پوری کر لی تو اس کو اختیار ہے کہ خاموش بیٹھا رہے یا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے اور چاہے تو پوری التحیات دوبارہ پڑھے۔ (کبیری ج ا ص ۴۴۱)

مسبوق نے قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا

مسئلہ: مسبوق نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھا تو بعد میں اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (کبیری ج ا ص ۴۴۱)

سلام سے ذرا پہلے شریک ہوا تو التحیات پڑھ کر اٹھے

مسئلہ: امام داہنی طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آ کر امام کے ساتھ قعدہ میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو بلکہ پوری التحیات پڑھ کر اٹھے۔ (شامی ج ا ص ۴۶۳)

تنبیہ: اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑا ہی تھا یا بیٹھنے جا رہا تھا کہ امام نے السلام کا لفظ کہہ دیا تو اسکی یہ نماز نہ ہوگی الگ سے پڑھے۔

امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہوا

مسئلہ: اگر کوئی امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہوا یعنی لفظ السلام کی "میم" کے بعد اور علیکم ورحمۃ اللہ سے پہلے شریک ہوا تو اقتداء صحیح نہ ہوئی کیونکہ سلام کی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور دوبارہ تکبیر تحریمہ بھی کرے۔ (شامی ج ا ص ۴۳۶)

مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

مسئلہ: رمضان شریف میں اگر کوئی وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں شریک ہوا اور تیسری رکعت پالی، یا رکوع میں شریک ہوا ہے تو دونوں صورتوں میں اسے بعد میں دعاء قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر رکوع کے بعد شریک ہوا تو اخیر میں دعاء قنوت پڑھے۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۵)

مسبوق ثناء کب پڑھے

مسئلہ: مسبوق کیلئے یہ حکم ہے کہ جب وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا

ہوتو اس وقت ثناء پڑھے جس وقت جماعت میں شریک ہوا ہے اگر امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو ثناء نہ پڑھے اور اگر آہستہ پڑھ رہا ہے تو پڑھ سکتا ہے اور اگر رکوع یا سجدہ میں شریک ہوا اور موقع ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی پڑھ لینا چاہیئے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۵۶)

امام مسافر ہے اور مسبوق مقیم تو بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟

مسئلہ: امام مسافر ہے اور مقیم چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ اس وقت شریک ہوا جبکہ امام کی ایک رکعت ہو چکی تھی تو مقیم مسبوق امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ بیٹھے گا، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر اپنی تین رکعت چھوٹی ہوئی نماز کو اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت بلاقرأت خاموش ادا کرے، اور رکوع وسجدہ کر کے قعدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت بھی بلاقرأت خاموش ادا کرے، رکوع وسجدہ کرے اس رکعت میں بھی قعدہ کرے، اور التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو اب تیسری میں فاتحہ پڑھ کر سورہ ملائے اور رکوع وسجدہ کر کے قعدۂ اخیرہ کرے۔ اس قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھے پھر سلام پھیرے، اس طرح چاروں رکعت کے بعد قعدہ کرنا ہے ان میں تین پہلے قعدے واجب ہیں اور چوتھا فرض ہے لہٰذا تینوں میں سے اگر ایک بھی بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر قصداً چھوڑا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی، اگر چوتھا قعدہ چھوٹ گیا خواہ قصداً خواہ بھول کر تو بہر حال نماز فاسد ہوگئی دوبارہ پڑھنی فرض ہے، یونہی مغرب کی نماز میں کوئی شخص تیسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام کے بعد جب اپنی چھوٹی ہوئی پڑھے گا تو پہلی رکعت پر قعدہ کرے گا پھر دوسری رکعت پر قعدۂ اخیرہ کرے گا اور سلام پھیرے گا اس میں بھی تین رکعتیں اور تین قعدے ہوئے ان میں قعدۂ اخیرہ فرض ہے اور دو پہلے والے واجب ہیں ان دو میں سے ایک امام کے ساتھ ادا کر لیا ہے ان میں سے اگر دوسرا قعدہ بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے، اور تیسرا بھولا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہے

مسئلہ: کسی مقیم نے چار رکعت والی نماز ایسے امام کے پیچھے پڑھی جو مسافر ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب یہ اپنی رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو دونوں رکعتوں کو بلاقرأت خاموش ادا کرے جیسے کہ امام کے پیچھے خاموش کھڑا رہتا ہے اور اگر اس کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز میں سہو ہو گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے جیسے مسبوق پر، اور اگر اس کو ایک رکعت ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں پڑھتے وقت پہلی دو رکعت بلاقرأت خاموش ادا کرے اور آخری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ص ۵۵ عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

لاحق امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے

مسئلہ: لاحق جو کہ اول وآخر امام کے ساتھ نماز میں شریک رہا مگر وضو ٹوٹنے کی وجہ سے بیچ کی ایک دو رکعتیں اس کی چھوٹ گئی ہوں، تو ایسے شخص کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے امام جب تک سجدۂ سہو اور سلام میں مشغول رہے وہ چپ چاپ قعدے کی حالت میں بیٹھا رہے جب اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرے تو اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر امام کے ساتھ سجدۂ سہو کر لیا تو پھر اخیر میں دوبارہ سجدۂ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۶۱۷ ج ۱، فتاوی رضویہ ص ۶۶۵ ج ۳)

لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

مسئلہ: ایک شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت سے شریک رہا بیچ میں اس کا وضو ٹوٹ گیا وہ فوراً وضو کرنے کیلئے گیا جب وضو کر کے آیا اور امام اس وقت تیسری رکعت یا قعدۂ اخیرہ میں ہے تو وہ پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو پوری کرے گا اور اس میں قرأت نہیں کرے گا خاموش رہے گا پھر اگر امام کی نماز ختم نہیں ہوتی ہے تو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو کر بقیہ ارکان پورے کرے اگر وہ امام کے ساتھ اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو ادا کئے بغیر شامل ہو گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بلاقرأت پوری کرے اسکی نماز ہو جائے گی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۵۶ ج ۱)

لاحق کو وضو کے وقت شک ہوا اور کچھ دیر سوچتا ہوا ٹھرا رہا

مسئلہ : اگر کسی کو نماز میں حدث ہوا یعنی وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے کیلئے گیا جانے کے بعد اس کو شک ہوا کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں اسی سوچ میں دیر تک ٹھہرا رہا پھر وضو کیا اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۲۶ ج ۱)

تعدیل ارکان اور سجدۂ سہو

تعدیل ارکان: نماز کے ہر رکن کو اطمینان وسکون سے ادا کرنے کو تعدیل ارکان کہتے ہیں نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے یعنی ہر رکن، رکوع، سجدہ، قومہ، (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) جلسہ (دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) میں کم سے کم اتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے جتنی دیر میں ایک بار سبحان اللّٰہ کہا جا سکے اسے تعدیل ارکان کہتے ہیں۔

بہت سے لوگ نماز پڑھتے وقت تعدیل ارکان کا بالکل خیال نہیں رکھتے رکوع اور سجدہ وغیرہ میں بہت جلد بازی کرتے ہیں نیت باندھتے دیر نہیں ہوتی کہ فوراً رکوع میں چلے گئے رکوع میں جاتے دیر نہیں لگی جھٹ سے سر اٹھا لیا ابھی سیدھے کھڑے بھی نہ ہوئے کہ سجدے میں سر دے مارا سجدے سے بالشت بھر سر اٹھایا نہیں دوسرے سجدے میں چلے گئے العیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔ اس طرح سے پڑھی ہوئی نمازیں اکارت اور برباد ہو گئیں ان پر ثواب کی امید رکھنا عبث ہے بلکہ اس طرح نماز پڑھنا سخت محرومی اور گناہ ہے ایسے نمازی کو حدیث پاک میں حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے نماز کا چور فرمایا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس طرح اپنی نمازوں کو برباد نہ کریں اور تعدیل ارکان کو صحیح ڈھنگ سے ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔

تعدیل ارکان بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے

مسئلہ : اگر کسی کا تعدیل ارکان بھول کر چھوٹ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت ص ۵۱ ج ۴)

تعدیل ارکان عادتاً یا جان بوجھ کر ادا نہیں کیا

مسئلہ : اگر کسی نے جلدی جلدی نماز پڑھنے کی عادت بنالی ہے کہ تعدیل ارکان ادا نہیں ہوتا یا جان بوجھ کر تعدیل ارکان کو ادا نہیں کرتا تو ان دونوں صورتوں میں نماز واجب الاعادہ ہے یعنی نماز لوٹانی پڑے گی۔

نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں اور تسبیحات مع اصطلاحات

تکبیر تحریمہ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے

ثناء : سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے، اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، اور تیری عظمت بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، مردود شیطان سے۔

تسمیہ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، رحم فرمانے والا۔

سورۂ فاتحہ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا، بڑا مہربان، رحم فرمانے والا، قیامت کے دن کا مالک۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہمیں سیدھا راستہ چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان فرمایا، نہ (ان کا راستہ) جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

تآمین: یعنی آمین کہنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما۔

ضم سورہ : یعنی الحمد شریف اور آمین وغیرہ کے بعد کوئی سورہ ملانا یا کسی سورہ میں سے تین چھوٹی آیت کی مقدار یا زیادہ پڑھنا۔

تکبیر رکوع : رکوع میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا۔

تسبیح رکوع : رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو عظمت والا ہے۔

اس تسبیح کو کم سے کم تین مرتبہ رکوع میں پڑھے یا پھر پانچ، سات یا نو بار۔

تسبیح قومہ : رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔

ترجمہ: اللہ نے سن لی اس کی جس نے اسکی حمد کی۔ امام کے پیچھے مقتدی یہ کہے۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ترجمہ: اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے۔

تکبیر سجدہ : سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا۔

تسبیح سجدہ : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ کہنا

ترجمہ: پاک ہے میرا رب جو بہت بلندی والا ہے

دونوں سجدوں میں اس تسبیح کو کم سے کم تین بار یا پھر پانچ، سات یا نو بار پڑھے،

تکبیر جلسہ : پہلے سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا

قعدۂ اولیٰ : چار رکعت اور تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری اَلتَّحِیَّاتُ پڑھی جا سکے اسے قعدۂ اولیٰ کہتے ہیں۔ قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔

اَلتَّحِیَّاتُ : اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

ترجمہ: تمام جانی مالی اور بدنی عبادتیں اور نمازیں اور جملہ پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں۔ سلام ہو۔ آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا

ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

قعدۂ اخیرہ : چار رکعت والی نماز میں چار کے بعد، تین والی میں تین کے بعد اور دو والی میں دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا، قعدۂ اخیرہ کہلاتا ہے۔

قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔ قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا سنت ہے۔

درود ابراهیم : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر اور سیدنا محمد رسول اللہ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ہے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد رسول اللہ پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہے سیدنا ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

اگر درود ابراہیم یاد نہ ہو تو جو درود یاد ہو وہ پڑھے مگر درود ابراہیم کا پڑھنا افضل ہے۔

دعائے ماثورہ : یعنی وہ دعائیں جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے ان میں سے کچھ یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور

تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور جو ان میں زندہ ہیں اور جو مر چکے بیشک تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَاءِ وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ : اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے۔

(۴) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے اس دعاء کو 'اللھم' کے بغیر نہ پڑھے۔

سلام : دعائے ماثورہ کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہنا۔

ترجمہ: تم سب پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

تمت بالخیر

ہر نماز کے بعد یہ مناجات پڑھیں

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسن مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رلائے
چشم گریانِ شفیعِ مرتجٰی کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتاب ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غم زُدا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک ہم تجھ سے کریں
قدسیوں کے لب سے آمین ربّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضاؔ خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدارِ عشق مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی لے چلیں جب دفن کرنے قبر میں
غوث اعظم پیشوائے اولیاء کا ساتھ ہو

دارالعلوم انوار رضا نوساری کیلئے قارئین کرام سے اپیل

دارالعلوم انوار رضا، سرزمین گجرات کا ایک عظیم دینی ادارہ ہے، جو پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ نوساری، سورت اور آس پاس کے دیگر علاقوں میں اپنی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر یہ ادارہ نمایاں مقام رکھتا ہے جس میں فی الوقت ۱۳۵ بیرونی طلبہ کے طعام و قیام کا انتظام ہے۔ درجۂ حفظ، قرأت اور عالمیت کے شعبوں کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کلاس، سلائی کلاس اور انگریزی زبان کی تعلیم کا معیاری انتظام بھی اس ادارہ میں کیا گیا ہے۔ ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ کے بعد ۱۰ ر شوال المکرم سے مقامی اور بیرونی بچیوں کیلئے بھی شعبۂ عالمیت و قرأت و دینیات کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ اس لئے تمام ہی مخیّر حضرات سے بالخصوص حضور مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کے جملہ مریدین و معتقدین سے گذارش ہے کہ ان دونوں اداروں کی بہترین کارکردگی کیلئے ان اداروں کا بھرپور تعاون فرمائیں۔

☆ آپ ادارہ ھذا کا تعاون اس طرح کرسکتے ھیں ☆

(۱) کسی ایک طالب علم یا طالبہ کے تعلیمی خرچ کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔

(۲) کسی ایک مدرس کی تنخواہ اپنے ذمہ لے لیں۔

(۳) ہر ماہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ادارہ ھذا کیلئے وقف فرمائیں۔

(۴) ادارہ ھذا میں دینی و نصابی کتابیں وقف کر کے طلبہ و طالبات کی مدد فرمائیں۔

(مولانا) غلام مصطفی قادری برکاتی

بانی و مہتمم دارالعلوم انوار رضا، رضا پارک،

نوین نگر سوسائٹی، نوساری، 396445 گجرات (انڈیا)

فون نمبر۔ Phone. 02637-250092 (fax)

موبائل ۔ Mob. 09825257862